ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامۂ عصر فاضل فہامۂ دہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ زمانی اسوہ علماء ربانی یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات مفخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طرز معاشرت مین اصح کتب احادیث سے تالیف فرمایا ہے، عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی نظامی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ

موسوم بہ

شمائل الرسول ﷺ

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم اشجع افخم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملۃ والدین حامی شرع سید المرسلین قہرمان الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیٰحضرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصۃ الاکوان وزبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام وعمدۃ الامراء العظام عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر مشیر انعام سرکار عالی وخادم آتالیق شہزادہ بلند اقبال ولی عہد سلطنت آصفیہ دام ظلہم

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کی چہپا

اعلان

کتاب نادر الوجود وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم
اجل فاضل اکمل یوسف بن اسمعیل نبہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے
کتب صحیحہ احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال برکت
اشتمال مین محدثانہ طور پر تالیف کیا ہی اور اوس تالیف کا طرز اہل سیر کی طور رکہا ہی
جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات نشست وبرخاست
اور تکلم اور لباس اور خورونوش اور عبادات اور ریاضات وغیرہ اور رسام معاشرت
کا علم اجمالی طور سے ہو سکتا ہے یہ کتاب صالحین اور عامہ مسلمین کیواسطے
ایک استاد کامل ہے جسکی ہم صحبتی سے انسان کی حرکات اور سکنات اور
تہذیب اخلاق مین مثل سلف کے ترقی ہو سکتی ہی علی الخصوص اطفال نوہوش
اور نوجوانون کی تربیت اور تہذیب کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کتاب کا ترجمہ
مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام نے صاف صاف
اردو مین بلا تکلف عبارت کے کیا ہے بحمد اللہ یہ ترجمہ تصنیف چہپ کر مرتب
ہو چکا ہی جن حضرات کو اس ترجمہ کی مطالعہ کا شوق ہو وہ حضرات راقم سے طلب فرما سکتے ہین

راقم ملا محمد مراد تاجر کتب ساکن بیرون بلدہ حیدرآباد محلہ فیلخانہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامۂ عصر فاضل فہامۂ دہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ ربانی اسوہ علمای ربانی یوسف بن اسمعیل نبہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طرز معاشرت مین صحیح کتب احادیث سے تالیف فرمایا ہے عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ موسوم

شمائل الرسول

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم احشم افخم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملة والدین حامی شرع سید المرسلین قہرمان الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصة الاکوان زبدة الاعیان سلالة الکرام وعمدة الامراء العظام عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر کمیشنر کار عالی دام بالمفاخر والمعالی

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کے چھپا

سنہ ۱۳۱۷ھ



الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله و
نبيه وحبيبه محمد سيد الاولين والاخرين رحمة للعالمين شفيع المذنبين
يوم القيامة المخصوص بكبرى الزعامة هاد للعباد الى سبيل الرشاد المحمود
بالصفات الكمالية والمنعوت بالنعوت الجمالية نتيجة الايجاد خلاصة
المبدء والمعاد علة الوجود للعالم صاحب النبوة والخاتم حجة الله باتم
الخلق خليفة الله باكمل الخلق الناطق بالحق والصواب المبجل بحسن
الاداب وفصل الخطاب وعلى اله الخيرة الكرام واصحابه البررة العظام
وعلى تابعيه مادامت الليالي والايام اما بعد خاکپائے علمائے نامی محمد عبد الجبار خان
آصفی نظامی ابن حافظ محمد عبد الرزاق خان ابن مولوی حافظ محمد عبد اللہ خان حفظہم اللہ
تعالی بالانوار السرمدیة وثبتهم على الملة البيضاء المحمدية اصحاب قلوب صافیہ او ارباب نفوس زکیہ

کے حضور مین التماس کرتا ہے یہ امر مخفی نہین ہے کہ عقائد حقہ اسلامیہ سے پہلا عقیدہ توحید
باری تعالیٰ جلشانہ ہے اور اوسکے ساتھہ ہی پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا
اقرار ہے جیساکہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین ہے کلمہ لا الہ الا اللہ سے جس طرح
اذعان کیاجاتاہے کہ سوائے ذات متعال اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہین ہے اور تمام کائنات کا
خالق اور معبود اللہ تعالیٰ جلشانہ ہے اوسکی ذات متعال او صفات کمالیہ مین کوئی شے شریک نہین
اوسکی ذات منزہ کو حدوث زمانی اور تغیرات مکانی سے کسی طرح نقصان نہین اوسکی ذات قدیم ازل
الازال او ابدالآباد ایک ہی شان کے ساتھہ ہے اور رہے گی اوسی طرح محمد رسول اللہ
سے یہہ یقین کیاجاتاہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین جیساکہ کلام قدیم مین ہے ماکان
محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین دنیا مین بتعداد اولوالعزم پیغمبر
آئے اور اپنے ساتھہ چھوٹے چھوٹے صحیفے اور بڑی بڑی کتابین مخلوق کی ہدایت کیواسطے لائے
اون سب اولوالعزم پیغمبرون سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف اور اکمل ہین اور آپکی ذات
مبارک عالمین کیواسطے رحمت ہے جیساکہ خداوند جل علی نے فرمایاہے - وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین - بلکہ ظہور کائنات اور ایصال فیض ربوبیت آپہی کی ذات اقدس کے طفیل
مین ہواہے جیساکہ حدیث قدسی مین آیاہے لولاک لما خلقت الربوبیۃ جس رسول
کی ذات کے طفیل سے ظہور ربوبیت ہواہے اوسکی ذات اور صفات کو جو کچھہ شرف اور فضیلت
ہے اوسکا علم سوائے خالق عالم کے دوسرون کو ہونا نہایت دشوار ہے کوئی پیغمبر ذات اور صفات
مین آپکی برابر نہین اللہ تعالیٰ نے جسقدر برگزیدہ دوسرے پیغمبرون کو عطا فرمائین اون سب کا مجمع
آپکی ذات مبارک کو بنایا آپکی ذات مبارک اور اللہ تعالیٰ جلشانہ کی ذات متعال کی جو شان ہے
اس آیہ شریفہ سے ظاہر ہے اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح الآیہ ثانی نور اس آیہ شریفہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اشارہ ہے قرب ذات باری تعالیٰ جل مجدہ کے جتنے مراتب تھے اونکا انحصار آپہی کی ذات مبارک مین تھا جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ جس پیغمبر کے قرب کی یہ شان ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل اوسکے وقت مین دخل نہین پاسکتا اوسکے مراتب ذاتی اور صفاتی کو بشر کا ادراک کیونکر پاسکیگا۔ تاوقتیکہ انسان آپ کے ذاتی کمالات اور صفاتی مراتب کا پورا علم حاصل نہین کرتا اوسکا دل نور ایمان سے منور نہین ہوتا اگرچہ صفاتی مراتب کی تعداد حصر عقلی سے باہر ہے اور ہر ایک آدمی کا اونپر مطلع ہونا ممکن نہین لیکن کلام اللہ شریف جو آپکے اخلاق اور اوصاف کا مجمع ہے اوسکی آیات بینات اور احادیث اور اخبار اصحاب کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے انسان آپ کے اوصاف جلیلہ پر بقدر قوت بشری اطلاع پاسکتا ہے آپ کے صفات کے آثار عالم سفلی مین مثل آفتاب نصف النہار کے پھیلے ہوے ہین مگر اونکے دیکھنے کے لئے دیدۂ بینا چاہیے جسوقت آپ کے شمائل جلیلہ نصب العین قلوب صافیہ ہونگے اور اونکا پرتو نفوس قاسیہ مین منعکس ہوگا انسان کے قلب اور نفس کی انوار معنوی سے وہ کیفیت ہوگی کہ ملاء اعلیٰ کے رہنے والے اوسکی طرف رشک کی نگاہون سے دیکھا کرینگے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مدارج جو تمام مسلمانون کے مراتب سے اعلیٰ اور ارفع ہین یہی سبب ہے کہ اونکو ذات اور صفات نبویہ سے جسقدر اتصال تھا اونکے قلوب اور نفوس مین صفات نبویہ کے انوار کا پورا ظہور رہتا اسلئے اونکے اقوال اور افعال اور عبادات اور ریاضات آپ کے اقوال اور افعال کا نقشہ تھے۔

سلف صالحین کا مسلک بھی وہی اصحاب کرام رض کا مسلک تہا کہ اقوال اور افعال مین اتباع سنت خیر الانام کو امور معظمہ سے جانتے تھے اور آپکے صفات کاملہ پر مطلع ہو کر مراتب قرب ذات سے

مشرف ہوتے تھے علماے امت محمدیہ کے مراتب انبیاے بنی اسرائیل کے مراتب کے ساتھہ جو مشابہت رکھتے ہین وہ بسبب اتباع سنت اور احیاے ملت محمدیہ اور اتصاف صفات احمدیہ کے ہین ورنہ محض علم سے بدون عمل کے کوئی مرتبہ متحقق نہین ہوسکتا خاص کر انبیا کے مراتب یہ تو ناممکن بات ہے۔

یہ بات مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ انسان جب کسی کو دوست رکھتا ہے تو پہلے اوسکے اوصاف پر مطلع ہوتا ہے جبکہ صفات کا اثر دل مین پیدا ہوتا ہے تو موصوف کی محبت کا ریشہ بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ محبت کا نخل نشو و نما پاکر اخلاص کی ثمر افشانی کرتا ہے اور دل کے مذاق مین ہر وقت اور ہر لحظہ اوسکی خوشگواری کی لذت ایک نئی کیفیت پیدا کرتی رہتی ہے قبل علم صفات کے موصوف کا محبوب ہونا کسی طور سے نہین ہوسکتا۔

حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ دیکھو جب کسی دنیادار کے دل مین دنیا کی محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا کے اسباب فراہم ہونے سے ہوتا ہے جبکہ دنیا کے اسباب کو دنیادار فراہم دیکھتا ہے تو اونکے اوصاف منافع پر اوسکی نظر پڑتی ہے ہر ایک چیز سے ہر ایک وقت مین وہ انتفاع حاصل کرتا ہے اوسکی وجہ سے جمیع اسباب دنیاوی کو اسقدر دوست رکھتا ہے کہ اونکو اپنے لوازم حیات سے تصور کرتا ہے اگر سوتا ہے تو اونہین اسباب کو خواب مین دیکھتا ہے اور جسوقت اوسکی آنکھہ خواب سے چونکتی ہے تو وہی خیالات اوسکے دل کو اسباب کی طرف متوجہ رکھتے ہین اوسکے پیشوا دنیا کے بڑے بڑے نامی دنیادار ہوتے ہین اور اونکے مال اور دولت کے افسانے قصہ کہانی کے طور سے اوسکی زبان پر ہوتے ہین دنیا پرست لوگ جسقدر بڑے بڑے کامون کو دنیا مین یادگار کے طور پر چھوڑ گئے ہین اوس کے خیال کی ترقی کیواسطے بڑی بڑی لیلین ہوتی ہین اوسکے جلیس دنیا کے عزیز فرزند یعنی دولتمند

لوگ ہوتے ہین اوسکے اشتغال اور اذکار دنیا کے مزخرفات ہوتے ہین غرض دنیا اپنے جمیلہ
اوصاف سے جو دنیا کے اسباب ہین اوسکی آنکھون مین اسطور سے سمائی ہوئی ہوتی ہے کہ
دین اور اونکی نورانی صورتین اوسکی نگاہین کریہ نظر آتی ہین اور خدا اور خدا کے رسول کا ذکر اور دین
اور دین کی تکالیف جب کبھی وہ سنتا ہے تو اوسکا عیش تلخ ہوجاتا ہے اور زندگی وبال گردن
معلوم ہوتی ہے اسواسطے وہ بہشت اور دوزخ کے افسانے دور از قیاس سمجھکر اور خدا پرستونکے
خیال معاد کو مالیخولیا جانکر ہمیشہ اونکے نام سے نفرت کرتا ہے اور دنیا کو بہشت عافیت تصور
کرکے اوسکے نقش ونگار کے تماشے مین اپنی عمر کو صرف کردیتا ہے۔

یہ ایسی فانی اور بے اعتبار چیز کے اوصاف کا تصرف دنیادار کے دلمین ہوتا ہے کہ جسکی
بیکاری اور فضولی کی نسبت اللہ تعالی نے اپنے قدیم کلام مین جابجا تصریح فرمائی ہے اور اوسکے
مرسلین نے دنیا کی اصلی حقیقت اور بے اعتباری سے عام وخاص کو آگاہی کردی ہے اور
سلف ہ نے علم الیقین اور عین الیقین سے دنیا کی مکروہ صورت کے اصلی نقشے دیکھکر یکبارگی
اوسکی محبت سے دلکو اوٹھا لیا ہے اگر دنیادار کی آنکھون پر دنیا کے اسباب کے پردے
نہ پڑے ہوتے تو اوسکی آنکھین جو پہلونکی عبرت کے آثار کو دیکھ رہی ہین اونکے دیکھنے کی بعد وہ اسطور سے
خود رفتہ نہو جاتا اور دنیا مین ہر وقت اور ہر ساعت جو زمانی تغیرات ہوتے رہتے ہین اور دنیا کے
نقش ونگار کو بگاڑتے جاتے ہین کسی وقت مین کچہہ تو اوسکو عبرت دلاتے دنیادار کی ایسی حالت
دنیا ہی کی محبت کی وجہ سے ہے دوسرا جہان جسکو عالم آخرت سے تعبیر کرتے ہین اور اوسکے
وجود کی تصدیق اہل اسلام کے عظمی معتقدات سے ہے اور اوسکے ہمیشہ باقی رہنے اور ناز
ونعمت کی حقیقت کلام قدیم سے اور پیغمبرون کے ارشادات سے صاف طور سے ثابت
ہوچکی ہے جب کسی خدا پرست کے دلمین اوسکے لذات اور عیش وعشرت اور اسباب راحت کی

محبت پیدا ہوتی ہے تو اوسکی چشم تصور مین اوس عالم کی گوناگون نعمتین اور دلچسپ اسباب اور
عالی برکانات اور قصور اور الوان بساط اور حدائق و اشجار اور انہار کے ایسے نقشے نمودار
ہوتے رہتے ہین کہ ہر لحظہ اور ہر ساعت اوسکے فراق مین آہ و بکا کرتا رہتا ہے اور دنیا کو ایک
گوناگون تکالیف کا قیدخانہ تصور کرکے دم سرد کھینچتا رہتا ہے کہانا اوسکا لخت جگر پینا خون دل
بالین سنگ خارا بستر بوریا کبھی خس و خاشاک پر پہلو رکھہ دیا کبھی سنگریزون پر لیٹ رہا لب پر نالہ
آنکھون سے اشک ریزان چہرہ پر گرد کبھی جسم خاک آلودہ جان اور قیدتن سے بیزار ہر ایک آنکھہ
مین خوار ہر وقت پیک اجل کے راستہ مین آنکھین کھلی ہوی ہین صدای دربہشت پر کان لگے
ہوے ہین حور و غلمان کا تصور دل مین جما ہوا ہے دنیا کے بندے جب کبھی ایسی حالت کا
مشاہدہ کرتے ہین تو کوئی احمق کہتا ہے کوئی مجنون جانکر اوس سے کنارہ کرتا ہے۔

طالب عقبیٰ کی یہ حالت اور اس طور سے عقبیٰ کے ساتھہ وابستگی اور خود رفتگی عالم آخرت کے
لذات اور گوناگون نعمتون اور عیش و عشرت دوامی کے اوصاف سُننے کی وجہ سے ہوتی ہے
اسواسطے طالب عقبیٰ دنیا کی چیزون سے زہد اور ورع اختیار کرتا ہے اور رات دن عبادات
اور ریاضات شاقّہ مین اپنی عمر بسر کرتا ہے اور ہر وقت خوف الٰہی اور خشوع و خضوع اوسکے دل
مین بڑہتا جاتا ہے اوسکے نزدیک دنیا اور دنیا کے لوگ اس وجہ بیکار ہوتے ہین کہ اونکے ساتھہ
ہمکلام ہونے کو ننگ و عار جانتا ہے بلکہ اہل دنیا کو حیوانات کے اوصاف سے متصف جانکر
اون سے گریزان رہتا ہے چونکہ اوسکا محبوب عالم آخرت ہے اسلیے اوسکی طرف انتقال کرنے کو
ہر وقت اور ہر لحظہ دوست رکھتا ہے۔

دیکھو دنیادار اور طالب عقبیٰ کے حالات مین کسقدر تفاوت ہے جب ابنائے دنیا سے
دنیادار کے اوصاف پوچھوگے تو وہ اپنے ہمجنس کی تعریف مین مبالغہ کریگا اور اوسکے

تمام اعمال اور افعال کو نہایت درجہ پسندیدہ ظاہر کریگا اور اوسنے جسقدر دنیا کے اسباب فراہم کیئے ہین اوسکی وجہ سے زاہد اوسکی ستایش مین رطب اللسان ہوگا اور جب کسی طالب عقبیٰ کے اوصاف کسی خدا پرست بندہ سے دریافت کروگے تو وہ اوسکے زہد اور ورع اور تقویٰ اور ریاضت اور عبادت قلت کلام قلت منام قلت طعام اور ترک لذات دنیویہ اور محنت شاقہ مجاہدہ اور اذکار و اشغال کو پیش کر کے اوسکی زندگی کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے شرف اور سعادت سے تعبیر کریگا۔

اب یہان سے سمجھ لیا جائے کہ ہر چیز اپنے اوصاف سے محبوب اور عزیز ہوتی ہے تاوقتیکہ چیز کے اوصاف کا علم نہوگا وہ چیز کسی کے نزدیک محبوب نہوگی اور محبت کے پیدا ہونیکے بہت سے اسباب ہوتے ہین مگر پہلے اوصاف کی دلبستگی علت محبت ہوتی ہے اہل اسلام جنکا ایمان کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اونکو پہلے اپنے نبی کریم کی محبت پیدا کرنے کے اسباب فراہم کرنا ضروری امر ہے اسلیئے کہ وہ خدا پرست ہین اور اونکو دوسرے عالم مین جانا ہے اور اوس سفر کا زاد راحلہ اعمال حسنہ اور افعال رضیہ اور یاد الٰہی اور محبت رسالت پناہی ہے رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے ذرائع احیاے سنت اور اتباع نبوی اقوال اور افعال اور جملہ حرکات و سکنات مین اختیار کرنے سے بہم ہوتے ہین اللہ تعالےٰ جلشانہ نے رسول مقبول علیہ السلام کو جن خصائل جمیلہ اور شمائل جلیلہ کے ساتھ مبعوث کیا ہے مسلمانون کو پہلے اوسپر مطلع ہونا ضروری امر ہے تاوقتیکہ آپ کے شمائل اور خصائل کا علم حاصل نکرینگے اونکو احیاے سنت اور اتباع نبوی پورے طور سے نہوگا بلکہ اونکے اسلام اور ایمان مین نقصان رہیگا اور اللہ تعالی کی کامل محبت اونکے دلون مین پیدا نہوگی اللہ تعالی نے اپنے پیارے بندون کے مراتب اور فضیلت بڑہانیکے واسطے اپنے قدیم کلام

مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہو اے محمد اگر تم لوگ خدا کو دوست رکھتے ہو پس میرا اتباع کرو میرے اتباع سے تمکو اللہ تعالی دوست رکھیگا مفسرین نے لکھا ہے کہ جسوقت یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی تو بعض لوگون نے اسطور سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے کہ ہم لوگ اونکو اپنے اوپر ایسا حنان بنالین جیسا کہ قوم عیسی علیہ السلام نے عیسی علیہ السلام کو اپنے اوپر حنان ٹھہرایا تھا چونکہ اللہ تعالی اپنے بندون پر نہایت درجہ مہربان ہے اور اوسکو ہمیشہ اپنے بندون پر عام رحمت کی نگاہ ہے بندون کے تنزل خیالات سے یون ارشاد فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی بخلاف قوم نصاریٰ تم میری اور میرے رسول کی اطاعت کرو اگرچہ خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت ذریعہ مراتب اعلی ہے لیکن خدا اور خدا کے رسول کی محبت سے کچھہ اور ہی مدارج ہین یہ دولت اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے نصیبون مین تھی اور جن لوگون کو خدا نصیب کرے اوسکی عنایت اور احسان ہے۔

حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین یون وارد ہوا ہے اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا نَفْسِیَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیَّ فَقَالَ لَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَا تَکُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ فَقَالَ عُمَرُ رضؓ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ تَمَّ اِیْمَانُکَ۔

حضرت عمر رضؓ نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے نفس کے نزدیک جو چیزین دوست ترہین آپ اون تمام چیزون سے دوست ترہین آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عمر جبتک تیرے نزدیک مین تیرے نفس سے دوست تر نہونگا۔ تو مومن نہوگا۔

حضرت عمرؓ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپ پر قرآن شریف نازل کیا ہے البتہ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے جو دونون پہلوؤن کے درمیان ہے دوست ہین رسول اللہ صلعم نے فرمایا ای عمر اب تمہارا ایمان پورا ہوا حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلعم کے ساتھہ جو کچھہ محبت اور خصوصیت تھی اور اونکے اخلاص اور جان نثاری کا جیسا علم رسول اللہ صلعم کو تھا وہ بیان کا محتاج نہین ہے مگر آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد کہ جبتک مین تیرے نفس تیرے نزدیک دوست تر نہونگا تو تو مومن نہوگا اس غرض سے تھا کہ جو شخص اسلام کے دائرہ مین داخل ہوا اوسکو اپنے پیغمبر کے ساتھہ اسطور سے محبت کہنی چاہیے کہ پیغمبر اوسکی جان سے اوسکے نزدیک دوست تر ہے رسول اللہ صلعم کی محبت کا جو مرتبہ ہے وہی خدا کی محبت کا مرتبہ ہے فقط نسبت ظاہری کا فرق ہے مگر یہہ فرق عوام کے نزدیک ہے خواص کے نزدیک کسی قسم کا فرق نہین ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگون سے کوئی آدمی مومن نہین ہوتا یہانتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکی جان اور مال اور اولاد اور باپ اور تمام آدمیون سے دوست تر ہو جاؤن جب وہ آدمی مومن ہوتا ہے اس سے یہہ ثابت ہوا کہ مومن کو اپنی جان اور مال اور اولاد اور باپ تمام مخلوق سے بڑھکر جبتک رسول اللہ صلعم کی محبت نہوگی مومن نہوگا یہہ مرتبہ اصحاب کے واسطے متحقق تھا اور امت محمدیہ مین جسکو اللہ تعالی نصیب کرے وہ اس مرتبہ پر پہونچ سکتا ہے ورنہ ایمان کی تکمیل ممکن نہین۔

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى اَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ مُؤْمِنًا صَادِقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰهَ

فَقِيلَ وَمَتَى أَحَبَّ اللهَ قَالَ إِذَا أَحَبَّتْ رَسُولَهُ فَقِيلَ وَمَتَى أَحَبَّ رَسُولَهُ فَقَالَ إِذَا اتَّبَعَتْ طَرِيقَتَهُ وَاسْتَعْمَلَتْ سُنَّتَهُ وَأَحَبَّتْ بِحُبِّهِ وَأَبْغَضَتْ بِبُغْضِهِ وَوَالَيْتَ بِوَلَايَتِهِ وَعَادَيْتَ بِعَدَاوَتِهِ وَيَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِي الْإِيمَانِ عَلَى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِي مَحَبَّتِي وَيَتَفَاوَتُونَ فِي الْكُفْرِ عَلَى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِي بُغْضِي أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ کسی نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مین کب مومن ہونگا اور ایک روایت مین مومن صادق آیا ہے یعنی مومن صادق کب ہونگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اللہ تعالی کو دوست رکھیگا تب سچا مومن ہوگا اوسنے پوچھا اللہ تعالی کو کب دوست کھونگا آپنے فرمایا جسوقت تو اللہ تعالے کے رسول کو دوست رکھیگا کہا گیا اللہ تعالے کے رسول کو کب دوست کھونگا آپنے فرمایا جسوقت تو رسول کے طریق کا اتباع کریگا اور اوسکی سنت پر عمل کریگا اور رسول کیواسطے کسی کو دوست رکھیگا اور رسول کیواسطے کسی کو دشمن جانے گا اور رسول کی ولا کیواسطے کسی کے ساتھہ ولا کریگا اور رسول کے ساتھہ جو کوئی عداوت کرتا ہے اوسکے ساتھہ تو عداوت کریگا آدمی ایمان مین تفاوت رکھتے ہین جسطرح میری محبت مین تفاوت رکھتے ہین اور آدمی کفر مین تفاوت رکھتے ہین جسطرح میرے بغض مین تفاوت رکھتے ہین آگاہ ہو جا جس کسی کو میری محبت نہین ہے اوسکا ایمان نہین ہے یہہ جملہ تین بار آپنے فرمایا۔

یہان سے سمجھہ لیا جائے کہ جس کسی کو رسول اللہ صلعم کی محبت نہو گی اللہ تعالے کی محبت اوسکو نہوگی اور آپ کی محبت نہونیسے آدمی کا ایمان ہی نہوگا آپکی محبت کی علامت اتباع سنت اور شریعت پر قائم رہنا ہے پس ہر مومن کو چاہیئے کہ آپکے طریقہ کو اسطور سے اختیار کرے کہ اوسکی وجہہ سے آپکے حضور مین سچا مومن ٹھہرے۔

وَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَرٰی مُؤْمِنًا یَخْشَعُ وَمُؤْمِنًا لَا یَخْشَعُ مَا السَّبَبُ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَنْ وَجَدَ لِاِیْمَانِہٖ حَلَاوَۃً خَشَعَ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ لَمْ یَخْشَعْ فَقَالَ بِمَا تُوْجَدُ اَوْبِمَا تُنَاوَلُ وَتُکْتَسَبُ فَقَالَ بِصِدْقِ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ فَقِیْلَ بِمَا یُوْجَدُ حُبُّ اللّٰہِ اَوْبِمَا یُکْتَسَبُ فَقَالَ بِحُبِّ رَسُوْلِہٖ فَالْتَمِسُوْا رِضَاءَ اللّٰہِ وَرِضَاءَ رَسُوْلِہٖ فِیْ حُبِّہِمَا رسول اللہ صلعم سے کہا گیا کہ ہم ایک مومن کو دیکھتے ہین کہ وہ خشوع کرتا ہے اور ایک مومن کو دیکھتے ہین کہ وہ خشوع نہین کرتا اسمین کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ جسنے ایمان کی حلاوت پائی وہ خشوع کرتا ہے اور جسنے ایمان کی حلاوت نہ پائی وہ خشوع نہین کرتا سائل نے پوچھا کس چیز سے ایمان کی حلاوت پائی جائے یا حاصل کیجائے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت سے ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے کہا گیا کس چیز سے اللہ تعالےٰ کی محبت پائی جائے یا حاصل کیجائے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت سے پائی جاتی ہے پس تم لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت مین اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا کو ڈہونڈہو۔

وَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوِیُّ فِی الْاِیْمَانِ بِکَ فَقَالَ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ فَاِنَّہٗ مُؤْمِنٌ بِیْ عَلٰی شَوْقٍ مِنْہُ وَصِدْقٍ فِیْ مَحَبَّتِیْ وَعَلَامَۃُ ذٰلِکَ مِنْہُ اَنَّہٗ یَوَدُّ رُؤْیَتِیْ بِجَمِیْعِ مَا یَمْلِکُ وَفِیْ اُخْرٰی مِلْءَ الْاَرْضِ ذَہَبًا ذٰلِکَ الْمُؤْمِنُ بِیْ حَقًّا وَالْمُخْلِصُ فِیْ مَحَبَّتِیْ صِدْقًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کے ساتھہ ایمان لانے مین کون شخص قوی ہے آپنے فرمایا جسنے مجھکو نہین دیکھا اور مجھپر غائبانہ ایمان لایا میرے شوق سے وہ شخص میرے ساتھہ مومن ہے اور وہ شخص میری محبت مین سچا ہے اور اسکی علامت اوس شخص مین یہہ ہے

کہ جن تمام چیزون کا وہ مالک ہے اونکے مقابلہ مین میری رویت کو دوست رکھتا ہے
اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ زمین بھر سونے کے مقابلہ مین وہ شخص میری رویت کو
دوست رکھتا ہے میرے ساتھہ سچا ایمان لانے والا وہ شخص ہے اور میری محبت مین مخلص
صادق ہے اسی قبیل سے اکثر احادیث صحیحہ باسناد جیدہ وارد ہوی ہین جن سے
رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور شرف کی اولویت ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کی محبت
کے واسطے وہ قلوب درکار ہین جنمین عالم آخرت کا شوق اور ذوق ہے اور وہ اس عالم کو
جیسا کہ فانی ہے بی اعتباری کی نگاہون سے دیکھتے ہین آپ نے اپنی امت
کو اپنی محبت کیواسطے جو تاکید فرمائی ہے فی الحقیقت امت ہی کے مقاصد اُخروی کے
لحاظ سے ہے ورنہ جسطورسے اللہ تعالے جلشانہ کی ذات بے نیاز مخلوق کی طاعت
اور عبادت سے مستغنی ہے اسیطورسے اوسکی جلیل الشان پیغمبر آخرالزمان کی مبارک ذات بھی
تمام کائنات کی طاعت اور محبت سے مستغنی ہے لیکن جسطرح باری تعالے جل مجدہ نے بلا معرفت
سابقہ اور بلا استحقاق قدیمہ کے اپنی شان مبدۂ فیاضی سے عامہ خلائق کے ساتھہ علی
سبیل الترتب اس عالم مین ایصال کرم فرمایا ہے اور نعمت وجود کے علاوہ دنیا کی ہزارون نعمتین
عطا کی ہین اور گوناگون نعمتون کے نمونے اس عالم فانی مین دکھلا کے اپنے خاص طالبون کو اوس
عالم کی نعمتون کے ساتھہ موعود کیا ہے ان تمام فیض رسانی اور بندہ پروری کا ذریعہ اگر چشم حقیقت
بین سے دیکھا جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا
ہے کہ ظہور ربوبیت آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے جسوقت سید الانام کافہ امم کی طرف تبلیغ
احکام رسالت کیواسطے مبعوث ہوے تو آپکی ذات مبارک مین جسقدر محاسن جمع تھے
اونکا ظہور اس درجہ ہوا کہ آپ کے زمانہ سے قبل اور آپ کے بعد کوئی شخص اون صفات برگزیدہ

کے ساتھہ متصف تہا ہوتا تہا اور نہو سکیگا آپ کے تفصیلی حالات سے جسوقت آدمی مطلع ہوتا ہے تو قدرت خدای کا انحصار آپکی ذات یکتا مین پاتا ہے اور یون کہتا ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر جہان آپ کے اوصفات تہے اونمین سے آپکی ایک عظمی صفت یہی تہی کہ اپنی امت کی غمخواری دوسرے پیغمبرون کی نسبت از حد فرماتے تہے اور اپنی امت کے مراتب اس عالم کے سوا دوسرے عالم مین زیادہ ترچاہتے تہے اسوجہ سے خدا اور اپنی محبت کے لیئے تاکید کرتے تہے تاکہ اوس عالم مین محبت کی وجہ سے اپنا اور خدا کا قرب امت کو زیادہ حاصل ہوئے تاوقتیکہ لوگ اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے شمائل جلیلہ اور فضائل جمیلہ پر اطلاع نہ پائینگے اور آپ کے آداب اور اخلاق سے خبردار نہونگے اور اون شمائل اور محاسن کے انوار سے اپنے دلون کو نورانی نہ بنائینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی عزت اور عظمت جس مرتبہ مین ہے اوسکو ہرگز ہرگز نہ پہچانینگے اور سچے محمدی نہ کہلائینگے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی آدمی نہتہے کہ اونہون نے دنیا کی شہرت اور دولت طلبی کی غرض سے نبوت کا دعوی اپنی جانب سے تراش لیا اور کم شعور لوگ آپ کے دعوے کے ساتھہ بلا طلب دلیل اور برہان کے آپکی طرف جہک گئے کتب سیر کو دیکہو اخبار پیشینہ کو پڑہو عرب مین کیسے کیسے شدید اور منکر لوگ تہے اور اونکی قساوت قلبی کی کیا حالت تہی آپ سے کیسے کیسے معجزے اونہون نے طلب کئے اور کس کس طور سے مقابلے کئے آخر مین سب حیلون سے ہار کر دین محمدی قبول کیا پہر اونہون نے جسطرح کفر مین شدت کی تہی اسلام قبول کرنیکے بعد دین محمدی کی اشاعت مین جو کچہہ کوششین اور جانبازیین کی ہین آجتک اونہین جانفشانیون کے آثار دنیا مین باقی ہین اور قیامت تک رہینگے اونہین کے طفیل سے ہم آپ لوگ بہی آج کے دن کلمہ توحید سے مشرف ہوے ہین اور اونکی وجہ سے

ہمارے عقائد راسخہ کی جڑ مضبوط ہوی ہے پہلے اونھون نے کلام اللہ شریف سے معجزے
کو آنحضرت صلعم کی نبوت کا شاہد عادل دیکیا اور آپکے محامد جلیلہ اور محاسن جمیلہ کا علم اوس
سے حاصل کر کے آپکی اور خدا کی محبت کو اسدرجہ پر پہونچایا کہ قیامت تک کوئی مسلمان اوسکے
ادنی درجہ کو بھی نہین پا سکتا کلام اللہ شریف وہ مقدس آسمانی کتاب ہے کہ خالق عالم نے
اوسکو اپنی پیاری مخلوق کی ہدایت کیواسطے ایک ایسے عظیم الشان فرشتہ کی وساطت سے
بہیجا ہے کہ ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ اوسکی صفت ہے
قرآن شریف جو رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے آجتک اصلی حالت پر ہے اگر کسی بشر کا کلام ہوتا
توکوئی یہ یقین کر سکتا ہے کہ کفار عرب جو اپنی فصاحت اور بلاغت کے سامنے تمام عالم کو
عجمی جانتے تھے رسول اللہ صلعم کے اس معجزے کو مان لیتے ہرگز ہرگز ایسا نہوتا بلکہ خداوند
تعالی کے اس دعوے سے کہ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ دم نہ مار سکے بعض ناقص رائے
کفار کی ابلہ فریب باتون سے یہ بات ہے کہ قرآن شریف وحی آسمانی نہین ہے بلکہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود تصنیف کیا ہے دیکھو جس احمق کا ایسا خیال ہے کہ رسول اللہ صلعم کا
کلام ہے اس معارضہ مین اوسنے اپنی قوم کے فصحا اور بلغا کو جمع کر کے ایک بشر کے کلام کا
مقابلہ نہین کیا اور کوئی کتاب ایسی جمع نہین کرائی جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ بندہ کے
کلام کا جواب بندون نے ادا کر دیا عرب کے فصحا اور بلغا کی تعداد اور اونکی تصانیف
اعداد اور شمار سے باہر ہے اور وہ مصنفین کفار عرب اور اہل اسلام دونون سے ہین لیکن اگر
مسلمانون نے از روے ادب کے یا بلحاظ نقص شان کلام اللہ کے قرآن شریف کے
نظم کے موافق تالیف مین سعی نہین کی تو اسلامی مصالح سے نہ کی ہوگی فصحاے کفار کو کون
چیز مانع تھی کہ کوئی تالیف مثل کلام اللہ شریف کے اپنے قریحہ سے اونھون نے دنیا مین

یادگار کے طور پر چھوڑی جس سے مسلمان لوگ اپنے مذہب مین باطل سمجھے جاتے کفار
کے عجز اور مسلمانون کے پیغمبر کے معجزے سے یہ امر ثابت ہوچکا ہے کہ قرآن شریف آسمانی
کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوی ہے اور بدون اوسکے تمسک کے دین پرستی
کی اساس ہوا پر ہے جسکو اپنے خدا کی سچی محبت ہے وہ رسول اللہ اور کلام اللہ اور عالم آخرت
کو دوست رکھتا ہے اور دنیا کے اسباب کو ناگزیری تعلقات سے تصور کرتا ہے ورا صلی
تعلقات اوسکے دل کے عالم آخرت سے متعلق رہتے ہین۔

یون تو کلام اللہ شریف آنحضرت صلعم کے صفات جلیلہ سے مملو ہے اور اہل دین
اون صفات رضیہ سے ہر وقت کسب فیض روحانی کرتے رہتے ہین لیکن چونکہ اس مقام پر اظہار
کرامت ذات نبوی مقصود ہے اسلیئے چند آیتین تبرک اور تیمن کے طور پر لکھی جاتی ہین اللہ تعالی
نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ خدا ے پاک نے اس آیۂ شریفہ مین مومنین کو یا اہل
عرب کو یا اہل مکہ یا تمام مخلوق کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم تمہاری ذات
سے مبعوث ہوے ہین غیر نوع سے تمین ہین تم لوگ اوس برگزیدہ رسول کے رتبہ کو جانتے
ہو اور اوسکی ہدایت کو متحقق مانتے ہو اور اوسکے صدق اور امانت کا تمکو پورا علم ہے اور تم لوگ
اوس رسول کو کذب اور ترک نصیحت کے ساتھہ متہم نہین کرتے ہو اسلیئے کہ وہ رسول تمہین لوگون
سے ہے عرب مین کوئی قبیلہ ایسا نہتا کہ آپ کو اوسکے ساتھہ قرابت کا تعلق نہوتا یہہ مطلب عبد اللہ
ابن عباس رضا اور دوسرے مفسرین کے نزدیک یعنی قولہ تعالی إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ
کے متعلق ہے۔

اور بعض مفسرین نے فاء انفسکم کے فتحہ کے ساتھہ تفسیر کی ہے یعنی رسول اللہ

تم لوگون سے اشرف اور ارفع اور افضل ہین یہ نہایت درجہ کی مدح ہے اسکے بعد آپ کی مدح باوصاف حمیدہ اور محامد کثیرہ فرمائی ہے آنحضرت صلعم کو قوم کی ہدایت اور رشد اور اسلام کیواسطے جو کچھہ حرص تہی اوسکی نہایت یہ تہی قوم کو جو چیز دنیا اور آخرت مین ضرر پہونچاتی اپنی قوم کو اوس سے بچایا اور روکا اوسکی شدت بیان کی ہے اور آپ کو مومنین کے ساتہہ جسقدر رافت اور رحمت تہی اوسکا اظہار کیا ہے بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیۂ شریفہ مین اپنے دو نام مبارک رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو عطا فرمائے ہین یہ نہایت درجہ کی رحمت الہی ہے مومنین کو اوسکے ساتہہ مباہات کرنیکا موقع ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی تحقیق اللہ تعالی نے مومنین کے ساتہہ بخشش کی اسلیئے کہ اون مومنین کی ذات سے اونہین رسول کو مبعوث کیا اگر اللہ تعالی تبلیغ احکام کسی فرشتہ کی رسالت سے فرماتا اور مخلوق سے پیغمبر کو مبعوث نکرتا تو اوس فرشتہ کو سوا رحمت سے بشارت دینے اور عذاب سے ڈرانے کے اور کچہہ کام نہوتا جو شفقت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو مومنین کے ساتہہ ہے اوس فرشتہ کو وہ شفقت ہرگز نہوتی چونکہ اللہ تعالی کو اپنی مخلوق نہایت درجہ عزیز ہے اسلیئے اوسنے اپنی مخلوق سے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا یہ بخشش جملہ مسلمانون کے واسطے نہایت عظیم احسان ہے اسی قبیل سے یہ آیت شریفہ ہے کَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلعم سے تفسیر منکم کی روایت اس طور سے کی ہے کہ از روے نسب اور حسب اور صہریت کے مین تم لوگون سے مبعوث کیا گیا ہون آدم علیہ السلام کے زمانہ سے میرے زمانہ تک کوئی سفاح نہین ہے سب نے نکاح کیا ہے اس مقام مین دحیۃ الکلبی نے کہا ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کی امہات سے پانسو عورتون کو شمار کیا اونمین سے کسی عورت کو بے نکاح کی نہ پایا

اور جاہلیت کے رسوم سے اونمین کوئی شئے نہین دیکھی وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ کے یہی معنی ہین حضرت ابن عباس رضہ نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ایک نبی کی صلب سے دوسرے نبی کی صلب کی طرف پہیر یہان تک کہ آپکو نبی پیدا کیا۔

جعفر ابن محمد رضہ نے لکہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طاعت سے مخلوق کا عجز جان لیا تہا اونکو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ تم لوگ میری طاعت سے صفا حاصل نہین کر سکتے اسواسطے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان ایک ایسی مخلوق کو پیدا کیا کہ اوسی مخلوق کی جنس اور صورت سے ہے اور اوس مخلوق کو اپنی رافت اور رحمت کا خلعت پہنایا اور مخلوق کیطرف اوسکو سچا سفیر بناکے بہیجا اور اوس سفیر کی طاعت کو اپنی طاعت ٹھہرایا اور اوسکی موافقت کو اپنی موافقت سے تعبیر کیا اسلئے فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ اسی قبیل سے یہ آیت ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اس آیت کی تفسیر مین ابو بکر بن محمد طاہر نے لکہا ہے کہ اللہ جلشانہ نے محمد صلعم کے وجود مبارک کو رحمت کے خاص لباس سے زینت دی آپ کا ہونا عین رحمت ہے اور آپکے شمائل اور صفات برگزیدہ جسقدر ہین عامہ خلائق کیواسطے وہ سب رحمت ہین جس کسی کو آپ کی رحمت سے جتنا حصہ ملا وہ آدمی اوسکی وجہ سے تمام مکروہات دارین سے ناجی ہے اور دارین مین تمام محبوب چیزون کی طرف پہونچنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی حیات کو رحمت کیا تہا آپ کی ممات کو بہی رحمت کیا چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ۔

سمرقندی رحہ نے رحمة للعالمین کی تفسیر مین کہا ہی کہ آنحضرت صلعم جن اور انس کیواسطے رحمت تہے اور کہا گیا ہی کہ آپ جمیع مومنین کیواسطے رحمت تہے کہ اونکو راہ خدا کی ہدایت کی اور منافقین کیواسطے آپ اسطور سے رحمت تہے کہ اونکو امان دیا گیا اور کافرین کیواسطے تاخیر عذاب کا باعث آپ ہی تہے ابن عباس رضی فرمایا ہی کہ آنحضرت صلعم مومنین

اور کافرین کے واسطے اسوجہ سے رحمت تھے کہ کافرین آپکی سبب سے آپ کے زمانہ مین اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے بخلاف دوسرے زمانہ کے کفار کے کہ پیغمبرون کے جھٹلانے کی وجہ سے فوراً اونپر عذاب نازل ہوجاتا تہا اور آپ کے انکار کرنیوالون پر عذاب نازل نہین ہوا یہ امر آپ کے رحمت ہونیکا باعث تہا۔ آنحضرت صلعم نے ایکبار جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کیا میری رحمت سے آپ کو بھی کچھ حصہ ملا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین اپنے انجام سے ہمیشہ خوف کرتا تہا اللہ تعالیٰ نے جب سے میری نسبت یہ ارشاد لیا ہے ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ تب سے مین مطمئن ہو گیا میری نسبت ارشاد الہی آپ ہی کے رحمت ہونے کے باعث ہوا حضرت جعفر ابن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے سَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ کی تفسیر مین یون روایت ہے کہ آپ کی بزرگی کے سبب سے اصحاب یمین کو سلامت ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر مین ابو العالیہ و حسن بصری رحمہ سے روایت ہے کہ صراط مستقیم آنحضرت صلعم اور آپ کے خیار اہلبیت اور اصحاب ہین وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْھَا اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت کہ تعداد سے باہر ہے آنحضرت صلعم کی ذات فیض آیات سے مراد ہے اس لئے کہ آپ انواع فیض دینی اور دنیوی کے ساتھ مبعوث ہوے ہین۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ جاء بالصدق سے آنحضرت صلعم ہی کی ذات مبارک مقصود ہے کہ آپ سچی رسالت کے ساتھ مبعوث ہوے ہین اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ مفسرین نے لکہا ہے کہ قلوب کا اطمینان آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب ہین اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

الآیۃ اس آیۂ شریفہ مین اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کے طرح طرح کے اوصاف بیان
کیئے ہین آپ کو اسلیئے امت پر شاہد لنفسہ ٹھہرایا کہ آپ نے امت کو رسالت پہونچائی اور یہ بات
آپ کے خصائص سے تہی کہ آپ نے اہل طاعت کو بشارت دی اور اہل معصیت کو ڈرایا اور تمام
مخلوق کو اللہ تعالی کی شہادت اور توحید کیطرف بلایا اور آپ سراج منیر ہین کہ آپکی ذات مبارک
سے حق کا راستہ ظاہر ہوا اور کفر کا اندھیرا دور ہوگیا **حضرت عمر** رضہ نے **آنحضرت** صلعم
سے عرض کیا کہ اللہ تعالی کے نزدیک آپکی بڑی فضیلت سے یہہ بات ہے کہ اللہ تعالی نے
آپکی طاعت کو عین اپنی طاعت ٹھہرایا جیسا کہ فرمایا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ
چونکہ تمام کلام اللہ شریف **آنحضرت** صلعم کے محاسن جلیلہ اور محامد کثیرہ سے مملو ہے اور
فی الحقیقت کلام اللہ شریف آپہی کے مراتب کے اظہار کیواسطے نازل ہوا ہے مخلوق کو خدائے
متعال کے مقابلہ مین **آنحضرت** صلعم کے اوصاف کی کہان طاقت ہے جو کچھہ اوصاف
آپکے خالق عالم نے بیان فرمائے ہین سچے مسلمان خدا کے خاص بندے اونپر غور کرکے آپکی
محبت کے انوار کا اقتباس کرتے ہین اور دین اور دنیا مین محب پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے
کہلاتے ہین اس مقام پر بغرض حصول برکت آیۂ صلوۃ پر اکتفا کیا جاتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَ
مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
تحقیق اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجتے ہین اے وہ
لوگو جو ایمان لائے ہو تم بہی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بہیجو نبی صلعم کی شان رفیع کو یہان سے
دیکھنا چاہیئے کہ آپ مین کیا کیا بزرگیان اور کیا کیا مراتب جمع ہین کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے آپ پر
درود بہیجتے ہین اور اپنے اور فرشتون کے اقتدا سے اللہ تعالی عامہ مومنین کو ہدایت
کرتا ہے کہ آپ پر درود اور سلام بہیجو یہہ مرتبہ جلیل اللہ تعالی نے آجتک کسی نبی مرسل کو عطا

نہین کیا اور ایسی برکت اور شرف حاصل کرنے کیواسطے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی امت
کو کسی نبی پر درود بھیجنے کیواسطے مخاطب نہین کیا اس خطاب مستطاب مین یہ سر ہے کہ نبی
صلعم اللہ تعالے کے محبوب ہین آپکی وجہ سے آپکی امت کے مراتب بہی اللہ تعالی بڑہانا
چاہتا ہے جبکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر آپکی امت کے لوگ درود بھیجینگے تو آپکو اون
کیطرف لامحالہ نظرِ رحمت ہوگی اور آپکی نظرِ رحمت کی وجہ سے اللہ تعالی کے منظورِ نظر رافت
ہونگے پس جیسا مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کا دوسرے نبیون سے اشرف اور افضل اور اعلے
ہے ویسا ہی مرتبہ آپکی امت کا بہی تمام نبیونکی امت سے اشرف اور افضل ہوگا۔

صحابہ کرام سے بعد جو علماء امت محمدیہ یکے بعد دیگرے آئے اونہون نے ہملوگو
کی غمخواری اور ہمدردی اسلامی سے دین کے تمام مشکلات کو آسان کردیا اور ہر طریقہ سے
ہملوگون کو آگاہی کی اونہین خاصانِ خدا کا طفیل ہے کہ ہم لوگ آج کے دن نعمت ایمان سے
بہرہ یاب ہین اور خدا اور خدا کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار کہلاتے ہین ہم کو اپنی آخرت
کے زاد کے واسطے یہہ ضروری امر ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کی سچی محبت سے اپنے دلونکو
معمور کرین تا کہ اوس عالم مین ہماری خرابی ظہور مین نہ آئے اور رسول اللہ صلعم کے اخلاق اور
عادات اور محاسنِ ذاتی اور فضائلِ جلیلہ سے اسطور سے معرفت حاصل کرین کہ ہم لوگون کا گروہ
قیامت کے دن تمام امتون کے گروہ کے سامنے سرخرو نظر آئے اور ہمارے دلون سے
رسول اللہ صلعم کی محبت کے انوار اسطور سے ظہور کرین کہ دیکھنے والون کی آنکھین خیرہ ہوجائین
اسوقت مین بہی علماے امت محمدیہ اہل اسلام کی غمخواری اور دین محمدی کی نصرت مین
جو کچھہ اہتمام کرتے ہین اور اپنی عزیز اوقات کو خاص و عام کی دینی خدمت کی غرض سے
جسطور سے صرف کرتے ہین اوسکے بدلے پر سواے خداوند متعال اور اوسکے برگزیدہ

حبیب کے کوئی قدرت نہیں رکھتا جو کچھ جواہر اسرار سینوں کے خزانوں اور کتابوں کے
صندوقوں سے نکالکر لٹا رہے ہیں ان بے بہا گوہروں کی قدر اور قیمت وہی لوگ پہچانتے
ہیں جنکو نگاہ بصیرت ہے اور جنکے نصیب میں یہ دولت ہے دیکھو نادر الوجود کتاب **وسائل
الوصول الی شمائل الرسول** زمانہ حال کی تالیف میں کیسی بے مثل جواہر ہے جسکی
آب و تاب سے دُر و سلک بیروں موج عرق ہوتی ہے جسکی ابتدا ہی اور صفحات کو انتہا کی
آبرو حاصل ملتی ہے ہر ایک سطر اسکی حور جناں کے گلے کا ہار ہے ہر ایک لفظ اسکا باغ خلد
کی بہار ہے اسکے روشن معانی اپنے فروغ سے آفتاب اور ماہتاب کی آنکھوں کا نور ہیں
اسکے مضامین ایسے انوار ضیا سے پُر تو تمتع طور ہیں آب حیات کے پیاسوں کے لیے
چشمہ آبحیواں ہے بلکہ امت محمدیہ کیواسطے آب کوثر ہے خدای پاک کی رضا کا کامل وسیلہ ہے
اوسکے حبیب کی محبت کا بڑا ذریعہ ہے۔

اسکے مؤلف نامی علامۂ عصر یگانۂ دہر عالم اجل فاضل اکمل بحر معقول و منقول محیط اعظم
فروع و اصول وحید علمائے زمانہ فرید کملای یگانہ سراج امت محمدیہ حصن شریعت احمدیہ مقتبس
انوار علم الیقین حلال مشکلات دین متین نقاد جواہر کلمات احادیث نبویہ صراف نقود اخبار مصطفویہ
مفسر معانی فقہیہ درر لآلی اجل علمائے نامی ادیب لبیب **یوسف بن اسمٰعیل نبہانی
رئیس محکمہ حقوق بیروت** نے اس کتاب کو محدثین کے اصول پر تالیف کیا ہے لیکن
احادیث صحیحہ اور ماخذ مستند ہونے کی وجہ سے اونکے اسناد کو ترک کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کے
وقت آسانی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے شمائل شریفہ کتاب **شمائل ترمذی**
مؤلفہ امام حافظ **ابو عیسیٰ محمد** بن عیسیٰ ترمذی میں مدوّن ہیں اور تمام محدثین کے نزدیک بہت
تنقید اور تخلیص کے درجہ میں ہیں اور اونکا ماخذ اصح کتب ستہ احادیث ہیں مستقل طور سے

اس تالیف مین نقل کیئے ہیں اور بعض مطالب نفیسہ جو کتاب مذکور میں موجود نہ تھے دوسری معتبر کتب ائمہ اعلام دین سے انتخاب کر کے درج کتاب کیئے ہیں اور اونکی تصریح مولف علامہ نے دیباچہ کتاب مین کردی ہے۔

اس کتاب مین موافق ترتیب مؤلفہ علامہ آنحضرت صلعم کے شمائل شریفہ اور محاسن جلیلہ اور سیرت پسندیدہ اور طرز معاشرت گزیدہ کی ترتیب وار ایک مفصل فہرست ہے جبکہ یہہ متبرک کتاب دیار شام سے ممالک دکن مین پہونچی شیفتگان جمال جہاں آرای محمدی کی آنکھون کے سامنے ایک ایسا مصفا آئینہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال صوری اور حسن معنوی کے انوار سے معمور تھا اور اوسکے سراپا سے قدرت کبریائی کا ظہور تھا میرے ایک دلی دوست عزیز الوجود دیانتگار سابق سرمایۂ افتخار خلف صاحب النفس الزکیہ والسیرۃ السنیہ مولوی محمد حمیدالدین صاحب تکیل سرکار عالی سلمہ اللہ تعالی بھی اس جلوہ پرستی مین مشغول ہوے اور اونکے آئینۂ قلب نورانی مین یہہ بات پرتو افگن ہوی کہ حضور رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام کے جمال جہان آرا کے فروغ سے عالم کون و فساد کو تجلی کدہ بنادیا ہے لیکن بعض کند بصرون کی نگاہون مین اتنی طاقت نہیں ہے کہ بلا عینک کتاب کے اونکے جمال معنوی سے چشم شوق کو فروغناک بنا سکیں اور بعض ایسی نگاہیں ہیں کہ عربی الفاظ کے نقاب کی وجہ سے وہ آفتاب انوار رسالت پناہی سے بالکل محروم ہیں اگر عربی الفاظ کا حجاب درمیان سے اوٹھہ جائے تو خاص و عام کے درمیان کوئی بات باقی رہیگا اور ہر اہل نظر اسکے مشاہدہ سے آنکھون کو نور دل کو سرور پہونچاویگا یعنی اُردو زبان میں اس کتاب لاجواب کا ترجمہ معمولی الفاظ اور صاف صاف عبارت مین کردیا جائے ان پڑہ لوگ جوان بچے عورات جنکو کچھہ حرف شناسی کا مادہ ہے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے شمائل جلیلہ اور محاسن

پسندیدہ سے ملامت اُستادکے آگاہ ہوکردیں اور دنیا کی سعادت اور برکت سے مشرف ہوسکیں گے۔

حقیقت مین یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے واسطے زادِ آخرت ہے اسکے مؤلف علامۂ زماں نے اُمت محمدیہ کے ساتھہ نہایت درجہ نمایان احسان کیا ہے عام مسلمانون کو قصے کہانیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور ایسے لطائف روحانی سے محروم رہنا نہایت حیف ہے گو خاص لوگ علمی ذرائع سے ذات اور صفات باری تعالی جلشانہ اور فضائل و محاسن پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے خاص شرف حاصل کرکے خدا اور رسول کے مقبول بن سکتے ہین مگر عام لوگون کے واسطے سوا ایسی معمولی تالیفات زبان ملکی کے کوئی ذریعہ قبولیت الٰہی اور خوشنودی رسالت پناہی کا متصور نہین ہوسکتا۔ یقین ہے کہ توفیق الٰہی سے ایسی کتاب کے مطالعہ کے بعد عام مسلمان اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حال اور دل سے شیفتہ سچا ئین گے اور محبت نبوی سے اپنے خدای پاک کے سچے بندے کہلائین گے۔

دین اور دنیا کی بہبود کے ذرائع اللہ تعالی نے جہانتک اہل حجاز اور عرب کو دئے ہین اونکے بعد جو کچھ اہل عجم اور اہل ہند کے ساتھہ دینی مقاصد مین احسان کیا ہے اور اوسکے رسول کے دین اور آئین مین جہانتک اہل عجم اور اہل ہند نے ترقیان کی ہین اور اوس کے رسول کی محبت اور اوسکی محبت کو دل اور جان مین جگہہ دی ہے یُؤمِنُونَ بِالْغَیْبِ کے مصداق یہی مسلمان ہین اور اہل ہند سے بڑھ کر ایسی نعمتون کے زیادہ مستحق اہل کون ہین اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے اس خطہ کو جب سے بادشاہان اسلام کے قبضہ اور تصرف مین دیا ہے وہ بادشاہان کبار دینداروں کے نامی خاندان اور اہل عجم اور اہل ہند کے جلیل القدر کا سے تھے اور اس مبارک وقت میں اس خطۂ اسلام آباد کے مستقل حاکم اور ذی اقتدار فرمان روا

ہمارے خداوند نعمت حارس شرع محمدی مؤسس اساس دین احمدی فخر الملوک والسلاطین سایۂ رحمت رب العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین آفتاب مطلع جہانداری چراغ دودمان شہریاری سلالۂ آئین طرازان سلطنت آصفیہ نخبۂ تاج آرایان مملکت نظامیہ خلق پرور عدل گستر بحر کرم معدن ہمم دارا اقبال سکندر اجلال سلیمان شوکت آصف سیرت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور

نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ

نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ ہین اس سلطنت کے اول بانی نواب آصفجاہ طاب ثراہ تھے جہاں اونکی شوکت مملکت اور شکوہ سلطنت کے آثار تھے اونکی دین پرستی اور زہد اور ورع اور تقوی کی اوسکے مقابلہ میں زیادہ تر شاہدی تھی اونھون نے اپنے عہد حکومت مین کیسے کیسے جلیل الشان اکابر اسلامی کو اپنے ملک مین آباد کیا اور کس کس مرتبے کے اعیان دولت کو حیدرآباد مین بسایا اور اونکو ساتھ جاگیرات اور مناصب اور جلیلہ خدمات سے سلوک فرمایا آجتک اونکی نسلوں مین وہی سلسلۂ دینداری اور خداپرستی اور دولت و مناصب کا چلا آرہا ہے۔

اس ملک کے باشندے تین گروہ کی نسل سے اعتبار رکھتے ہین یا امرا کے دودمان سے یا مشائخ کبار کے خاندان سے یا نامی علما کی اولاد سے عوام الناس کسی سرزمین کے اعتبار کے قابل نہین ہوتے دکن مین کوئی ایسا گھرانا نہین ہے جسمین دولت کے آثار یا مشائخی کی شان یا علم کے نشان نہ پائے جاتے ہون جس طرح اونکی کثرت کا سلسلہ بڑھ رہا ہے اوسی طرح دولت اور علم اور فضیلت اور دین اور اسلامی آئین مین بھی دمبدم ترقی ہے امرا اور اعیان ملک ذاتی بزرگی اور صفاتی مراتب کے تفضل سے اکابر دین کی تعظیم اور توقیر مین خاص روش رکھتے ہین نہایت رقیق القلب اور فقرا کے دل سے اخلاص مند ہین

اور اکابر علما کی شان جلیل اور مرتبہ رفیع کا اسقدر حفظ اکرام کرتے ہین کہ جس سے اونکے مراتب
کی شان مین خاص شان پیدا ہوتی ہے آئین اسلامی صوم و صلوۃ مین اسقدر اہتمام کرتے ہین
کہ بلدہ کی مساجد جنکی تعداد ہزاروں سے بھی زیادہ ہے پنجگانہ نماز جماعت سے معمور رہتی
ہین خاص کر جمعہ کے دن کہ عام مومنین کے واسطے عید کا دن ہے بڑے اہتمام سے
مساجد مین نمازین پڑہی جاتی ہین جنسے اسلامی عظمت کے آثار نمایاں ہوتے ہین سرکار
کی جانب سے ہر ایک مسجد مین موذن اور پیش امام اور خطیب مقرر ہین اور فرش اور صفائی
اور روشنی کا اہتمام علی الدوام ہوتا ہے ان مصارف خیر مین سرکار کے لاکھوں روپیے سالانہ
صرف ہوتے ہین۔

ماہ مبارک رمضان مین بلدہ کے حفاظ کے سوا سیکڑوں حافظ دور دور سے کلام اللہ
شریف سنانے کے واسطے آتے ہین شاید کوئی مسجد بلدہ کی ایسی ہوگی جس مین ایک دو کلام اللہ
شریف ختم ہوتے ہونگے ورنہ اکثر مساجد مین چار پانچ کلام اللہ تک ختم ہوتے ہین اور اکثر شبا
مین شبینہ ختم ہوا کرتا ہے ختم کی شب مین مساجد مین فرش اور روشنی اور بخور کا اہتمام نہایت شایستگی
سے ہوتا ہے اس مبارک مہینہ مین کلام اللہ شریف کی برکات اور روشنی شمع و چراغ سے جملہ
مساجد بیت المعمور بنجاتی ہین۔

سرکار کی خیرات اور حسنات سے انواع و اقسام کے ایسے ذرائع ہین جنسے علی العموم
غربا اور فقرا ہمیشہ بہرہ یاب ہوتے رہتے ہین چنانچہ عشرہ شریف محرم الحرام مین امام الہدی
سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کی نیاز شریف کی نیت سے ہزاروں من طعام
پختہ ہوکر فقرا صلحا اور کافہ انام کو کھلایا جاتا ہے اور سرکار کی اس خیرات کے علاوہ اہل وطن سے
کوئی شخص کلمہ گو ایسا نہوگا کہ امام ہمام کی نیاز سے اس مبارک مہینہ مین شرف سعادت حاصل

کرنے سے محروم رہتا ہوگا ورنہ عام وخاص مسلمانون کے علاوہ تو م ہنود تک بلکہ اراذل اناس بھی اس صدقہ کو اس وجہ متبرک جانتے ہیں کہ امام الشہدا کی نیاز کو ہی مذہبی رسوم سے بڑھ کر سمجھ کے فاتحہ دلانے مین نہایت درجہ اہتمام کرتے ہیں اور وہ کہانا مسلمان فقرا کو تقسیم کرکے نہایت مباہات کرتے ہیں۔

سرکار کی جانب سے علاوہ محرم الحرام کی خیرات کے ماہ مبارک ربیع الاول میں سید کائنات فخر موجودات رسالت مآب رسول اللہ صلعم کی نیازات مبارک اور ماہ برکت آثار ربیع الآخر میں قطب ربانی غوث الصمدانی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی نیاز شریف ایسے اہتمام سے کی جاتی ہے کہ زیادہ اوس سے آجتک کسی اسلامی سلطنت میں یہ دونوں مبارک نیازین نہوئی ہونگی اور نہو سکین فقرا و غربا کو تو علی العموم بریانی مزعفر روزانہ کہلایا جاتا ہے لیکن ہزاروں صلحا و معزز مشائخ اور علما کی خدمات مین تبرک کے طور پر سیکڑون دیگون کے ذریعہ بریانی اور مزعفر بہیجا جاتا ہے جبکے مصارف کی تعداد لکوک سے متجاوز ہوتی ہے۔ سرکاری نیازات کے علاوہ ان مبارک مہینون میں امرا دولت و اعیان مملکت اسقدر کثرت سے بریانی اور مزعفر پکواکر عام دعوت دیتے ہین کہ اہل دعوت کو اپنے مکانوں مین ان مہینوں میں کہانا کہانے کا اتفاق بہت کم ہوتا ہے بلکہ بریانی اور مزعفر سے ورمرہ کے کہانے کے باعث طبیعتوں کو رغبت نہیں رہتی فقرا اور محتاجین اور مشائخ اور علما اور ارباب دول جملہ ان نیازات کے تبرکات سے علی العموم بہرہ یاب ہوتے ہین لکن کی یہ نیازین دیکھنے کے قابل ہیں جنسے اسلامی اعتقادات کے آثار نمایان ہوتے ہیں۔

سرکاری خیرات سے ایک بڑا مد سالانہ نیازات اور اعراس بزرگان دین کا ہے ان نیازون کے بھی کہانے علی العموم صلحا اور مشائخ اور علما اور فقرا اور امرا تبرک کے طور پر عرس کے سامان مین تناول و

کرتے ہین اوران اعراس اور زیارات کے مصارف کے واسطے ہزارون روپیہ اور جاگیرات سرکار کی طرف سے بطور اوقاف کے جدا ہیں اور اکثر بزرگان دین کی درگاہون کی جاگیرات فقرا اور مجاورین کے لنگرون کے واسطے بھی مقرر ہیں ان کے محاصل سے وہ لوگ ہمیشہ پرورش پاتے ہیں۔

جسقدر خیرات کی مد سرکاری خزانہ سے متعلق ہیں اور اونکے مصارف بلدہ مین سرکار کی طرف سے ماہانہ اور سالانہ بطور پر دیے جاتے ہیں اون سے بڑھ کر ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع میں مد خیرات جاری ہین کوئی موضع ایسا نہین ہے کہ جسمین مساجد اسلامی اور معابد اور دیول ہنود کے ہونگے ہر ایک موضع مین مسجد اور دیول کے خدمتیون اور اونکی ترمیم اور ضروری مصارف کے واسطے سرکار کی طرف سے اوقاف کے طور پر زمینیں معاف ہیں اور بڑی بڑی درگاہون اور بڑے معابد ہنود کے واسطے ہزارون روپیہ محاصل کے موضعات سرکار کی طرف سے عطا کیئے گئے ہین بعض بعض درگاہوں اور معابد کی جاگیرات کا محاصل بیس پچاس ہزار تک بلکہ ایک لک سے زیادہ بھی ہے اور دس پانچ ہزار محاصل کی جاگیرات تو مرتبہ اعتبار اور شمار ہی مین نہین ہیں ان اوقاف کی زمینون کے سوا یومیہ اور وظائف فقرا کے جو درگاہوں اور مساجد اور معابد کے خدمتی ہیں سرکار عالی کی عام فیاضی سے جدا ہین اگر ان تمام جاگیرات اوقاف اور یومیوں اور وظیفون کی تعداد شمار کی جائے تو تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے محاصل کا ایک ربع بلکہ ایک ربع سے بھی زیادہ ہوگا یہ جاگیرات اوقاف امرای دولت کی جاگیرات کے سوا ہیں اور اسی قبیل سے وہ رعایتیں اور احسانات ہین کہ علما مشائخ صلحا حفاظ گوشہ نشین لوگون کے ساتھہ ظہور میں آتے ہیں ان بندگان خدا پرست دیندار کے وظائف اور یومیے اور رادار جو معین ہین اونکی تعداد سے خداوند تعالی کی صفت رزاقی اور سرکار عالی

کی خسروانہ ہمت کے آثار کا مشاہدہ ہوتا ہے یہہ ایسی فراخ حوصلہ اور عالی ہمت اور دریا دل سرکار ہے کہ اسکی خیرات جاریہ اور حسنات متوالیہ کا اندازہ آجتک کسی مؤرخ نے نہیں کیا ہمنے اس موقع پر چند سطرین اجمالی طور سے بر سبیل تذکرہ جو لکھی ہین بحسب اقتضائے محل لکھی ہین ان خیراتی مدات سے عوام الناس تک واقف ہین اگر محلہ و قاف اور خیراتی مدات اور وظائف اور یومیون وغیرہ کی تفصیل اوسکے محل پر کی جائے تو خاص ان حسنات سرکار عالی کی ایک مبسوط کتاب جمع ہو سکیگی۔

غرض کہ اس قسم کے سلوک و مراعات اور خیرات اندازہ سے باہر ہین جب سے سلطنت آصفیہ کا آفتاب طالع ہو کر اوج ہمارے سپہر اجلال ہوا ہے فیض کی ایسی شعاعین تب ہی سے اکناف عالم مین پھیل رہی ہین اور ہر وقت اور ہر زمانہ مین اونکی ترقی ہوتی جاتی ہے خصوصاً قدر قدرت اعلیحضرت **حضور پرنور دام ملکہ** کے عہد دولت مین جو کچھ فیاضی کے آثار ہین اونکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ طبقات سلاطین دکن سے کسی طبقہ کے بادشاہ سے اس قسم کی فیاضی اور عالی ہمتی کے ساتھہ سر برآرائی نہین کی ہوگی۔

اعلیحضرت کے زمانہ دولت مین علمی ترقیات جسقدر دکن مین ہوی ہین اگر اسکا مقابلہ کسی اسلامی حکومت سے کیا جائے کہ ایسے مصارف کہانتک ہین تو سوان حصہ بھی حیدرآباد کے علمی مصارف کے مقابلہ مین مشخص ہوگا مغربی **علوم** کی جو کچھہ ترقی باقتضائے ضرورت زمانہ اس سرزمین مین ہوئی ہے اوسکی وجہ سے ایک عالم کی نگاہین اہل دکن کیطرف اوٹھہ رہی ہین بلدہ مین مختلف علوم و فنون کے مدارس کثیر التعداد ہین اور ہر ایک طبقہ کے لوگون کیواسطے اونہین مدارج معین ہین مرشدزادون اور امرا کی اولاد کی تربیت اور تعلیم کیواسطے جداگانہ مدارس ہین اور شہر کے دوسرے معززین اور عام لوگونکی تربیت کے مدارس علحدہ ہین ان مدارس مین

مختلف علوم و فنون کے استاد یورپین مدراسی اہل عرب ہندوستانی جو کہ ایسے زمانہ مین مامور اساتذہ سے ہیں سرکاری ملازم ہین طلبہ کی تربیت اور تعلیم مین مصروف رہتے ہین اور ماہانہ سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحان ہر طبقہ کے طالبعلمون کا لیا جاتا ہے اور ہر سال طلبہ امتحان مین کامیابی حاصل کر کے سرکار سے انعام پاتے ہین اور ایسے مواقع پر اعلیحضرت خود نفس نفیس اپنے ملکی طلبہ کو انعام سے اعزاز بخشتے ہین ان طلبہ اور ان مدارس کے علاوہ تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں قصباتی لوگونکی تعلیم اور تربیت کی غرض سے سرکاری مدارس مین یہانکی تعلیمات کی بہی مختلف مدارج ہیں اور مختلف علوم و فنون پڑہائے جاتے ہیں اور ملکی زبان کی بہی تعلیم بقدر ضرورت ہوتی ہے اضلاع کے طلبہ کی تعداد کثرت سے ہے اور مدارس بہی کثیر التعداد ہین خاص تعلیمات کے اخراجات میں لکوکہا روپیہ صرف ہوتے ہیں اور قصباتی لوگ تربیت اور تعلیم کے بعد اپنی وجہ معیشت کے ذرائع اپنے علوم مکتسبہ سے مثل اہل شہر کے بہم پہونچاتے ہین۔

مشرقی علوم کے مدارس سرکاری بہی ہیں لیکن ان علوم کی تعلیم زیادہ تر بلدہ کے علما کو پسند ہے بعض بعض مدرسے علوم مشرقیہ مین نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہین اور مدارس کے علاوہ علمائے فحول کی درسگاہیں اونکے مکانات ہین علم دوست طلبہ اونکی خدمات میں استفادۂ علوم کرتے ہیں سرکاری مدارس کے سوا جو علما کے دوسرے مدارس ہین اونکی اعانت سرکاری خزانہ سے اس درجہ مین کی جاتی ہے کہ قریب قریب سرکاری مدارس کے اونکے اخراجات کی تعداد پہونچ جاتی ہے۔

بلدہ کے مدارس کے سوا جو اقلیم ہند مین بڑے بڑے مدارس ہین اونکی امداد جیدہ ماہانہ اور سالانہ سرکار کی عام فیاضی اور دریا دلی سے ہوتی رہتی ہے۔

اس سرکار کی عام خیرات جاریہ سے بہت بڑی خیر یہ ہے کہ حج کے موسم مین ملک کے سیکڑون
بے استطاعت لوگ اور دوسرے ملکون کے مسافر بے سرمایہ بے دست و پا مثل مدراس
ہند کابل خراسان وغیرہ کے رہنے والے زاد و راحلہ سے مدد پاتے ہین ان حجازی مسافرون
کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً میں امن و اماں کے ساتھ پہونچنے کیلئے
سرکار کی طرف سے دخانی جہاز کرایہ کئے جاتے ہین اور ان لوگونکی حفاظت اور ہمدردی
کے لحاظ سے ایک معتبر شخص جو ملک حجاز کے رستوں اور وہاں کی رسم و راہ سے بخوبی واقف
ہوتا ہے میر قافلہ ٹھیرایا جاتا ہے جو ان لوگونکی آسایش کا ہر طور سے کفیل ہوتا ہے اور اوس
میر قافلہ کے ساتھ خاص طور سے سرکار کی طرف سے امداد کی جاتی ہے یہ حجازی مسافر بعد ادائے
مناسک حج بیہر اوسی جانی جہاز میں میر قافلہ کے ہمراہ نہایت اطمینان کے ساتھ واپس ہو کر اپنے
اپنے اوطان کو چلے جاتے ہیں اور اس سرکار ابد قرار کی صحت اور سلامتی کے واسطے ہمیشہ دعا
کرتے رہتے ہیں کیسی خوش قسمتی اس سرکار کی ہے کہ سیکڑون حجاج کے حج کا ثواب اس سرکار کے
نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ذخیرہ آخرت ہوتا ہے۔

حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے خاص باشندے جب کبھی سیاحت کے طور سے
اس سلطنت ابد مدت میں تشریف فرما ہوتے ہیں سرکار کی جانب سے اونکی پیشوائی اور تعظیم اونکے
مراتب کے موافق کیجاتی ہے نہایت اعزاز کے ساتھ وہ حجازی مہمان سرکار کے مہمان ہوتے ہین
اور رخصت کے وقت سرکار کی طرف سے ہزاروں روپے اونکی شان کے موافق پیشکش کئے
جاتے ہین وہ ہمایوں قدم مہمان اپنے اصلی مقام کیطرف نہایت خوشدلی کے ساتھ مراجعت کرتے
ہین اور سرکار کے احسانات جزیل کے عوض مین بحضور خدا وند جل و علا دعاے ادوام عمر و دولت
سرکار ابد قرار مین مصروف رہتے ہیں۔

جسطرح اس سلطنت ابد مدت کے متوسلین حفاظ اور علما ہین اور اونکی خاص خدمات ختم کلام اللہ شریف اور دلائل الخیرات اور ختم بخاری شریف اور دیگر ادعیہ ماثورہ ہیں اسیطرح حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مین دلائل الخیرات اور بخاری شریف اور دوسری ادعیہ متبرکہ پڑہنے والے سرکار کیجانب سے معین ہین صبح وشام ختم کرکے سرکار کیواسطے دست بدعا رہتے ہین اور سرکاری ماہانہ عطیات سے بہرہ پاتے ہین۔

بعض اصحاب بعوض کعبہ نے بہ بیت اُخروی ہجرت کرکے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو اپنا ٹہکانا بنا لیا ہے اور قدیم سے وہ لوگ اس سرکار ابد قرار کے نمکخوار اور حد شکرگذار رہتے سرکار نے اون مہاجرین الی اللہ کی حاجت معاف فرماکر اونکی وجہ معیشت جس مقدار مین تہی بحال خود قائم رکہکے اونکو اونکے مقام ہجرت مین بہو بچایا مسطور فرمایا ہے وہ لوگ نہایت بیغمی کے ساتہہ یاد الہی مین اپنے عزیز اوقات صرف کرتے ہین اور اپنے ولی نعمت مجازی کی دعائے اقبال مین مصروف رہتے ہین۔

ہندوستان سے دکن تک اسلامی ممالک مین بحیثیت اسلامی آئین اور ترویج شریعت حیدرآباد فرخندہ بنیاد کی ریاست کا اول درجہ اعتبار کیا جاتا ہے جو بزرگان دین اس قلمرو مین وارد ہوتے ہین یہان کی اسلامی رونق دیکہتے ہین تو اونکے دل دوسرے ملکون کے حالات سے سرد ہوجاتے ہین اور حیدرآباد کے سفر کے بعد سوائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے سفر کے دوسرے ملک کا ارادہ اونکے دلون کے گرد نہین پہرتا۔

جس اسلامی خطہ کا فرمانروا حامی شریعت رسول اللہ اور حارس عباد اللہ ہو اور صبح وشام کلام اللہ شریف ختم ہوتے ہون صوم وصلوٰۃ کی پابندی ہو فقرا اہل اللہ عبّاد زہاد رات دن اذکار واشغال اور یاد الہی مین مصروف رہتے ہون علوم دینی کے جابجا چرچے ہون صدائے اذان پنجگانہ جلسہ مین بلند ہوتی ہو اہل اسلام کثیرہ جماعتون کے ساتہہ پنجگانہ نماز پڑہتے ہون اوس خطہ سے بڑہکر

کون خطہ اسلامی رونق مین زیادہ مشہور ہوسکتا ہے اور اوس خطہ کے برکات اور اوسکے رہنے والوں کے حسنات کے مقابلہ میں کسکے حسنات کا اعتبار ہوسکتا ہے بزرگانِ دین کے انفاس متبرکہ اور اونکی ہمیشہ دعاؤں کے اثر سے بادشاہ اور رعیت حوادث زمانہ سے محفوظ رہتے ہیں اہل اللہ کا وجود ملک کیواسطے سپر اون آفات کی روبرو سپر بنجاتا ہے اور اللہ تعالی جلشانہ اونکے مخلصین اور معتقدین کے احوال پر ہمیشہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

قدر قدرت اعلحضرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کو بزرگانِ دین کے ساتھہ ہمیشہ سے حسنِ عقیدت اور بکمال درجہ اخلاص ہے فقرا کے دل سے دوست ہیں اور اونکی تعظیم اور توقیر میں اس درجہ اہتمام فرماتے ہین کہ دوسرے لوگ اون آثار سعادت پر رشک کرتے ہین اعلحضرت کی ذات مقدس مجمع گوناگون محامد اور محاسن جلیلہ ہے راقم نے مفصل صفات برگزیدہ اعلحضرت کو اپنی سہ نثر محبوب الکلام میں سطور سے جمع کیا ہے کہ ناظرین اوسکے مطالعہ کے بعد یہ کہہ سکتے ہین کہ ایسا بادشاہ کامل الصفات اس دور میں روے زمین کے بادشاہون مین کوئی نظر نہین آتا۔ دودمانِ آصفیہ کے جسقدر فرمانروا گذرے ہیں اون میں رحمدلی اور رعایہ خلائق کے ساتھہ شفقت اور عدل و داد و فیض رسانی اور منتسبانِ دولت کے حقوق کا لحاظ اور قدر شناسی ارباب لیاقت اور صاحبان فضل کا اکرام اور رضاے الٰہی اور پاس شریعت محمدی اور حسنات کے جو کچھہ صفات تھے اور دکن مین اونکے آجتک وہ آثار باقی ہیں اعلحضرت کے صفات کاملہ کے مقابلہ میں اون صفات کی نسبت حقیقت اور مجاز کی نسبت ہے اعلحضرت کے عہد حکومت میں آئین ملکداری مین جہانتک ترقی اور نظم و نسق سلطنت مین توسیع ہوی ہے اوسکے لحاظ سے یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ان انتظامات اور مہمات ملکی کیواسطے ایک شخصی قوت کسی طور سے کافی نہیں ہوسکتی لیکن چونکہ اعلحضرت ایسے خداے بے نیاز کے مخلص بندے ہیں اور خلق اللہ کے مقاصد

اور معاملات مین جیساکہ دیندار بادشاہون کا شیوہ ہے کہ مالک حقیقی سے ابتہال اور ضراعت کے ساتھہ توفیق انجاح مرام چاہتے ہیں اور ہر ایک امر کو بادشاہ حقیقی کی مشیت پر محول کرتے ہیں سوائے ایسے خدا کے کسی سے استعانت کے آرزومند نہین ہین ایسے گرامی اوقات کو اپنی رعیت کے مہمات مین اسطور سے صرف کرتے ہیں کہ اون ہر یا اوقات سے بہت کم حصہ ذاتی آسایش کے واسطے بہم ہوتا ہے مخلوق کی آسایش کی فکر سے اپنی آسایش اور آرام کی مطلق پروا نہیں فرماتے اللہ تعالی ایسے بادشاہ خداترس رعیت پرور دریا دل رحیم کریم عزیز علائق کو ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت اور فضل ہیں دلی مقاصد سے کامیاب رکھے اور عامۂ خلائق کو آپ کے سایۂ دولت اور حکومت میں تا انقراض دہور وسنین کامجو فرمائے۔

میں نے جبکہ اہل دکن کی دینداری کے آثار اور بادشاہ اسلام کے عہد حکومت کے خیر و برکات دیکھے تو میں نے ایسی نادر کتاب کا ترجمہ کرنا اور اہل دین کی خدمات مین پیش کرنا سعادت دارین تصور کیا اور اللہ تعالی جلشانہ اور اوسکے مقبول پیغمبر سے اسکے خاتمہ کے واسطے عجز اور ابتہال کے ساتھہ التجا کی الحمدللہ اولاً و آخراً یہ ترجمہ خدائے پاک کی توفیق سے جسوقت پورا ہوا تو مین نے بملاحظہ برکت افادت فخر الاماثل منبع فضائل موید الاسلام مولی العلماء الاعلام بقیۃ السلف حجۃ الخلف یگانۂ آفاق مجمع مکارم اخلاق قدردان علم وہنر ماہر اسرار سیر وخبر عمدۃ الامراء عالیشان اسوۃ اعیان ذی شان عالیجناب کمالات اکتساب **نواب اقبال یار جنگ بہادر** رکن نمبر انعام سرکار عالی لازالت اعلام شرفہ رافعۃ پیش کیا نواب صاحب ممدوح خاندان سیادت کے روشن چراغ اور شرف کمالات نفسیہ مین مشاہیر اعیان دکن سے ہین آپکی مجلس علم کی مجلس ہے آپ کے جلیس اکثر اہل علم وفضل ہیں آپ کے گرامی اوقات اکثر دینی مسائل اور علمائے اسلام کی تصانیف کے مطالعہ میں صرف ہوتے ہیں آپکو فقہ حدیث تفسیر اور کتب سیر اور اخبار سے زیادہ تر

دلچسپی ہے اور علوم کی اشاعت سے نہایت درجہ شوق ہے چنانچہ مجلس دائرۃ المعارف
جو سلطنت آصفیہ کے فیضِ جاری کا ایک سرچشمہ ہے آپ اوسکے میر مجلس ہیں اس مجلس کے
تحت حکومت ایک عظیم الشان ولایتی سرکاری مطبع اون مطابع کے مثل ہے جس طرح دیار مصریہ
اور شامیہ میں ہیں اس سرکاری مطبع میں مامور علما کتابونکی صحت کیواسطے سرکار کی جانب سے
مامور ہیں اور جو نادر کتابیں دینی علوم کی دنیا میں عنقا کا حکم رکھتی ہیں سرکار کی توجہ سے بصرف
زر کثیر بہم پہونچائی جاتی ہیں اور نواب صاحب ممدوح کی رائے سے طبع ہو کر مامور علما اور مستعد
طلبہ کو علمی سوغات کے طور پر عطا کی جاتی ہیں اور روس اور ہند کے نامی کتبخانوں اور علماے
اسلامی کی خدمات میں بھیجی جاتی ہیں اور ہمیشہ کے واسطے یہ سلسلہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جو نادر کتاب
مفید علما و اعلام ہو اوسکے بہم پہونچانے اور طبع کرنے میں سرکار کی طرف سے اہتمام جاری ہے
سرکاری عہدہ جلیلہ اور دینی علوم کی خدمت کے سوا نواب صاحب کے ذمہ صاحبزادہ
بلند اقبال چراغ دودمان آصفیہ قدوۃ التاج سلطنت نظامیہ اختر و ح سعادت ثمر تیس باغ رشادت
عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر لازالت انوار سعادتہ باسمتہ کی خاص اتالیقی
کا تعلق ہے شہزادونکی صحبت اور اخلاقی تعلیم کیواسطے جس طرح نواب صاحب ممدوح شائستگی
رکھتے ہیں صاحبزادہ صاحب کے مادۂ قابلیت کو اوسکی نہایت درجہ ضرورت تھی تو آداب
آداب صحبت اور حسن معاشرت اور خصائل مرضیہ اور محاسن سیرت میں سلف کے یادگار ہیں جناب
ممدوح نے علمی نظر سے اس ترجمہ کو ملاحظہ فرما کر زمانہ حال کی ضرورتوں کے تقاضا سے نہایت
درجہ پسند کیا اور فرمایا کہ یہ ترجمہ مطبوع ہو کر عام و خاص کے افادت اور افاضت کی
غرض سے شائع کیا جائے۔

اب یہ خادم العلما۔ حضراتِ ناقدانِ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی

خدمت سراپا افاضت مین التماس کرتا ہے کہ مین نے اس ترجمہ کو بلا تغیر معنی اور بلا کم وکاست
مطالب اصلی کتاب کی مسطورہ سے مؤلف علامہ نے اوسکو مرتب اور مہذب کیا ہے صاف صاف عبارت
اور معمولی الفاظ میں لکھا ہے عربی عبارت کی فصاحت اور بلاغت کی جو کچھ شان ہے وہ حضرات
ادیب بخوبی جانتے ہین اوسکا ترجمہ دوسری زبان مین ہونے سے مطالب کی اصلی شان نہایت
درجہ گھٹ جاتی ہے چہ جائے قرآن شریف اور احادیث کا ترجمہ جو معدن فصاحت اور بلاغت
اور مجمع اسرار کونی اور الٰہی ہین اسکے مترجم کیسے ہی صاحب دستگاہ ہون مگر الفاظ کی تنگی کی وجہ سے
عربی محاورات کو دوسری زبان کے محاورات سے مطابقت نہین دے سکتے اور ایسے ایسے لغات
مین مطالب کی تاویل کر جاتے ہین حقیقت میں یہ نقصان مترجم کا نہیں ہے بلکہ زبان کی کم
وسعتی کا نقصان ہے میرے اس معمولی ترجمہ مین جہان کہین مطلب
کے ادا ہونے مین قصور دیکھین یا کسی اصل لفظ مین معنی کا تغیر ملاحظہ فرمائین اپنی
نگاہ کرم کو دامن بنا کے اوسکو چھپائیں اور غلطی کے حک اور اصلاح سے دریغ نکرین اور تحریرات اقلام
اور قصور فہم اور کم سوادی سے چشم پوشی فرمائین اسلئے کہ مین آپ ہی حضرات کا خوشہ چین ہون
اور مین نے یہ خدمت عام مسلمانون کے عام نفع کی غرض سے کی ہے لا ارید منکم جزاء ولا شکورا
اس کتاب مین بعض ایسے دشوار اور مشکل مقامات تھے کہ موارد استعمال لغات مین لامحالہ
تشکیک کا اندیشہ تھا اوسکی تحقیق خاص خاص مقام پر بحر علوم عقلیہ ونقلیہ کاشف معضلات
احادیث نبویہ محی سنت سنیہ مصطفویہ اسوۂ علماے ربانی قدوۂ کملاے ربانی رئیس المفسرین
تاج المحدثین الفاصل بین الحق والباطل ذو المجد والتفاخر مولنا مولوی معنوی
محمد انوار اللہ خان بہادر استاد شہزادہ بلند اقبال سے کی گئی ہے۔
اور ابتدا سے انتہا تک الفاظ اور معنی کا مقابلہ فضائل مآب کمالات انتساب سید علماے

فرید کیلاے یگانہ اسوہ مشائخ کبار قدوہ اکابر بامدار صاحب النفس الزکیہ والشمائل المرضیہ مولنا مولوی شرف الدین احمد صاحب دہلوی ابقاہ اللہ مع الحسنات کے مواجہہ میں کیا گیا ہے ۔

مین امید کرتا ہون کہ حضرت سید ریاض حل علی نے جسطرح مجھکو اس ترجمہ کے اتمام کی توفیق عنایت کی اوسی طرح اسیے حبیب پاک مصداق آیہ رحمۃ للعالمین صاحب المقام المحمود سید الاولین و الآخرین خیر الانبیاء و المرسلین سیدنا و مولنا و شفیعنا و قبلتنا و کعبۃ المسلین احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کے طفیل اور اہلبیت کرام اور اصحاب عظام کے طفیل مین جو رواۃ احادیث نبویہ اور ستون دین مصطفویہ ہیں میرا خاتمہ حسن عاقبت کے ساتھہ فرمائیگا اور قیامت کے دن محبان آل ابرار اور اصحاب اخیار کے خدام مین مجھکو محشور کریگا اللھم استجب دعوتی ھذہ انك ملك کریم بر رؤف رحیم حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم حررہ من الافتقار الی مولاہ المنان محمد عبد الجبار خان الشہیر بالآصفی النظامی سررشتہ دار دفتر پیشی قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۰ ہجری ۔



اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

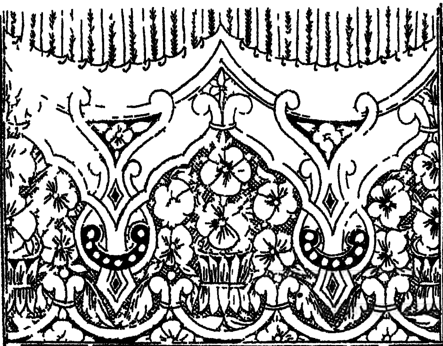
کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامہ عصر واحد فہامۂ دہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ ماہر اسوۂ علماء ربانی یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رئیس محکمۂ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طرز معاشرت مین صحیح کتب احادیث سے تالیف فرمایا ہے عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ موسوم

شمائل الرسول

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم احتشام افخم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملۃ والدین حامی شرع سید المرسلین قہرمان الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصۃ الاکوان و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام وعمدۃ الامراء العظام عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر کمشنر سرکار عالی مرجع المفاخر والمعالی

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کے چھپا

۱۳۱۷ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل شانہ کیواسطے سب حمد ہے جو عالمون کا پالنے والا ہے - ایسی حمد کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتون کو پورا کرے - اور جو نعمتین اللہ تعالیٰ زیادہ فرمائے وہ حمد اونکے لئے کافی ہو - اور وہ حمد اللہ تعالیٰ کے کرم کے مشابہ ہو - مین یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی معبود نہین - اللہ تعالیٰ کائنات کا پادشاہ ہے - اور اوسکی مقدس ذات حق ہے - اور وہ اپنی قدرت اور کائنات کے تصرفات مین ظاہر ہے - اور یہ گواہی دیتا ہون کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اور وہ تمام مخلوق کے سردار ہین - اے میرے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل اور اکمل اور اشمل اور ہمیشہ رہنے والی درود بھیج کہ وہ تیرا بندہ ہے اور تو نے اوسکو سیادت عامہ کے ساتھہ مخصوص کیا ہے - اور وہ علی الاطلاق تمام عالمون کا سردار ہے

اور وہ پیارا ایسا رسول ہے کہ تونے اوسکو زیادہ تر اچھی خصلتون اور واضح تر دلیلون کے
ساتھہ بھیجا ہے تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کرے۔ ایسی درود بھیج کہ تیرے اور تیرے رسول
کے درمیان جو کچھہ قرب ہے اور اوس قرب کو کسی نے نہین پایا۔ اور تیرے اور تیرے
رسول کے نزدیک جو کچھہ محبت ہے اور سوا تیرے حبیب کے اوسکا ظہور کسی شخص مین نہین
ہوا۔ وہ ایسی محبت ہے کہ اوسکے باعث تیرا حبیب ازل اور ابد مین یگانہ ہے وہ درود
اوس قرب اور محبت کے مناسب ہو۔ ایسی درود ہو کہ قلم اور زبان اوسکی حد اور تعداد ذکر سکے
اور اوس درود کا وصف اور تعریف فرشتہ سے نہو سکے۔ جیسے تیرے رسول کی سرداری
مخلوق کے تمام گروہون پر ہے وہ درود تمام درودونکی سردار ہو۔ ایسی درود ہو کہ اوسکا
نور جمیع اوقات مین ہر جانب سے میرے شامل احوال ہو اور وہ درود میری زندگی اور میرے
مرنے کے بعد میرے وجود کے تمام ذرات کو لازم رہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر درود اور سلام بھیج حمد اور صلوۃ
کے بعد واضح ہو کہ میرے دل مین اسمات سے خطرہ کیا کہ مین ایک ایسی کتاب جمع کرون کہ مقاصد
رضاے الہی اور رضاے رسالت پناہی پر پہونچنے کے لئے اوسکو وسیلہ ٹھہراؤن اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام کی سلک مین اپنے شریک ہونیکے واسطے اوسکو ذریعہ بناؤن
پھر مین نے اپنی کم علمی اور ضعف فہم اور کثرت گناہ اور زیادتی عیوب پر نظر کی تو مین اس ارادہ
سے اوس شخص کی مانند رک رہا جسنے اپنی حد پہچانی اور اپنی حد پر رک گیا۔ پھر میرے دل مین اس
بات نے خطرہ کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا کرم وسیع ہے اور مین آپکا امتی ہون
اور اس قول کے سننے کے بعد جو اللہ تعالی جلشانہ نے فرمایا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

مین نے اسطور سے اقدام کیا جسطور سے بچا اپنے حلیم شفیق باپ کی طرف اقدام کرتا ہے
بہت سے درشت طبع ناوان اعرابیون سے بعض ایسا آدمی تہا جسکو نہ ادب تہا
نہ فہم نہ عقل تہی۔ علم نہ کرم تہا نہ حلم جناب شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایسے
طور سے مقابل ہوا کہ زبان اور مکان سے اوسپر غضب کیا اور اوسنے آنحضرت صلعم کے
ساتہہ اسطور سے خطاب کیا کہ اوسکے واسطے تلوار کا منہ ترش ہوا اور سنان کی باڑ تیز ہوی
مگر آنحضرت صلعم نے اوسکے جواب سے چشمپوشی فرمائی اور اوسکی برائی کو آپنے عفو کیا
بلکہ آپنے اوسکو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا مقرب کیا اور ملامت اور تعدیہ نہین فرمائی۔ اخلاق
محمدیہ نے احسان کے ہاتہون سے اوسکو کیمیای سعادت کے قالب مین اسطور سے ڈالا
کہ اوس وحشی کی حدت مضمحل ہو گئی۔ اور اوسکی فطرت کا لوہا جوہر انسانی سے بدل گیا۔
بغض محبت سے دوری نزدیکی سے جنگ صلح سے جہل علم سے بدل گیا۔ اور ارتداد سے
ایمان ہو گیا۔ اور بہیڑیے پن سے دوست بن گیا۔ اسبات نے اور اسیطرح کے
مکارم اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے شواہد نے مجہکو یون طمع دلائی کہ
آپ کے جملہ خدام مین میری قبولیت ممکن ہے۔ اور حضور کے خدمتگارون مین میرا داخل ہونا
ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی کے وسعت کرم سے یہہ بات بعید نہین ہے کہ اپنے رسول
کے اکرام کے باعث زیادہ اوس سے کہ مین نے اوسکی رضا اور قبول کی امید کی ہے میرے
ساتہہ بخشش کرے۔
آگاہ ہو تحقیق مین نے اللہ سبحانہ پر توکل کیا اور قدم رسول کے نشان سے ایک مٹہی خاک لی
ہے۔ مین نے اس **کتاب** کو **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **شمایل شریفہ**
مین آثار سے جمع کیا ہے اور امام حافظ ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی نے **آنحضرت** صلعم

کے جتنے شمایل روایت کئے ہیں اونکے مکررات اور اسناد کو حذف کر کے اون سبکو
اس کتاب مین داخل کیا۔ اور امام ممدوح نے جس طرح ابواب اور کتاب کی ترتیب کی ہے
مین اوسکا مقید نہین ہوا بلکہ مین نے ایسے اسلوب کا راستہ اختیار کیا جو کہ امام موصوف کے
اسلوب سے غیر تہا۔

امام ترمذی نے جو شمائل شریفہ روایت کئے ہین او نیز بعض اماموں کی کتابوں سے
جنکا ذکر اس کتاب کے دیباچہ ہی مین آئیگا اکثر مطالب کا اضافہ کیا اور غریب الفاظ مین
تفسیر اور ضبط کی جو کچہہ حاجت تہی اوسکا الحاق کیا ہے۔ یہ ایسی جامع کتاب بنگئی کہ شمایل
شریفہ کے باب مین اسکی نظیر نہین ہے مین نے اس کتاب کا نام وسائل الوصول
الی شمایل الرسول رکہا جن کتابوں سے مین نے اس کتاب کے مطالب نقل کئے ہین وہ یہ ہین کتاب
شمائل امام ترمذی رح مصابیح امام بغوی رح احیاء العلوم امام غزالی رح شفا قاضی عیاض رح تہذیب
امام نووی رح شرح جامع صغیر امام عزیزی رح مواہب امام قسطلانی رح کشف الغمہ امام شعرانی رح طبقات
الاولیا و کنوز الحقائق امام مناوی حاشیہ شمایل مولفہ شیخ ابراہیم باجوری رح یہ کتابین اس
کتاب کی اصول ہین ان کتابوں کی کوئی شے اس سے خارج نہیں ہے۔ البتہ غریب
لغت کی تفسیر مین جو چیزیں مین نے ان کتابوں مین نہین پائی تو اسکے لئے کتب لغت کی طرف
رجوع کیا۔ اور یہہ کمتر اتفاق ہوا ہے۔ بعض شمایل مین مین نے صحابی اور حدیث اور
امام مخرج حدیث دونوں کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اور بعض مین فقط صحابی کا نام ذکر کیا ہے
اور بعض شمایل مین سوا متن حدیث کے کچہہ ذکر نہین کیا اور تمام امور مین اپنی اصول مذکورہ
کا تابع رہا۔ اس کتاب کو مین نے ایک مقدمہ اور آٹہہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔

مقدمہ دو تنبیہوں پر شامل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمایل کے معنی مین ہے

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے اون اذکار اور دعاؤں کے بیان مین جنکو
آپ اوقات مخصوصہ مین پڑہتے تہے۔
فصل تیسری آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جوامع الکلم کے بیان مین۔
باب آٹھوان آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور سن شریف اور وفات شریف
اور آپکی روایت شریف سے خواب مین مشرف ہوسکنے بیان میں اس باب مین تین فصلیں ہین
فصل پہلی آنحضرت صلعم کی طب مبارک کے بیان میں۔
فصل دوسری آنحضرت صلعم کے سن شریف اور وفات شریف کے بیان مین
فصل تیسری آنحضرت صلعم کی رویت شریف سے خواب مین مشرف ہوسکنے بیان مین
خاتمہ آنحضرت صلعم کی اون ستر احادیث ادعیہ کے بیان مین جو کہ صحیح اور حسن ہین
مین اللہ تعالےٰ عظیم القدرت سے کہ رب عرش کریم ہے یہ چاہتا ہون کہ اس کتاب کو
افضل حسنات سے کرے اور اس کتاب کا نفع زندگی میں اور میرے مرنیکے بعد جاری رہے
بجاہ نبیہ سید الرسل الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔
مقدمہ دو تنبیہون پر شامل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمایل کے معنی مین ہے شمایل
کا لفظ اصل مین اخلاق اور طبیعتوں کے معنی مین مستعمل ہے قاموس مین کہا ہے
الشمال الطبع اور شمال کی جمع شمایل ہے کتاب لسان العرب مین کہا ہے کہ
شمایل کا مفرد لفظ شمال بکسر شین معجمہ ہے جریر شاعر نے کہا ہے وما لومی اخی من شمالیا
یعنی اپنے بہائی کی ملامت کرنا میری عادت سے نہیں ہے خنساء کے بہائی صخر نے
کہا ہے ؎

ابا الشتم انی قد اصابوا کریمتی	وان لیس اہداء الخنا من شمالیا

گالی دینے پر یہ حادثہ راضی ہیں سے ہے کہ دشمنوں نے میری آنکھوں کو اندھا کر دیا اور فحش کہنا میری عادت سے نہیں ہے دوسرے شاعر نے کہا ہے ؎

هم قومي وقد انكرت منهم	شمايل بدلوا هامن شمالي

وہ لوگ میری قوم کے ہیں اور تحقیق مین اون لوگون کے اخلاق کو بیگانہ سمجھتا ہون کہ اونہون نے اپنے اخلاق کو میرے اخلاق سے بدل دیا ہے پھر شمال کے مادہ میں کتاب لسان العرب مین دوسری بات کہی ہے والشمال خليقة الرجل وجمعها شمائل مرد کو کریم الشمایل عورت کو حسنة الشمایل کہتے ہین جس جلے پر مرد اور عورت کے اخلاق اور مخالطت اچھے طور سے ہو علماء احادیث نے آنحضرت صلعم کے اخلاق شریفہ مین شمایل کا استعمال از روے اصل لغت کے کیا ہے اور آپکی ظاہری صورت کے اوصاف مین بھی لفظ شمایل کا استعمال کیا ہے لیکن یہ مجاز کے طور پر ہے تنبیہ ثانی آنحضرت صلعم کے شمائل شریفہ کے جمع کرنے کے فوائد مقصودہ کے بیان مین آنحضرت صلعم کے شمایل شریفہ جمع کرنے سے محض معرفت علم تاریخ کی مقصود نہین ہے جسکی جانب نفوس اور قلوب مایل ہون اور مجالس مین اوس سے گفتگو اور مقاصد پر شہادت طلب کیجاوے ۔ یا اور اسی قسم کے فوائد ملحوظ ہون بلکہ آنحضرت صلعم کے شمایل جمع کرنے سے دوسرے فوائد مقصودہ ہین جو کہ مہمات دین سے ہین ۔ انہیں فوائد سے یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے صفات علیہ و شمایل رضیہ سے معنوی لذت حاصل کیجاوے اونہین فوائد سے یہ ہے کہ آپ کے اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے ذکر سے آپ کے ساتھہ تقرب ہوجاوے اور استجلاب محبت اور آپکی رضا حاصل کیجاوے جس طرح شاعر کسی کریم کے اوصاف جمیلہ اور خصائل نبیلہ کے ذکر کرنے سے اوس کریم کا مقرب ہوجاتا ہے ۔ اس بات مین شک نہین کہ آنحضرت صلعم کے شمایل

شریفہ جمع اور نشر کرنا آپکی مدح قصائد میں لکھنے سے افضل اور اکمل ہے۔ جس شخص نے آنحضرت صلعم کی مدح مبارک قصائد مین کی آپ اوس سے خوشنود ہوے جیسا کہ حسان ابن ثابت اور عبد اللہ ابن رواحہ اور کعب ابن زہیر سے ضامند ہوئے۔ اور مدح کے عوض مین آپنے اونکے ساتھہ احسان کیا۔

اسمین شک نہین کہ جس شخص نے آنحضرت صلعم کی شمائل شریفہ جمع اور نشر کرنے میں توجہ کی آپ اوس سے خوشنود ہوے اونہیں فوائد سے یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے احسانات کی تلافی کے درپے ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھہ بڑا احسان کیا اور گمراہی کی ظلمتون اور ابدی شقاوت سے ہمکو چھڑایا اور انوار ہدایت اور سرمدی سعادت کی طرف راہبری فرمائی یہ ایسی بڑی نعمت ہے کہ کسی شے کے ساتھہ اوسکا مقابلہ ممکن نہین۔ اور سوا اللہ تعالی جلشانہ کے اسکے بدلہ پر کوئی شخص قدرت نہین رکھتا۔ اس مقام پر حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہے اللہ تعالی ہماری طرف سے آنحضرت صلعم کو ایسی جزا دے جو اوسنے اور پیغمبرون کو اونکی امتوں کی طرف سے دی ہے اوس سے وہ جزا افضل ہوا سلیئے کہ اللہ تعالی نے ہمکو آنحضرت صلعم کے طفیل میں ہلاکت سے بچایا۔ اور ہمکو اچھی امت سے کیا وہ امت جو آدمیون کے واسطے نکالی گئی ہے وہ آدمی جو اوسکے دین کا راستہ چلنے ہین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اوسکے باعث ایسے ملائکہ کو پسندیدہ اور برگزیدہ کیا ہے اور اپنی مخلوق سے اوس شخص کو برگزیدہ کیا ہے جسکو دین کی نعمت عطا کی ہے۔ جو نعمت ہمکو ملی اور دین و دنیا مین ہمنے اوس نعمت کا حصہ پایا اوس نعمت کے باعث ہمسے دین اور دنیا کی مکروہ چیز دور کی گئی یا دنیا میں اوس نعمت کی وجہہ سے ہمسے مکروہ چیز دفع کیگئی یا دین میں دفع کیگئی آنحضرت صلعم اوسکے سبب بھی ہین اور آپ اوسکی خیر کیطرف ہمکو چلانے والے ہین اور اوسکے

رشد کیطرف ہدایت کرنیوالے ہین انتہی قول الشافعی رح اوسمین فوائد سے یہہ ہے کہ
آنحضرت صلعم کے شمایل شریفہ کی معرفت آپکی محبت کو چاہتی ہے اسلئے کہ صفات
جمیلہ اور صاحب صفات جمیلہ کی محبت کے ساتھہ انسان مجبول ہے آنحضرت صلعم کی
صفات سے کوئی صفت اجمل اور اکمل نہین ہے اسمین شک نہین جو شخص آپکے صفات پر
مطلع ہوا اور نقاش گمراہی نے اوس کے دل پر گمراہی کا نقش نہین کیا ہے وہ یقینا
آپ کو دوست رکھیگا اور آپکی محبت جسقدر زیادہ ہوگی یا کم ہوگی آدمی کا ایمان اوس کے
موافق زیادہ ہوگا یا کم ہوگا بلکہ اللہ تعالی رضامندی اور سعادت ابدی اور اہل جنت کی نعمتین
اور اونکے درجات جنت میں آنحضرت کی محبت کی مقدار کی زیادتی اور نقصان کے موافق
ہونگے جیسے کہ شقاوت ابدی اور اہل دوزخ کے لئے عذابات اور دوزخ مین اونکے درکات
آپکے بغض کی زیادتی اور نقصان کی مقدار مین ہونگے اونہین فوائد سے یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے آپکی اقتدا اور اتباع کی توفیق جس چیز مین کہ ممکن ہے جس شخص کو دی جیسے آپکی سخاوت
حلم تواضع زہد عبادت وغیرہ مکارم اخلاق اور شریف احوال ہین یہ امور اللہ تعالی کی اوس
محبت کے مقتضی ہونگے جسمین دارین کی سعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تعالی ہم لوگون کو آپکی
شرع قویم اور صراط مستقیم کے متبعین سے کرے اور آپ کے اہل محبت کے زمرہ مین
آپ کے زیر لوا محشور فرمائے۔

باب پہلا آنحضرت صلعم کے نسب شریف اور اسماے مبارک کی صفت مین

اس باب مین دو فصلین ہین۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف کی صفت مین۔

سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبدمناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرۃ ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن النضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مُضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان یہانتک نسب شریف کی صحت مین اجماع امت ہے مابعد اسکے آدم تک کوئی بات صحیح نہین ہے جسپر اعتماد کیا جائے آنحضرت جب کبھی اپنی نسب شریف بیان فرماتے تو معدؑ ابن عدنان ابن اودسے تجاوز نہین کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنیوالوں نے آگے جوبیان کیا ہے جھوٹ کہا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وقروناً بین ذٰلک کثیراً آنحضرت صلعم کی یہہ نسب شریف علی الاطلاق اشرف انساب ہے۔

حضرت عباس رض سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اور اونکے اچھون سے مجھکو پیدا کیا پھر اللہ تعالی نے قبایل کو انتخاب کیا پس مجھکو اچھے قبیلہ سے کیا پھر گھرانوں کو انتخاب کیا پس مجھکو اچھے گھرانے والون سے کیا پس مخلوق سے مین ازروے ذات اور اپنے گھرانیکے اچھا ہون واثلہ ابن اسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو بزرگی دی اور اسمعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے بنی قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھکو برگزیدہ کیا۔

ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو انتخاب فرمایا اور مخلوق سے بنی آدم کو انتخاب کیا پھر بنی آدم کو انتخاب کیا اور اونسے عرب کو انتخاب کیا پھر عرب کو انتخاب کیا اور اونسے قریش کو انتخاب کیا پھر قریش کو انتخاب کیا اور اونسے بنی ہاشم کو انتخاب کیا پھر اونسے مجھکو انتخاب کیا پس ہمیشہ اچھوں کو اچھون سے انتخاب

کیا اگاہ ہو جس شخص نے عرب کو دوست رکھا اوسنے میری محبت سے اونکو دوست رکھا اور جس شخص نے عرب کو دشمن رکھا اوسنے میری دشمنی سے اونکو دشمن رکھا۔

فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماے شریفہ کی صفت میں

جان لے کہ آنحضرت صلعم کے بہت نام ہیں امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے کہ امام حافظ قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی نے اپنی کتاب احوذی شرح ترمذی مین لکھا ہے کہ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ کے ہزار نام ہیں اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں جبیر ابن مطعم ابن عدی رض نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے بہت نام ہیں میں محمد ہون میں احمد ہون میں ماحی ہون کہ میرے باعث اللہ تعالے کفر کو مٹاویگا میں حاشر ہوں کہ میرے قدم پر لوگ حشر میں اوٹھائے جاوینگے میں عاقب ہون کہ میرے بعد کوئی نبی نہوگا حذیفہ نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں نبی صلعم سے ملا آپنے فرمایا میں محمد ہون میں احمد ہوں میں نبی الرحمت میں نبی التوبہ ہون میں مقفی ہوں کہ سب نبیونکا خاتم ہون میں حاشر ہوں میں نبی الملاحم ہون ملاحم حروب کو کہتے ہیں آپکے اس نام مبارک سے یہ اشارہ ہے کہ آپکے ساتھ قتال اور سیف بھیجی گئی آپ نے اور آپکی امت نے جو کچھ جہاد کیا کسی نبی اور کسی امت نے ویسا جہاد کبھی نہین کیا جو حروب کہ آپکی امت اور کفار مین واقع ہوئیں اور واقع ہونگی کسی عہد مین آپ سے پہلے مثل اون حروب کے واقع نہین ہوئین اور نہونگی آپکی امت کے لوگ بتعاقب اعصار اقطار زمین مین کفار کے ساتھ قتال کرینگے یہان تک کہ دجال اعور سے بھی مقاتلہ کرینگے

تہذیب میں ہے کہ اللہ تعالی نے آپکا نام قرآن شریف مین رسول اور نبی اور امی اور شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ باذنہ اور سراج منیر اور رؤف اور رحیم اور مذکر کہا ہے اور آپ کو رحمت اور نعمت اور ہادی بنایا ہے۔

تہذیب مین ابن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرا نام قرآن شریف مین محمد ہے انجیل مین احمد توارت مین احید ہے احید میرا نام اسلئے ہے کہ اپنی اُمت کو دوزخ سے بچاؤنگا ابن عساکر کی نقل سے اس مطلب پر فاتح وطہ ویس و عبد اللہ وخاتم الانبیا کو زیادہ کیا ہے قسطلانی نے مواہب مین اور باجوری نے شمایل کے حاشیہ مین کہا ہے کہ صاحب کتاب شوق العروس و انس النفوس حسین ابن محمد دامغانی نے کعب الاحبار سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم کا نام مبارک اہل جنت کے نزدیک عبد الکریم اہل دوزخ کے نزدیک عبد الجبار اہل عرش کے نزدیک عبد الحمید تمام ملائکہ کی نزدیک عبد المجید انبیا کے نزدیک عبد الوہاب شیاطین کے نزدیک عبد القہار جنات کے نزدیک عبد الرحیم پہاڑون مین عبد الخالق صحراؤن مین عبد القادر دریاؤن مین عبد المہیمن مچھلیون کے نزدیک عبد القدوس ہوام کے نزدیک عبد الغیاث وحوش کے نزدیک عبد الرزاق سباع کے نزدیک عبد السلام بہائم کے نزدیک عبد المومن طیور کے نزدیک عبد الغفار ہے توارت مین مؤذ مؤد انجیل مین طاب طاب صحیفون مین عاقب زبور مین فاروق اللہ تعالے کے نزدیک طہ ویس مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آپکی کنیت ابو القاسم اسلئے ہے کہ اہل جنت کے درمیان آپ جنت کو تقسیم فرماوینگے مواہب مین سہیلی سے نقل کیا ہے کہ موذ موذ بضم میم اور اشمام ضمہ درمیان واو اور الف ممدودہ کے ہے سہیلی نے کہا کہ مین نے اس نام کو ایک مرد سے جو علماے بنی اسرائیل سے تھا اور اوسنے اسلام قبول کیا تھا نقل کیا ہے اوسنے کہا کہ موذ موذ کے معنی طیب طیب کے ہین یعنی اسم طاب طاب کے معنی مین ہے فاروق وہ ہے کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرے فارقلیط بمعنی بارقلیط کے ہے جو یوحنا کی انجیل مین مذکور ہے۔

خاتمۃ الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ بہجۃ السنیہ فی الاسماء النبویہ میں
آنحضرت صلعم کے پانسو نام جمع کئے ہیں مواہب میں کتاب احکام القرآن ابی بکر ابن
العربی سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں۔
قسطلانی نے کہا ہے کہ اسما سے مراد اوصاف ہیں پس تمام اسما جو اوصاف مدح کے طور پر
وارد ہوئے ہیں اگرچہ اوصاف ہوں لیکن آنحضرت صلعم کے ہر ایک صفت سے آپکا ایک
اسم ہے انہیں اسمائے اوصاف سے وہ اسم ہے جو مختص ہے یا وصف پر غالب ہے
اور انہیں اسماء سے وہ اسم ہے جو مشترک ہے یہ مشاہدہ کے ساتھہ میں ہے مخفی نہیں ہے
کہ جسوقت آپکے اوصاف سے ہم ہر ایک وصف کے لیئے ایک اسم ٹھہرائیں آپ کے
اوصاف ہزار تک پہونچ سکینگے جیسا کہ ذکر کیا ہے بلکہ ہزار سے زیادہ ہوجاوینگے قسطلانی
نے کہا کہ میں نے حافظ سخاوی کے قول بدیع اور قاضی عیاض کی شفا اور ابن العربی کی
قبس اور احکام اور ابن سید الناس کے کلام وغیرہ میں دیکھا ہے آنحضرت صلعم کے اسمائے
مبارک چار سو سے زیادہ ہیں پھر اون اسماء کو بترتیب حروف تہجی بیان کیا ہے اور اونہیں اسمائے
شیخ جزولی نے دلایل الخیرات میں دو سو ایک نام ذکر کئے ہیں۔
تہذیب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی کنیت مشہورہ ابوالقاسم ہے اور جبرئیل
علیہ السلام نے آپکی کنیت ابوابراہیم رکھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل
اسماء سے اسم محمدؐ ہے۔
قسطلانی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے دو ہزار سال پیشتر آنحضرت
صلعم کا نام محمدؐ رکھا ہے جیسا کہ حضرت انس رض کی حدیث میں وارد ہے ابن عساکر نے
کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے

فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی اے میرے بیٹے میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے
اس خلافت کو عمارت تقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ کے ساتھہ لے اور جسوقت تو ذکر الٰہی کرے
تو اوسکے ساتھہ ہی محمد صلعم کا نام ذکر کر تحقیق مین نے محمد صلعم کا نام مبارک ساق عرش پر لکھا
دیکھا ہے۔ پہر مین نے آسمانون کا طواف کیا مین نے آسمانون مین کوئی جگہہ نہین
دیکھی مگر محمد صلعم کا نام مبارک اوس جگہہ پر لکھا دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھکو جنت مین سکن دیا
مین نے جنت مین کوئی قصر اور بالاخانہ نہین دیکھا مگر محمد صلعم کا نام اوسپر لکھا ہوا تہا۔ اور
مین نے محمد صلعم کا نام مبارک حورون کے سینون پر لکھا دیکھا۔ اور قصب جام جنت کے
پتون۔ اور شجرہ طوبیٰ کے پتون اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتون پر آپکا نام لکھا پایا۔ اور ملائکہ
کی آنکھون کے درمیان اور ابروؤن کے اطراف محمد صلعم کا نام مبارک لکھا دیکھا اپس آنحضرت
صلعم کے ذکر کی کثرت کر ملائکہ ہر گہڑی آنحضرت صلعم کا ذکر کیا کرتے ہین حسان ابن
ثابت رض نے کہا ہے ؎

اَغَرُّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ	مِنَ اللّٰہِ مِنْ نُوْرٍ یَلُوْحُ وَیَشْھَدُ

آنحضرت صلعم ایسے شریف قوم ہین کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر مہر نبوت چمکتی
ہے اور ظاہر ہے اور آپکی نبوت کی گواہی دیتی ہے ؎

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلَی اسْمِہٖ	اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کا نام مبارک اپنے نام کے ساتھہ شریک کیا جسوقت موذن
پانچ وقتون کی اذان مین لفظ اشہد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شہادت کے ساتھہ آنحضرت
صلعم کی بہی شہادت دیتا ہے۔

وَشَقَّ لَہٗ مِنِ اسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ	فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ

اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے تاکہ آپ کو بزرگی اور عظمت دے پس اللہ تعالی جو صاحب عرش ہے وہ محمود ہے اور آنحضرت صلعم محمد ہیں لفظ محمود اور محمد مین صنعت اشتقاق ہے۔

باجوری نے اپنے حاشیہ میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کا نام مبارک جو احمد ہے وہ اصل مین وعل التفضیل کا صیغہ ہے آپکا نام مبارک احمد اسواسطے رکہا گیا کہ آپ اپنے رب کے لئے احمد الحامدین تھے۔

صحیح۔ مین ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلعم کے واسطے محامد سے وہ فتوح ہو نگے جو محامد سے کسی دوسرے پر آپ سے پہلے وہ فتوح نہین ہوے اور اسواسطے آپ کے لئے لواے حمد قائم کیا جائیگا۔ اور آپ مقام محمود کے ساتہہ مخصوص ہوگئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلعم حامدیت اور محمودیت مین تمام مخلوق سے زیادہ ہین اسلیئے آپکا نام محمد اور محمود رکہا گیا ہے اور ان دونون اسماے شریفہ کو جملہ اسماپر ترجیح ہے مسلمانون کو چاہیے کہ نام رکہنے کے وقت ان دونون اسماء مبارک سے ڈہونڈہ کر نام رکہین حدیث قدسی مین وارد ہے اِنِّي آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِي لَا اُدْخِلُ النَّارَ مَنِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ وَلَا مُحَمَّدٌ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے کہ جس شخص کا نام احمد یا محمد ہوگا مین اوسکو دوزخ مین داخل نکرونگا۔ دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کبہی کوئی دستر خوان بچہایا گیا ہے اور اوسپر وہ شخص حاضر ہوا ہے جسکا نام محمد ہے یا احمد ہے اللہ تعالی نے دن میں دوبار اوس مکان کی تقدیس کے ساتہہ یاد کی ہے۔

باب دوسرا آنحضرت صلعم کی خلقت اور خلقت کے مناسب جو چیز

آنحضرت صلعم کے اوصاف شریفہ سے ہے اوسکی صفت میں اس باب میں دو فصلین ہیں

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے جمال صورت اور اوس خبر کے بیان میں جو صورت مبارک کے ساتھہ مشابہ ہے مواہب میں کہا ہے کہ جان لو آنحضرت صلعم کے ساتھہ پورا ایمان لانا تحقیق اسبات کے ساتھہ ایمان کہنا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بدن شریف کی خلقت اللہ تعالی نے اوس شان سے کی ہے کہ آپکے قبل کسی آدمی کی خلقت مثل آپ کی خلقت کے ظاہر نہین ہوی اور نہ بعد آپ کے ظاہر ہو بوصیری نے کہا ہے ؎

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ	ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

آنحضرت صلعم ایسے ہین کہ آپکا باطن اور ظاہر کامل ہے اور اللہ تعالی نے آپ کو برگزیدہ اور اپنا حبیب بنایا ہے ؎

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ	فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

آنحضرت صلعم اپنے محاسن مین شریک سے منزہ ہیں پس حسن کا جوہر آپ کی ذات مبارک مین غیر منقسم ہے۔

قرطبی نے کتاب صلوۃ مین حکایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کا تمام حسن ہم لوگون پر ظاہر نہین ہوا اسلیئے کہ اگر آپکا تمام حسن ہم لوگوں پر ظاہر ہوتا تو ہماری آنکھون کو آپکی رویت شریف کی طاقت نہوتی۔

اکثر نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم حسن الجسم تھے یعنی نہ بہت فربہ اور نہ بہت لاغر بلکہ متناسب الاعضا تھے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اظاہر میں نہ بہت لانبے تھے اور نہ کوتاہ قد تھے مگر آپکا قد مبارک مائل بطول تھا وَلَا بِالْأَبْيَضِ
الْأَمْهَقِ اور نہ آپ محض سفید رنگ تھے جو سپیدی میں شدہ ہوتی اور اسمیں سرخی
نہوتی جیسا گچ ہوتا ہے وَلَا بِالْآدَمِ اور آپ کے رنگ میں سیاہی بھی نتھی اور گندم گون بھی
نتھے وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ نہ آپ کے بال پیچیدہ تھے جیسے زنگیون
کے بال ہوتے ہین جنکو قطط کہتے ہین اور نہ آپ کے بال چھوٹے ہوے تھے عرب
کے بال پیچیدہ ہوتے ہین اور عجم کے بال چھوٹے ہوے بلا پیچیدگی کے ہوتے
ہین اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو مجمع فضائل بنایا تھا اور مخلوق
سے آپ کے شمائل حسن کیے تھے اسلئے آپ کے موی مبارک بھی متوسط حالت
مین تھے نہ بالکل پیچیدہ تھے اور نہ محض چھوٹے ہوے تاکہ اور خلائق کے یہہ دونو
اوصاف بھی پائے جاوین كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَجِلًا مَّرْبُوْعًا آنحضرت صلعم کے
موی مبارک مین شکستگی تھی اور آپکا قد مبارک میانہ تھا بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ
آپ کے دونون شانون کے درمیان دوری تھی اس سے مقصود ہے کہ آپکا سینہ
مبارک چوڑا تھا اور اوپر کا جسم قوی تھا عَظِيْمُ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ
آپ کے موی مبارک جمہ کے طور پر مجتمع تھے جمکہ وفرہ اور لمہ کی قسم سے زیادہ ہوتے
ہین اور نرمہ گوش تک تھے وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
آنحضرت کی ہتھیلیین اور ہاتھونکی انگلیین اور پانون اور پانون کی انگلیین موٹی
تھین ضَخْمُ الرَّأْسِ آپکا سر مبارک بڑا تھا سر کا بڑا ہونا دماغی قوت کے کمال کی علامت
ہے اور نجابت کی دلیل ہے ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ آپکی استخوان کے جوڑون کے سر

مرگ تہے جیسے گہٹنہ شانہ کی ہڈیّین ہین طَوِیْلُ الْمَسْرُبَۃِ بالون کی تحریر سینۂ مبارک سے ناف تک تہی اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ جسوقت آپ چلتے تو جہک کے چلتے اور آپکی رفتار ایسی ہوتی گویا آپ بلند جاے سے اوتر رہے ہین وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَعْدًا رَجِلًا آپ کے موی مبارک مین پیچیدگی و رشکستگی متوسط درجہ مین تہی وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَہَّمِ آپ فربہ اور کثیر اللحم نہ تہے وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ اور آپ گول چہرہ بہی نہ تہے وَکَانَ فِیْ وَجْہِہٖ تَدْوِیْرٌ آپکا چہرہ مبارک مائل بتدویر تہا اَبْیَضُ مُشْرَبٌ آپکا رنگ سپید اور سرخی سے ممزوج تہا اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ آپکی آنکہون سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تہی اَہْدَبُ الْاَشْفَارِ آپ کی آنکہون کی پلکین لانبی تہین جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ آپکے استخوان سر شانون کے جوڑ تر رگ تہے اَجْرَدُ تمام جسم مبارک پر بال نہ تہے چند جاے پر بال تہے جیسے ناف سے سینہ تک اور کلائیون اور پنڈلیون پر تہے ذُوْ مَسْرُبَۃٍ آپکے سینۂ مبارک سے ناف تک بال تہے شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ آپکی ہتیلیں اور ہاتون کی انگلین اور قدم مبارک چوڑے اور موٹے تہے اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ جسوقت آپ چلتے تو دونون پاؤن کو قوت کے ساتہہ اپنی جگہہ سے اوٹہاتے تہے گویا بلند جاے سے نشیب مین اوتر رہے ہین وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا آپ جسوقت کسی جانب کو دیکہتے تو پورے طور سے یکبارگی دیکہتے گوشۂ چشم سے جسطرح متکبرین دیکہتے ہین نہین دیکہتے تہے بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ آپ کے دونون شانون کے درمیان مہر نبوت تہی اور آپ خاتم النبیین تہے اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا آپ از روے سینہ کے تمام آدمیون سے کریم تر تہے سینہ کی خصوصیت اسلیئے ہے کہ جود اور نیکی اور خوبی اخلاق اور فرح اور انشراح

سینہ سے تعلق رکھتی ہیں اور سینہ محل قلب ہے وَأَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً اور آپ لہجہ میں آدمیوں سے زیادہ
سچے تھے وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً آپ از روے طبیعت کے تمام آدمیون سے نرم تر تھے
طبیعت کی نرمی سے انقیاد مراد ہے اور انقیاد سے مراد حق ہے یعنی آنحضرت
صلعم انقیاد حق مین تمام آدمیون سے زیادہ تھے وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً آپ از روے
صحبت کے تمام آدمیون سے اکرم تھے مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ جس شخص نے
آپ کو اچانک دیکھا اوسکے دل مین آپکی ہیبت پیدا ہوئی وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً
أَحَبَّهُ جس شخص نے پہچانکر آپ سے مخالطت کی آپکے اخلاق پسندیدہ کے باعث آپکو اوسنے
دوست رکھا اور آپ کے کمالات کے مشاہدہ نے اوسکے دل سے آپکی ہیبت کو دور کردیا
اور مخالطت محبت کا سبب ہوگئی يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ
آپکا وصف کرنیوالا شخص کہتا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپ سے بعد مثل آپ کے
کسی کو مین نے نہین دیکھا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ آنحضرت
صلعم کے رخسارون پر قلیل گوشت تھا ابھرے ہوے رخسار نہ تھے ضَلِيعَ الْفَمِ
آپکا دہن مبارک فراخ تھا دہان کی فراخی ممدوحہ صفت اور فصاحت کے لیے دلیل ہے
سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ آپکا پیٹ اور سینہ ہموار تھا پیٹ بڑا نہین تھا أَشْعَرُ
الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ آپکی کلائیون پر اور سینہ مبارک کی بلند
جگہ پر بال تھے طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ آپکے بند دست لانبے تھے رَحْبُ الرَّاحَةِ
آپ کی ہتیلیان چوڑی تہین أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ آپکی آنکھونکی سپیدی مین سرخی ملی ہوی
تھی أَحْمَرُ الْمَآقِي آپکی دونون آنکھون کے گوشون مین سرخی تھی مَنْهُوسُ الْعَقِبَيْنِ
آپکی ایڑیون مین تھوڑا گوشت تھا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عظیم العینین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی تہیں اھدب الاشعار
آپکے پلک لانبے تہے مشرب العینین بحمرۃ آپکی آنکھونکی سپیدی مین سرخی ملی ہوئی
تہی وکان صلی اللہ علیہ وسلم ابلج الحاجبین آنحضرت صلعم کشادہ ابرو تہے
کان ما بینہما الفضۃ المخلصۃ گویا آپکی دونون ابرو ون کے درمیان خالص
چاندی تہی وکانت عیناہ نجلاوین ادعجہما آپکی دونوں آنکھیں فراخ تہین اور
انمین سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تہی وکان فی عینیہ تمزج من حمرۃ اور آپکی
دونوں آنکھون مین سرخی ممزوج تہی وکان اھدب الاشفار حتی تکاد تلتبس من
کثرتہا اور آپکی آنکھوں کے پلک لانبے تہے اور کثرت کی وجہ سے مل جاتے کے قریب ہوجاتے
تہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الراس والیدین والقدمین آنحضرت
صلعم کا سر مبارک عظیم تہا اور ہاتھ اور پاؤں موٹے اور قوی تہے وکان صلی اللہ علیہ
وسلم سہل الخدین صلتہما لیس بالطویل الوجہ ولا بالمکلثم آنحضرت
صلعم کے رخسار مبارک کشیدہ تہے بہت ابھرے ہوے اور نرم نہین تہے اور آپکا چہرہ
مبارک نہ لانبا تہا اور نہ گول تہا وکان صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس صفۃ و
اجملہا آنحضرت صلعم از روے صفت کے احسن الناس اور جمیل ترین خلائق تہے
کان ربعۃ الی الطول ما ھو آپ میانہ قد تہے مگر قد مبارک طول کی جانب آپہنچے
طور سے مائل تہا بعید ما بین المنکبین آپ کے دونون شانون کے درمیان
دوری تہی یعنی آپکا اوپر کا جسم چوڑا تہا اسیل الخدین آپ کے رخسار کشیدہ تہے
شدید سواد الشعر آپ کے بالون مین نہایت درجہ سیاہی تہی اکحل العینین
آپکی آنکھون کے پپوٹے از روے خلقت کے سیاہ تہے اھدب الاشفار

آپکی آنکھوں کے پلک لانبے تھے اِذَا وَطِیَ بِقَدَمِہٖ وَطِیَ بِکُلِّھَا لَیْسَ لَہٗ اَخْمَصُ آپ
جسوقت رفتار فرماتے تو قدم مبارک پورے طور سے جما کر رکھتے وسط قدم چلتے وقت
زمین سے ملا رہتا تھا اِذَا وَضَعَ رِدَاءَہٗ عَنْ مَنْکِبَیْہِ فَکَاَنَّہٗ سَبِیْکَۃُ
فِضَّۃٍ جسوقت چادر کو دوش مبارک سے علیحدہ فرماتے تو آپکا شانہ مبارک چاندی
کے پتر کی مانند نظر آتا تھا وَاِذَا ضَحِکَ یَتَلَأْلَأُ جسوقت آپ ہنستے تو نور چمکتا تھا
وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَبْحُ الذِّرَاعَیْنِ آنحضرت صلعم کی کلائیں چوڑی
اورلانبی تھین بَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ آپکے دونوں شانوں مین فاصلہ تھا اَھْدَبُ
الْاَشْفَارِ الْعَیْنَیْنِ آپکی دونوں آنکھوں کے پلک لانبے تھے وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ
عَبْلُ الْعَضُدَیْنِ وَالذِّرَاعَیْنِ وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ مِنَ الْفَخِذَیْنِ وَالسَّاقِ
آنحضرت صلعم کے بازو اور کلائیں اور رانین اور پنڈلیین پرگوشت اور اوبھری ہوئی تھین
طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ آپ کے بند دست لانبے تھے رَحْبُ الرَّاحَۃِ آپکی ہتیلیں فراخ
تھین سَائِلُ الْاَطْرَافِ کَاَنَّ اَصَابِعَہٗ قُضْبَانُ فِضَّۃٍ آپکے ہاتھوں کی اونگلیں
لانبی تھین گویا انگلیں چاندی کی ڈہلی ہوی شاخیں تھین وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ فِی السِّمَنِ بَدُنَ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ وَکَانَ مَعَ ذٰلِکَ لَحْمُہٗ
مُتَمَاسِکًا یَکَادُ یَکُوْنُ عَلَی الْخَلْقِ الْاَوَّلِ لَمْ یَضُرَّہُ السِّمَنُ آنحضرت صلعم
فربہی مین معتدل الخلقت تھے اور آخر عمر مین آپ یا وہ موٹے ہوگئے تھے اور اس فربہی کے
ساتھہ بہی آپکا جسم مبارک گٹھیلا تھا اور ابتدائی حالت کے قریب تھا فربہی نے آپکو کسی
قسم سے نقصان نہین دیا تھا وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا
وَاَحْسَنَھُمْ خَلْقًا آنحضرت صلعم ازروے چہرہ کے تمام آدمیوں سے احسن تھے

اور از روے اخلاق کے سب سے بہتر تہے لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ بَلْ
كَانَ يُنْسَبُ اِلَى الرَّبْعَةِ اِذَا مَشٰى وَحْدَهٗ آپ اسقدر لانبے نتہے جو آپ کے
قد مبارک کی درازی ظاہر ہوتی اور نہ آپ کوتاہ قد تہے جسوقت آپ اکیلے چلتے تو میانہ
قد کیطرف نسبت کئے جاتے تہے وَمَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يُمَاشِيْهِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ
يُنْسَبُ اِلَى الطُّوْلِ اِلَّا طَالَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باوجود میانہ قد ہونیکے
جب کوئی آدمی آپ کے ساتہہ چلتا اور وہ لانبے قد کا آدمی ہوتا آنحضرت اوس شخص سے
قد میں لانبے معلوم ہوتے تہے وَلَرُبَّمَا اكْتَنَفَهُ الرَّجُلَانِ الطَّوِيْلَانِ فَيَطُولُهُمَا
فَاِذَا فَارَقَاهُ نُسِبَا اِلَى الطُّوْلِ وَنُسِبَ هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الرَّبْعَةِ اور اکثر ایسا اتفاق
ہوا کہ دو لانبے قد کے آدمی آپکے آس پاس کہڑے ہوے آنحضرت صلعم اون
دونوں آدمیوں کے درمیان لانبے نظر آیے اور جسوقت آپ کے اطراف سے وہ
دونوں آدمی ہٹ گئے تو دونوں طول قد کے ساتہہ نسبت کئے گئے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے ساتہہ وَيَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي
الرَّبْعَةِ آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے تہے کہ تمام خوبی متوسط قد میں گردانی گئی ہے
ابن سبع نے آنحضرت صلعم کے خصایص میں یہ بات زیادہ کی ہے اَنَّهٗ كَانَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَكُوْنُ كَتِفُهٗ اَعْلٰى مِنْ جَمِيْعِ الْجَالِسِيْنَ
آنحضرت صلعم جسوقت مجلس میں بیٹہتے تہے تو آپکے مونڈہے سب بیٹہنے والوں سے
اونچے ہوتے تہے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ
تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ آنحضرت صلعم فی نفسہ عظیم الشان تہے اور دوسروں کے
نزدیک بہی عظیم الشان تہے آپکا چہرہ مبارک چودہوین رات کے چاند کی طرح چمکتا تہا اَطْوَلُ

مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ آپ میانہ قد سے زیادہ لابے تھے اور زیادہ لانبے قد چھریرے جسم والے سے کم تھے عَظِیْمُ الْہَامَۃِ آپ کا سر بڑا تھا رَجِلُ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْقَتُہٗ فَرَقَھَا وَاِلَّا فَلَا یُجَاوِزُ شَعْرُہٗ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ اِذَا ھُوَ وَفَّرَہٗ آپ کے موے مبارک مین تھوڑی شکستگی تھی اگر موے مبارک اس امر کو قبول کرتے کہ اونکی مانگ نکلے تو آپ اونکی مانگ نکالتے ورنہ موی مبارک نرمہ گوش سے تجاوز نہین کرتے تھے اور وفرہ کی حالت مین رہتے تھے اَزْھَرُ اللَّوْنِ آپکا رنگ شفاف اور روشن تھا وَاسِعُ الْجَبِیْنِ آپکی پیشانی کشادہ تھی اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغُ فِیْ غَیْرِ قَرَنٍ بَیْنَہُمَا عِرْقٌ یُدِرُّہُ الْغَضَبُ آپکی ابروئیں باریک اور خمیدہ تھیں اور اونکے درمیان کشادگی تھی اور ابرون کے درمیان ایک رگ تھی کہ آپ کو جب غضب آتا تو اوس رگ کو اوبھار دیتا تھا اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ لَہٗ نُوْرٌ یَحْسَبُہٗ مَنْ لَمْ یَتَأَمَّلْہُ اَشَمَّ آپکی ناک لانبی نتھنے پتلے تھے اوسپر نور اوبھرا ہوا تھا جو شخص تامل نہیں کرتا تو اشم جانتا اشم اوس ناک کو کہتے ہین جسکی اٹھوانکو اوبھار ہو بیان پر یہہ مقصود ہے کہ آپکی ناک پربہت بلندی تھی بلکہ تامل کرنے سے بلندی ظاہر ہوتی تھی اور فی الحقیقت نور کا اوبھار تھا کَثُّ اللِّحْیَۃِ آپکی ریش مبارک نہایت گنجان تھی ضَلِیْعُ الْفَمِ آپکا دہان مبارک فراخ تھا دہان کی فراخی فصاحت کے لئے ممدوح صفت ہے آپکی فصاحت عالم مین مشہور ہے اَشْنَبُ مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ آپکے دندان مبارک سفید اور چمکدار اور تیز تھے اور اونمین کشادگی تھی دَقِیْقُ الْمَسْرُبَۃِ آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بالونکی باریک تحریر کشیدہ تھی کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ فِیْ صَفَاءِ الْفِضَّۃِ آپکی گردن مبارک گویا اوس عورت کی مانند تھی کہ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہو اور صفائی مین چاندی کیطرح تھی یہہ تشبیہ صرف صفائی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہے مُعْتَدِلُ

الخلق بادن متماسک آپ متناسب الاعضا اور فربہ تھے اور آپکے گوشت مین
نرمی اور سستی نہین تھی سواء البطن والصدر آپکا پیٹ اور سینہ ہموار تھا عریض
الصدر بعید ما بین المنکبین آپ کا سینہ مبارک فراخ تھا اور دونوں شانون کے
درمیان فاصلہ تھا ضخم الکرادیس آپکی ہڈیوں مبارک کے جوڑ بڑے تھے انور
المتجرد جسم مبارک کا جسقدر حصہ کپڑے سے کہلتا تھا وہ نہایت شفاف اور روشن
تھا موصول ما بین اللبۃ والسرۃ بشعر یجری کالخط آپکی ہسلی سے ناف تک بال مثل
خط کے کشیدہ تھے عاری الثدیین والبطن ما سوا ذلک آپکی چہاتیون اور پیٹ
پر بال نہ تھے اور اسکے سوا بال تھے اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر
آپکی کلائیون اور شانون اور سینہ مبارک کی بلندی پر بال تھے طویل الزندین آپکے
دونون بندگاہ کلائیون سے ہتیلیون تک لانبے تھے رحب الراحۃ آپکی ہتیلیان چوڑی
تھین ہتیلیون کا چوڑا ہونا جود و عطا کی دلیل ہے شثن الکفین والقدمین آپکی
ہتیلیان اور قدم مبارک پر گوشت اور موٹے تھے سائل الاطراف آپکے ہاتون کی
انگلیان اعتدال سے لانبی تہین خمصان الاخمصین آپ کے تلوون پر گوشت
نہ تھا تلوا زمین سے اونچا رہتا تھا مسیح القدمین ینبو عنہما الماء آپ کے قدم
مبارک نرم اور ہموار تھے اور انمین شگاف و شکستگی نہیں تھی جسوقت پانی قدمون پر بہتا
فورًا جاری ہوجاتا تھا اذا زال زال قلعا آپ جسوقت قدمون کو زمین سے اوٹھاتے
تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ زمین سے قدمون کو اوکھاڑ رہے ہین یہہ بیان قوت رفتار کی تھی
یخطو تکفیا و یمشی ہونا آپ جہک کر قدم رکھتے اور آہستگی اور وقار سے
چلتے تھے ذریع المشیۃ اذا مشی کانما ینحط من صبب آپ فراخ گام تھے جسوقت

رفتار فرماتے تو ایسی شان ہوتی گویا آپ بلندی سے نشیب مین اوتر رہے ہین وَاِذَا
اِلْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِیْعًا جسوقت کسی جانب دیکھتے توتمہ تن متوجہ ہوکر ملاحظہ فرماتے
تھے خَافِضُ الطَّرْفِ آپ نیچی نگاہ رکھتے تھے ظاہر مین یہہ شان اشتغال باحوال باطن
تھی نَظَرُہٗ اِلَی الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظَرِہٖ اِلَی السَّمَآءِ آپکی نظر مبارک مین کیطرف بمقابلہ
آسمان کی طرف نظر کرنے سے زیادہ تر طویل تھی جُلُّ نَظَرِہِ الْمُلَاحَظَۃُ آپکا نظر کرنا آنکہ کا
ملاحظہ تہا ایسے طور سے دیکھنے کو زمانہ مین خیر کے ساتہہ مخاطب کرتے ہین یَسُوْقُ
اَصْحَابَہٗ وَیَبْتَدِرُ مَنْ لَقِیَہٗ بِالسَّلَامِ اپنے اصحاب کو آپ اپنے سامنے چلاتے
اور آپ اونکے پیچہے چلتے اور مسلمانون سے جو شخص آپ سے ملتا آپ اوسکے ساتہہ
سلام کرنے مین سبقت فرماتے تہے وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُءِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ آنحضرت
صلعم کے سامنے کے دانت کشادہ تھے جسوقت آپ کلام کرتے تو سامنے کے دانتون
سے نور نکلتا ہوا دکہائی دیتا تہا وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا
آنحضرت صلعم ازروے قدم کے احسن بشر تہے یعنی آپکے پاؤن نہایت خوبصورت تہے
امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ میمونہ بنت کردم سے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپکے پیر کی انگشت سبابہ کا طول جو تمام انگلیون سے بڑی تہی مین
ابتک نہین بہولی وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاقَیْہِ حُمُوْشَۃٌ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیون مین پتلاپن تہا پنڈلیون کا پتلاپن محمودہ صفت ہے وَکَانَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ کَاَنَّمَا یَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ وَیَنْحَدِرُ مِنْ صَبَبٍ یَخْطُوْ تَکَفُّؤًا
وَیَمْشِیْ الْھُوَیْنَا بِغَیْرِ تَبَخْتُرٍ آنحضرت صلعم ایسے طور سے رفتار فرماتے تہے گویا ایک

سخت پتھر سے جدا ہوتے ہین اور بلند جا سے پستی مین اوترتے ہین یعنی نہایت قوت کے
ساتھہ رفتار فرماتے تھے اور جھک کر قدم رکھتے اور چلنے مین نزدیک قدم ڈالتے اور آہستگی اور
وقار سے چلتے جسمین تکبر کی شان نہین ہوتی تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى
مَشٰى مُجْتَمِعًا آنحضرت صلعم جسوقت رفتار فرماتے تو آپ کے تمام اعضا مجتمع اور
قوت کے ساتھہ ہوتے تھے آپکے کسی عضو مین سستی ظاہر نہین ہوتی تھی وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى مَشٰى اَصْحَابُهٗ اَمَامَهٗ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهٗ لِلْمَلٰئِكَةِ
آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو آپکے اصحاب آپ کے سامنے چلتے اور آپ کی
پشت مبارک کے پیچھے کوئی نہین چلتا پشت کی جانب ملائکہ کے چلنے کے لئے چھوڑ دیتے
تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى لَمْ يَلْتَفِتْ آنحضرت صلعم جسوقت
رفتار فرماتے تو کسی جانب نہیں دیکھتے تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْتَفِتُ
وَرَاءَهٗ اِذَا مَشٰى وَكَانَ رُبَّمَا تَعَلَّقَ رِدَاءَهٗ بِالشَّجَرَةِ فَلَا يَلْتَفِتُ حَتّٰى يَرْفَعُوْهُ
آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو پیچھے نہیں دیکھتے اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپکی چادر
مبارک درخت سے لپٹکر رہ گئی آپ نے اوسکی جانب التفات نہیں کیا اور آپ کے
اصحاب نے اوسکو اوٹھا کے جسم مبارک پر اوڑھا دیا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا تَوَكَّاَ آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کسی
چیز پر ٹیکا دیے ہوے ہین وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ مَشْيًا يُعْرَفُ فِيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ
بِعَاجِزٍ وَّلَا كَسْلَانَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے کہ
آپ کے چلنے مین عجز اور کسلمندی معلوم نہین ہوتی تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَعْيٰى وَلَا يَلْهَثُ آنحضرت صلعم کو چلنے مین تھکاوٹ اور تکان نہین ہوتی تھی

وکان صلی اللہ علیہ وسلم لا یطاء عقبہ رجلان قط اِن کانوا ثلاثہ مشے بینہما وان کانوا جماعۃ قدم بعضہم آنحضرت صلعم کے پیچھے دو آدمی ہرگز نہین چلتے اگر تین آدمی ہوتی تو آپ وسط مین ہو کے درمیان چلتے اور اگر زیادہ لوگ ہوتے تو بعض آدمیوں کو اپنے آگے کر دیتے تہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس نعلیہ بدا بالیمنے واذا خلع خلع الیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتی سیدہے پاؤن مین پہنتے اور اوتارتے وقت اولٹے پاؤن سے جوتی اوتارتے تہے وکان اذا دخل المسجد ادخل رجلہ الیمنے وکان یحب التیمن فے کل شئ اخذ وعطاء آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین داخل ہوتے تو سیدہا پاؤن مسجد مین رکہتے اور چیز کے لیے اور چیز کے دینے مین سیدہے ہاتہہ کو دوست رکہتے تہے۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے مارایت شیئاً احسن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ آنحضرت صلعم سے زیادہ اچہی کوئی چیز مین نے نہین دیکہی گویا آفتاب آپکے چہرہ مبارک مین روان ہوتا تہا ولا رایت احداً اسرع فی مشیۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث اور مین نے آنحضرت صلعم سے کسی کو زیادہ تیز رفتار نہین دیکہا گویا زمین آپکے واسطے لپٹی تہی ہم لوگ چلنے مین اپنی ذات کسے کوشش کرتے تہے اور آپ بے پروائی سے چلتے تہے اور تیز چلتے تہے وکان رسول اللہ نوراً فکان اذا مشے بالشمس والقمر لا یظہر لہ ظل آنحضرت صلعم نور تہے آپ دہوپ میں یا چاندنی مین چلتے تو آپکا سایہ

ظاہر نہین ہوتا تہا وکَانَ وَجْہُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا آنحضرت صلعم کا چہرہ مثل سورج اور چاند کے تہا اور مستدیر تہا۔

براء ابن عازب رضہ سے روایت ہے مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے کسی شخص ذی لمہ کو سرخ حلہ مین آنحضرت صلعم سے احسن نہین دیکہا۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْہِہٖ وَاِذَا ضَحِكَ تَیَلَاْلَاءُ فِی الْجُدُرِ مین نے کسی شے کو آنحضرت صلعم سے حسن نہین دیکہا گویا آفتاب آپکے چہرہ مبارک مین روان ہوتا تہا اور جسوقت آپ ہنستے تو دیوارون پر نور چمکتا تہا ام معبد رضہ نے آنحضرت صلعم کے بعض اوصاف مین کہا ہے اَجْمَلُ النَّاسِ مِنْ بَعِیْدٍ وَاَحْلَاہُمْ وَاَحْسَنُہُمْ مِنْ قَرِیْبٍ آنحضرت صلعم دور سے دیکہنے مین اجمل الناس تہے اور قریب سے دیکہنے مین شیرین تر اور احسن الناس تہے جمیل اوس حسین کو کہتے ہین کہ دور سے دیکہنے مین دلربا ہو اور حسین اوس جمیل کو کہتے ہین کہ قریب سے دیکہنے مین خاطر فریب ہو ام معبد رضہ نے آپکے دونون اوصاف کو نہایت اچہی نظر سے دیکہا اور خوب بیان کیا جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ مین نے رسول اللہ صلعم کو چاندنی رات مین دیکہا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تہا مین آپکی طرف اور چاند کی طرف دیکہتا تہا البتہ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ اچہے

تھے ایک آدمی نے براء ابن عارب سے پوچھا اَکَانَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مثل تھا براء ابن عارب نے کہا لَا بَلْ مِثْلُ الْقَمَرِ آپکا چہرہ مثل تلوار کے نہ تھا بلکہ چاند کی مانند تھا وَکَانَ لَوْنُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْھَرَ وَلَمْ یَکُنْ بِالْاَسْمَرِ وَلَا بِالشَّدِیْدِ الْبَیَاضِ آنحضرت صلعم کا رنگ شفاف اور روشن تھا گندم گون نہ تھا اور بالکل سپید نہ تھا جسکی سپیدی زیادہ ہوتی آپ کے چچا ابوطالب نے آپکی نعت مین کہا ہے

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ	ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

آپ ایسے شریف قوم مین یا روشن اور نورانی چہرہ ہین کہ آپکی ذات مبارک کے طفیل مین ابر سے پانی مانگا جاتا ہے آپ یتیمون کے فریادرس ہین اور درویش اور محتاج لوگون کے لئے خواری سے بچاؤ ہین وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْھَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ آنحضرت صلعم کا رنگ شفاف اور روشن تھا اور آپکا پسینہ موتی کی مانند تھا آنحضرت صلعم جھک کے وقار سے چلتے تھے وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَنْوَرَھُمْ آنحضرت صلعم چہرہ کی خوبی مین آدمیون سے احسن تھے اور آپکا چہرہ مبارک زیادہ نورانی تھا کسی وصف کرنیوالے نے آپ کا وصف نہین کیا مگر یہہ کہ آپ کو چودھوین رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے اور آپکی شان مین لوگ یہہ کہتے تھے کہ آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جسطور سے فرمایا ہے آپ کی ہی شان ہے ہ

اَمِیْنٌ مُصْطَفًی لِلْخَیْرِ یَدْعُوْ	کَضَوْءِ الْبَدْرِ زَایَلَہُ الْغَمَامُ

آنحضرت امین خدا اور تمام میں برگزیدہ ہین اور خلق کو خیر کیطرف بلاتے ہیں اور چاند

چاندی کی اوس روشنی کی مانند ہے کہ اوس سے ڈھلگیا ہو وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا
صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ آنحضرت صلعم کا رنگ گورا تھا گویا آپ چاندی سے ساۓ
گئے تھے چاندی سے سانا جانا حسن خلقت سے مراد ہے آپ کے موی مبارک چھوٹے
ہوۓ تھے اور ان مین شکستگی تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا
آنحضرت گورے رنگ کے تھے اور آپکے حسن مین نمکینی تھی یہ صفت نہایت درجہ کی ہے
کامل حسن ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ درازی قد اور فربہی اور جسامت اور نحافت مین متوسط
تھے بلکہ آپکی تمام صفات مین توسط تھا آپ کا رنگ اور بال اور شکل وغیرہ مین افراط اور تفریط نہین
تھی ایسے ہی آپ کے جمیع قویٰ متوسط حالت مین تھے وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ
مُشْرَبًا بَيَاضُهُ بِحُمْرَةٍ وَكَانَ أَسْوَدَ الْحَدَقَةِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ آنحضرت صلعم کا رنگ
سفید تھا اور اوسمین سرخی ممزوج تھی اور آپکی آنکھوں کی پتلی سیاہ تھی اور پلک لانبے تھے —

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ ضَخْمَ الْهَامَةِ أَغَرَّ أَبْلَجَ
أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ آنحضرت صلعم کا رنگ گورا مائل بسرخی تھا اور سر مبارک بڑا تھا
آپ صبیح رنگ تھے آپ کا رنگ چمکدار اور نورانی تھا اور پلک لانبے تھے وَكَانَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ عِبَادِ اللّٰهِ عُنُقًا لَا يُنْسَبُ إِلَى الطُّولِ وَ
لَا إِلَى الْقِصَرِ مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيَاحِ فَكَأَنَّهُ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ مُشْرَبٌ
ذَهَبًا يَتَلَأْلَأُ فِي بَيَاضِ الْفِضَّةِ وَفِي حُمْرَةِ الذَّهَبِ آنحضرت صلعم
گردن کی خوبصورتی مین مخلوق خدا سے احسن تھے آپکی گردن نہ لانبی تھی اور نہ چھوٹی تھی
جسقدر حصہ گردن مبارک کا آفتاب و ہوا مین تھا یعنی کھلا ہوا تھا گویا وہ چاندی کی صراحی تھا
اور سونے سے ممزوج تھا اور گردن مبارک صفا اور نور مین چاندی کیطرح چمکتی تھی اور

رنگ میں سونے کیطرح تہی وکان صلی اللہ علیہ وسلم احسن عباد اللہ شفتین والطفہم ختم فم آنحضرت صلعم ہونٹونکی خوبی میں مخلوق سے احسن تہے اور آپکے دہان مبارک کا حلقہ نہایت لطیف اور نازک تہا وکان صلی اللہ علیہ وسلم عریض الصدر لایعدو لحم بعض بدنہ بعضا کالمرأۃ فی الاستواء وکالقمر فی بیاضہ آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک چوڑا تہا اور آپکے جسم مبارک کے بعض حصہ کا گوشت بعض حصہ سے متجاوز نہیں ہوتا تہا آئینہ کی مانند آپکا گوشت ہموار تہا سپیدی اور نور میں چاند کی مانند تہا وکان لہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عکن یغطی الازار منہا واحدۃ آنحضرت صلعم کے شکم مبارک پر فربہی کے باعث تین بٹین تہین ایک بٹ کو تہمت چہپا رکہتا تہا وعن ام ہانی رض قالت ما رأیت بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ذکرت القراطیس المثنیۃ بعضہ علی بعض ام ہانی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکہکر مجہکو کاغذات تہ بتہ جو ایک دوسرے پر رکہیں ہون یاد آتے تہے۔

محرش الکلبی نے روایت کی ہے اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانۃ لیلا فنظرت الی ظہرہ کانہ سبیکۃ فضۃ آنحضرت صلعم نے جعرانہ سے رات کو وقت عمرہ لیا مین نے آپکی پشت مبارک کو دیکہا گویا وہ چاندی کا تیر تہی ہوا مین مقاتل بن حیان سے روایت ہے اوحی اللہ تعالی الی عیسی علیہ السلام اسمع واطع یا ابن الطاہرۃ البکر البتول انی خلقتک من غیر فحل فجعلتک آیۃ للعالمین فایای فاعبد وعلی فتوکل فسر لاہل سوران

اِنّی اَنا اللہ الحیُّ القیّومُ الّذی لا اَزُولُ صدّقُوا النّبیَّ الاُمّی صاحب الجملِ والمِدرعۃِ والعمامۃِ والنّعلینِ والمِراوۃِ الجعدِ الرّاسِ الصّلتُ الجبینِ المقرُونَ الحاجبینِ الاھدبُ الاشفارِ الادعجُ العینینِ الاقنیٰ الانفِ الواضحُ الخدّینِ الکثُّ اللحیۃِ عرقہٗ فی وجہہٖ کاللّؤلؤ وریحُ المِسکِ ینفحُ مِنہُ کانّ عُنُقَہٗ ابریقُ فضّۃٍ اللہ تعالی نے عیسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ سن تو اور میری اطاعت کر اے بیٹے طاہرہ بکر بتول کے میں نے تجھکو بے نر کے پیدا کیا اور تجھکو عالم کیواسطے میں نے اپنی نشانی بنایا پس خاص تو میری عبادت کر اور مجھپر توکل کر اور اہل سوران سے بیان کر دے کہ میں اللہ اور حی اور قیوم ہوں اور ہمیشہ رہنے والا ہوں مجھکو زوال نہیں تم لوگ اوس نبی کی نبوت کی تصدیق کرنا جو امی ہوگا اونٹ پر سواری کریگا مدرعہ پہنیگا عمامہ باندھیگا جوتا پہنیگا عصا ہاتھ میں لیگا اوس نبی کے سر کے بال پیچیدہ ہونگے پیشانی اوسکی کشادہ ہوگی پیوستہ ابرو ہوگا اوسکی آنکھون کے پلک لانبے ہونگے اوسکی آنکھونکی سپیدی اور سیاہی تند سے ہوگی اوسکی ناک لانبی اور درمیان سے اونچی ہوگی اور نتھنے باریک اور نازک ہونگے اوسکے رخسار ابھرے ہونگے اوسکی ڈاڑھی گنجان ہوگی اوسکے چہرہ پر عرق موتی کی مانند چمکیگا اور اوس عرق سے مشک کی بو مہکیگی اوسکی گردن صفا اور نور کے باعث چاندی کی صراحی کی مانند ڈھلی ہوگی۔

ابن اثیر نے آنحضرت صلعم کی ابروون کی نسبت کہا ہے والصحیح فی صفۃ حواجبہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انّھا سوابغ من غیر قرن صحیح بات آپکی ابروون کی صفت میں یہہ ہے کہ باریک اور لانبی تھیں اور اونکے درمیان تھوڑی کشادگی

تھی جو تامل کے ساتھ معلوم ہوتی تھی۔
آنحضرت صلعم جس وقت اپنا چہرہ مبارک آئینہ میں دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَهٗ وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ فَحَسَّنَهَا وَ
جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ آنحضرت صلعم آئینہ دیکھتے وقت فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ آنحضرت صلعم
فرماتے تھے اَنَا اَشْبَهُ النَّاسِ بِاٰدَمَ وَكَانَ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
اَشْبَهُ النَّاسِ بِیْ خَلْقًا وَخُلُقًا میں آدم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ ہوں اور میرے
باپ ابراہیم علیہ السلام خلقت اور خلق میں مجھ سے زیادہ مشابہ تھے جابر بن عبداللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ
فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنْ رِّجَالِ الشَّنُوْءَةِ میرے سامنے انبیاء لائے
گئے پس ناگاہ میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام ان آدمیوں میں سے ہیں جو شنوءہ کے قبیلہ
سے ہوں شنوءہ یمن میں ایک قبیلہ ہے جسکے آدمی متوسط القامت ہوتے ہیں وَرَاَیْتُ
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ اور میں نے فرزند مریم علیہ السلام کو دیکھا وہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں
عروہ ابن مسعود کے مشابہ تھے وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ
مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ دیکھنے
میں میرے مشابہ تھے وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ
بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ اور میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا وہ دیکھنے میں دحیہ سے مشابہ
تھے وَكَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعُ الظَّهْرِ مَا بَیْنَ كَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

وَهُوَ مِمَّا يَلِي مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ فِيهِ شَامَةٌ سَوْدَاءُ تَضْرِبُ إِلَى الصُّفْرَةِ
حَوْلَهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَالِيَاتٌ كَأَنَّهَا مِنْ عُرْفِ فَرَسٍ آنحضرت صلعم کی
پشت مبارک چوڑی تھی درمیان دونوں شانوں کے مہر نبوت تھی اور سیدھے شانہ سے جو جگہ قریب
ہے وہاں ایک سیاہ خال تھا اوسمین زردی تھی اور اوس خال کے اطراف مین بال مجتمع تھے
گویا وہ بال گھوڑے کی ایال سے ہین بالون کی تشبیہ گھوڑے کی ایال کے ساتھ اجتماعی
حالت مین ہے وَكَانَ خَاتَمُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ
بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ آنحضرت صلعم کی مہر نبوت ایک سرخ غدود مثل کبوتر کے انڈے
کے تھی بریدہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم مدینہ منورہ مین جسوقت تشریف
لائے تو سلمان فارسی رطب کا ایک طبق لائے اور آپ کے سامنے رکھدیا آپنے سلمان رض
سے پوچھا یہ کیا ہے سلمان رض نے کہا آپ کے اور آپکے اصحاب کیواسطے صدقہ ہے آپنے
فرمایا اسکو اوٹھالو ہم صدقہ نہین کہاتے سلمان رض نے اوسکو اوٹھالیا پہر دوسرے دن
سلمان رض مثل اوسکے رطب لائے اور آنحضرت صلعم کے سامنے رکہدین آپنے پوچھا
سلمان یہ کیا ہے سلمان نے کہا آپکے واسطے ہدیہ ہے آنحضرت صلعم نے اصحاب سے
فرمایا کہ مائدہ کو فراغ کرو پہر سلمان رض نے خاتم نبوت کو جو پشت مبارک پر تھی دیکھا پس سلمان فارسی
ایمان لائے سلمان اوسوقت تک ایک یہودی کی ملک مین تھے آنحضرت صلعم نے
اونکو درہم دیکر اسلیے خرید لیا کہ اصحاب کیواسطے خرموں کے درخت لگایا کرین سلمان رض
اپنا کام کیا کرتے اور درخت تمر وار ہوتے اونکے پہل کہانے مین آتے تھے۔ آنحضرت صلعم
نے اپنے دست مبارک سے بہت سے درخت خرمون کے لگائے مگر خرما کا ایک درخت
حضرت عمر رض نے لگایا جس سال درخت لگائے گئے تھے کل درخت بار ور ہوئے مگر وہ درخت

حضرت عمر کا لگایا ہوا بار آور ہیں ہوا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ اس درخت کا کیا حال ہے بار ور ہیں ہوا حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اس درخت کو میں نے لگایا تہا آنحضرت صلعم نے اوس درخت کو اوکہاڑ کے پہر لگا دیا اوسی سال مین وہ درخت بارور ہوا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سرمہ لگانیکی صفت میں

آنحضرت صلعم شب تاریک مین ایسا دیکھتے تہے جیسا کہ روز روشن مین دیکھتے تہے۔ آنحضرت صلعم اپنے پیچہے صفوف مین ایسا دیکھتے تہے جیسا کہ اپنے سامنے سے دیکھتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مین اسقدر قوت تہی کہ ثریا مین گیارہ ستارے دیکھا کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم کسی تاریک مکان مین جبتک چراغ روشن نہوتا نہین بیٹہتے تہے۔ آنحضرت صلعم کو سبزی اور جاری پانی کی طرف دیکہنا خوش آتا تہا۔ آنحضرت صلعم کو سرخ اور سرخ کبوتر پر نظر کرنا اچہا معلوم ہوتا تہا آنحضرت صلعم جسوقت سرمہ لگاتے تو ہر ایک آنکہہ مین دو دو سلائیین لگاتے اور پانچوین سلائی کو دونون آنکہوں مین تقسیم کرتے مجموع سلائیین طاق ہوتی تہین آنحضرت صلعم سرمہ کی سلائیین طاق لگاتے اور استنجے کے ڈہیلے بہی طاق لیتے تہے۔ آنحضرت صلعم کا ایک سرمہ دان تہا ہر شب مین اوس سے سرمہ لگایا کرتے تہے اور ہر ایک چشم مبارک مین تین تین سلائیین استعمال فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم سے حضر اور سفر مین پانچ چیزین جدا نہین ہوتی تہین آئینہ۔ سرمہ دان۔ کنگھی۔ مسواک۔ مدری۔

ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اثمد سے سرمہ لگاؤ اسلئے کہ اثمد نگاہ کو جِلا دیتا ہے اور پلک اوگاتا ہے باجوری نے

کہا ہے کہ اثمد کے استعمال کے لئے صحیح آنکھین مخاطب ہین بیمار آنکھون کو اثمد نقصان
پہونچاتا ہے اثمد ایک مشہور معدن کا پتھر ہے جو سرزمین مشرق میں ہے اور اثمد سیاہ رنگ
مائل بسرخی ہوتا ہے ماحوری نے آنحضرت صلعم کے اس قول کے بعد کہ یجلو البصر
یہ کہا ہے جس شخص کو اثمد کے ساتھہ سرمہ لگانے کی عادت ہے اثمد اوسکی آنکھونکی بصر کو جلا
دیتا ہے جو شخص کہ اثمد کے استعمال کی عادت نہین رکھتا اوسکی آنکھیں اثمد سے آجاتی ہیں۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کے بالون اور آپکی بڑہاپی اور خضاب اور اوسکے متعلق کی صفت مین

آنحضرت صلعم کے موی مبارک کچہہ چہوٹے ہوے تھے اور اون مین شکن
تھی بالکل چہوٹے ہوے اور نہایت پیچیدہ نہین تھے آپ جسوقت موی مبارک مین کنگھی
کرتے تو اونکے درمیان اسطور سے خطوط نظر آتے جیسے ریگ مین لہرین ہوتی ہین جنکو
عربی زبان مین حبک الرمل کہتے ہین اور اگر آپ بالون کو چار حصہ بنا لیتے تھے آپ کے
کان دو حصون کے درمیان سے باہر نکلے رہتے تھے۔ اور آپنے اکثر اوقات اپنے بالو
کو دونوں کاندہون پر بہی ڈالا ہے جبسے گردن مبارک کہلی رہتی تھی اور گردن کا نور چمکتا
رہتا تھا۔ آنحضرت صلعم کے موی مبارک جمہ کی قسم سے کم اور وفرہ کی قسم سے زائد تھے
آنحضرت صلعم کے موی مبارک کاندہون تک پہونچتے تھے اور اکثر نرمہ گوش تک
رہا کرتے تھے آنحضرت صلعم متناسب الاعضا تھے اور آپ کے دونون شانون کے
درمیان فاصلہ تھا آپ کے بال دونون شانون تک ہوتے اور کسی وقت
مین نرمہ گوش تک پہونچتے اور کبہی نصف کانون تک رہتے تھے
آنحضرت صلعم موی مبارک فروہشتہ رکہتے اور مشرکین اپنے سرون میں مانگ نکالتے
تھے اور اہل کتاب اپنے سرون کے بال فروہشتہ رکہتے تھے جس چیز مین حکم الہی نہ تہا

آپ وسمیں اہل کتاب کی موفقت کو دوست رکہتے تہے بعد کو اسے سر مبارک مین مانگ نکالی
آنحضرت صلعم کا مقدم ریش مبارک نہایت موزون اور متناسب تہا اور ریش مبارک
سینہ تک تہی آنحضرت صلعم کی ریش مبارک گنجان تہی آپ ریش مبارک کو چہوڑتے اور
موچہون کو قطع کرتے تہے آنحضرت صلعم ریش مبارک کے طول اور عرض مین سے
قطع کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم ریش مبارک مین اکثر کنگہی کیا کرتے تہے۔ آنحضرت
صلعم سے کنگہی اور مسواک کبہی جدا نہیں ہوتی تہی۔ اور جس وقت ریش مبارک مین
کنگہی کرتے تو آئینہ مین دیکہتے تہے۔

آنحضرت صلعم فکر کے وقت ریش مبارک کو ہاتہہ سے زیادہ چہوتے تہے۔
آنحضرت صلعم غم کی حالت مین ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑکر اوسکی طرف دیکہا کرتے تہے
آنحضرت صلعم جس وقت وضو کرتے تو ریش مبارک مین پانی سے خلال فرماتے تہے
آنحضرت صلعم سر مبارک مین تیل کثرت سے ڈالتے اور کنگہی کرتے اور اکثر سر پر قناع
رکہتے تہے۔ قناع ایک کپڑا ہوتا ہے کہ تیل کے استعمال کے بعد عمامہ وغیرہ لباس کی
حفاظت کیواسطے سر پر رکہتے ہین۔

آنحضرت صلعم جس وقت تیل کا استعمال فرماتے تو اولٹے ہاتہہ کی ہتیلی پر تیل کو ڈالتے
اور پہلے دونون ابروؤں سے تدہین شروع کرتے پہر آنکہونکی تدہین کرتے پہر سر مین تیل
ڈالتے تہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت وضو فرماتے یا کنگہی کرتے یا جوتا پہنتے تو تمام اس قسم کے
کامون مین سیدہے ہاتہہ اور سیدہے پاؤن کو دوست رکہتے تہے۔ اور بیت الخلا وغیرہ
اس اقسام کے کامون مین دست چپ سے عمل کرتے اور جس وقت استراحت فرماتے

تو سیدھے پہلو پر لیٹتے اور رو بقبلہ ہوتے تھے۔ آنحضرت صلعم کھانا اور پینا اور وضو کرنا لباس پہننا چیز کا لینا چیز کا دینا سیدھے ہاتھ سے کرتے تھے اور باقی سوا ان کامون کے دست چپ سے کام لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا ہے کہ مین حائض ہوتی تھی اور آنحضرت صلعم کے سر مبارک مین کنگھی کیا کرتی تھی۔ آنحضرت صلعم ہر روز بالون مین کنگھی نہین کرتے فاصلہ سے کنگھی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے سر مبارک اور ریش مین تھوڑی سپیدی سترہ بالونکی مقدار مین تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہوگئے آپنے فرمایا کہ مجھکو سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ مرسلات۔ عم یتساءلون۔ سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا۔ یہ سورتین قیامت کے ان احوال کو شامل ہین جنسے امت محمدیہ پر خوف پیدا ہوتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے خضاب لگایا تھا انہون نے کہا ہان آپنے خضاب لگایا تھا عبداللہ بن محمد عقیل نے کہا ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کے موی مبارک انس بن مالک رض کے پاس خضاب کیے ہوئے دیکھے صحیحین مین طرق کثیرہ سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے بالونکی سپیدی خضاب کرنے تک نہین پہونچی جس شخص کے پاس آپکے کچھ موی مبارک تھے اونے آپکی وفات کے بعد اونہیں رنگ دیا ہوگا تاکہ خضاب کی وجہ سے دیر تک باقی رہین۔

صحیحین اور سنن ابوداود مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ورس سے جو ایک قسم کی گھاس ہے اور زعفران سے ریش مبارک کو زرد کیا کرتے تھے

قتادہ رح نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم نے خضاب کیا تھا اونھوں نے کہا رسول اللہ صلعم خضاب کے مادہ کو نہیں پہونچے اتنی بات ہے کہ کچھہ سپیدی آپکی کن پٹیوں کے بالوں مین آگئی تھی مگر حضرت ابو بکر صدیق رض نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا ہے نووی نے کہا مختار یہ بات ہے کہ آپ نے موی مبارک کو کبھی رنگ دیا ہے اور اکثر اوقات ترک فرمایا ہے راوی صادق ہے جو کچھہ اوسنے دیکھا ہے اوس سے اوسنے خبر دی ہے۔

آنحضرت صلعم عجم کی مخالفت کیواسطے بالون کے رنگ دینے کے لیئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم ہر مہینہ مین نورہ کا استعمال فرماتے اور پندرہ دن مین ناخن قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت نورہ کا لیپ لگاتے تو زیر ناف اور شرمگاہ مین اپنے ہاتھہ سے نورہ لگاتے تھے۔

آنحضرت صلعم جس وقت نورہ کا لیپ کرتے تو پہلے شرمگاہ سے ابتدا فرماتے اور آپکے تمام جسم پر آپکی بی بی نورہ لگاتی تہین آنحضرت صلعم جمعہ کے دن نماز کو جانے سے پہلے ناخن اور مونچہین قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم ناخن اور بالوں کے دفن کرنیکے لئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم آدمی کے جسم کی سات چیزون کو دفن کرنیکے لیے حکم فرماتے تھے بال ناخن خون حیض کا خون دانت علقہ مشیمہ یعنی بچہ دان انس رض نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ اصلاح ساز آپ کی اصلاح بناتا تھا اور آپکے صحابہ آپکے اطراف پہرتے ہوتے تھے وہ ارادہ نہین کرتے تھے مگر یہہ کہ جو موی مبارک گرے وہ ایک آدمی کے ہاتھہ مین گرے۔

فصل چوتھی۔ آنحضرت صلعم کے پسینہ مبارک اور اوسکی ذاتی خوشبو کی صفت میں۔

مسلم رح نے انس رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو پسینا بہت آتا تھا۔ اور آپ کا عرق چہرہ مبارک پر موتی کی مانند چمکتا تھا اور مشک خالص سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔

آنحضرت صلعم پر جس وقت وحی نازل ہوتی تو اوسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر بوجھ ہوجاتا تھا اگرچہ جاڑوں کا موسم کیوں نہو تا لیکن پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا اور موتی کیطرح چمکتا تھا۔

آنحضرت صلعم دوپہر کے وقت ام سلیم کے پاس تشریف لاکر قیلولہ کرتے تھے اُم سلیم آپ کیواسطے ایک چمڑا بچھا دیتی تھیں ام سلیم آپ کا پسینا جمع کرکے خوشبو میں ملاتی تھیں آنحضرت صلعم نے اُم سلیم سے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے جو تم پسینے کو خوشبو میں ملاتی ہو اونہوں نے کہا آپکا پسینا اس لئے ہم اپنی خوشبو میں ملاتے ہین کہ وہ تمام خوشبوؤن سے بہتر ہے اور دوسری روایت میں ہے اُم سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے پسینے کی برکت کی امید اپنی اولاد کیواسطے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اصبت یعنی تو اپنی مدعا کو پہونچی۔

آنحضرت صلعم کا دستِ مبارک حریر سے زیادہ نرم تھا اور اوسکی خوشبو مانند دستِ عطار کے تھی آپ دستِ مبارک میں خوشبو لگانے یا نہ لگاتے اگر کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ شخص آپ کے دستِ مبارک کی خوشبو مین اپنے ہاتھہ میں تمام دن پاتا تھا اگر آپ اپنے دستِ مبارک کو کسی لڑکے کے سر پر رکھہ دیتے تو وہ لڑکا درمیان اور لڑکون کے پہچانا جاتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے اوسکے سر پر اپنا دستِ مبارک رکھا ہے۔

انس رض سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک سے زیادہ نرم دیبا اور حریر کو بھی نہین دیکھا جابر بن سمرہ رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے میرے رخسا کو چھوا مین نے آپ کے دستِ مبارک مین ایسی خنکی اور خوشبو پائی گویا آپ نے اپنے دست مبارک

کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔
آنحضرت صلعم جسوقت کسی کے سامنے سے آتے تو نہایت اچھی خوشبو آپ سے
نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلعم جس کسی راستہ سے نکلتے اور آپ کے بعد کوئی
آدمی جاتا تو آپ کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آنحضرت صلعم اس راستہ سے گذرے ہیں
اسحاق ابن راہویہ نے ذکر کیا ہے کہ بلا استعمال خوشبو کے ایسی خوشبو آپکی ذاتی تھی
ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد السلمی نے کہا ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم
عورتوں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جو خوشبو لگانے کے لئے کوشش نہ کرتی اور ہر ایک
یہ چاہتی تھی کہ باہم ایک دوسرے سے خوشبو میں زیادہ ہو اور عتبہ خوشبو چھوتے بھی نہ تھے
اور صرف تیل اپنی ڈاڑھی میں لگایا کرتے تھے مگر خوشبو میں وہ ہم سے زیادہ معلوم ہوتے
تھے جسوقت عتبہ رض آدمیوں کی طرف نکلتے تو لوگ یہہ کہتے تھے کہ ہمنے کوئی خوشبو عتبہ
کی خوشبو سے زیادہ نہیں سونگھی ام عاصم نے ایک دن عتبہ رض سے کہا کہ ہم خوشبو کے
لئے نہایت درجہ کوشش کرتے ہیں لیکن تم ہمسے زیادہ خوشبودار رہتے ہو یہ کس چیز کی خوشبو
ہے عتبہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں میرے جسم پر پھنسی اچھلی تھی میں بحضور سرور
کائنات صلعم حاضر ہوا اور اوس بیماری کا میں نے آپ سے شکوہ کیا آپنے مجھکو برہنہ
ہونے کے لئے ارشاد فرمایا میں برہنہ ہوکے آنحضرت صلعم کے روبرو بیٹھ گیا اور اپنا
کپڑا اپنی شرمگاہ پر ڈال لیا آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک پر پہونکا پھر میری پیٹھ
اور پیٹ پر دست مبارک کو ملا اوس دن سے ایسی خوشبو مجھسے مہکتی ہے طبرانی نے اس قصہ کو
اپنی معجم صغیر میں روایت کیا ہے اور ابو یعلی و طبرانی نے اس قصہ کو روایت کیا ہے کہ عتبہ نے آنحضرت
صلعم سے اپنی دختر کی شادی کے لئے استعانت چاہی تھی آپکے پاس کوئی شئے اوسوقت موجود نہ تھی آپنے ایک

شیشہ منگایا اور اپنا پسینا مبارک اوس شیشہ مین نچوڑ کے اونکو دیا اور اونسے فرمایا کہ اپنی دختر سے کہہ دو کہ وہ اس عرق سے خوشبو لگاوین عتبہ کی دختر جسوقت وہ خوشبو لگاتی تہین اہل مدینہ اوسکو سونگہا کرتے تہے اس خوشبو کی وجہ سے لوگون نے اوس گہر کا نام بیت المطیبین رکہہ دیا تہا۔

فصل پانچوین۔ آنحضرت صلعم کی ذاتی خوشبو اور خوشبو استعمال فرمانیکی صفت مین۔

انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک سکہ تہا آپ اوس سے خوشبو لگاتے تہے سکہ کے معنی ہر ایک قسم کی مجموع خوشبو کے ہین یا سکہ خوشبو رکہنے کا ظرف ہے۔

آنحضرت صلعم ریش اور سر مبارک مین مشک لگاتے تہے۔ آنحضرت صلعم سر مبارک مین مشک لگاتے تہے انس رضہ خوشبو کو واپس نہین کرتے تہے یون فرماتے تہے کہ آنحضرت صلعم خوشبو کو واپس نہین فرماتے تہے ابی عثمان النہدی رضہ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں جس کسی کو ریحان دیا جاوے تو وہ اوسکو رد نکرے اسلیئے کہ ریحان جنت سے نکلا ہے۔ انس رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک سب ریاحین سے خوشبو تر مہندی کا پہول تہا۔ آنحضرت صلعم کو اچہی بو پسند تہی۔ آنحضرت صلعم خوشبو اور رائحہ حسنہ کو دوست رکہتے تہے اور اکثر اوسکا استعمال فرماتے اور اوسکے استعمال کرنے کے لئے دوسرے لوگون کو رغبت دلاتے اور فرماتے تہے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ تمہاری دنیا کی چیزوں سے میرے نزدیک عورتین اور خوشبو دوست کیئے گئے ہین اور میری آنکہوں کی ٹہنڈک نماز ہے روایت حبب الی من دنیاکم ثلث کی اصل

نہیں ہے مواہب میں ہے کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ تلت اوقات
کے طرق سے کسی روایت میں واقع نہیں ہوا اس لفظ کی زیادتی معنی کو فاسد کرتی ہے اور
اسیطرح ولی عراقی نے اس لفظ کی نسبت کہا ہے کہ لفظ تلث حدیث کی کسی کتاب مین
نہیں آیا یہ لفظ معنی کو فاسد کرتا ہے اسلیے کہ صلوٰۃ امور دنیا سے نہین ہے اور اسیطرح
زرکشی وغیرہ نے بہی اسکی تصریح کی ہے جس طرح حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ذکر
کیا ہے اور ابن قیم نے بہی اس لفظ سے انکار کیا ہے۔

آنحضرت صلعم رائحہ طیبہ کو دوست رکہتے اور بدبو کو مکروہ جانتے تہے۔

فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے آواز مبارک کی صفت مین۔

انس رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر اچھی صورت
اور اچھی آواز والے کو مبعوث کیا ہے تمہارے نبی اون سب نبیون سے آواز اور چہرہ مین زیادہ
اچہے تہے آنحضرت صلعم کی آواز مبارک اوسجگہہ پہونچتی تہی کہ وہان دوسرے شخص کی آواز
نہین پہونچتی تہی براء رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہمارے پاس خطبہ پڑہا
آپ نے اوس خطبہ کو اسقدر بلند آواز سے پڑہا کہ پردہ نشین عورتون کو اونکے پردے مین سنایا
حضرت عائشہ رضی تعالی عنہا نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکہتے
اور آدمیون سے فرمایا بیٹہ جاؤ عبد اللہ بن رواحہ نے آپ کے اس فرمانے کو سنا وہ وقت
بنی غنم مین تہے اپنی جگہہ پر بیٹہ گئے۔ عبد الرحمن بن معاذ تیمی نے کہا ہے آنحضرت
صلعم نے منی مین خطبہ پڑہا اللہ تعالی نے ہمارے کان اسطور سے کہول دئے تہے کہ
آپ خطبہ مین جو کچہہ فرماتے تہے ہم لوگ سن رہے تہے اور ہم لوگ اپنے اپنے مکانون میں
تہے ام ہانی رض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی قرأت نصف شب مین کعبہ کے نزدیک

[illegible]

ہم لوگ سنتے تھے اور مین اپنے مکان کی چہت پر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم جسوقت خطبہ پڑہتے تھے تو آپ کا غضب شدید ہوجاتا اور آپکی آواز بلند ہوجاتی تھی گویا آپ ایک لشکر سے ڈراتے ہین اور فرماتے ہین کہ وہ لشکر تمکو صبح مین لوٹتا ہے یا شام مین لوٹتا ہے

فصل ساتوین۔ آنحضرت صلعم کے غضب اور سرور کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے یا خوشنود ہوتے تو آپ کے صفاے بشرہ کی وجہ سے غضب اور خوشنودی نمایاں ہوتی تہی۔ آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے تو آپ کے دونون رخسارے سرخ ہوجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم اگر غضب کی حالت مین کہڑے ہوتے تو بیٹھ جاتے تھے اور اگر بیٹھے ہوتے تو لیٹ جاتے تھے پس آپ کا غضب چلا جاتا تہا۔

آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے تو آپ کے سامنے سواے حضرت علی رض کے کوئی شخص جرأت نہین کرسکتا تہا۔ آنحضرت صلعم غضب مین ابعد الناس تھے اور رضا مین اسرع الناس تھے یعنی آپ بہت کم غصہ کرتے اور بہت جلد خوش ہوجاتے تھے آنحضرت صلعم خداے عزوجل کیواسطے غضب فرماتے اور اپنے نفس کے لئے غضبناک نہین ہوتے اگرچہ امر حق کے باعث آپ اور آپ کے اصحاب پر ضرر عائد ہوتا مگر آپ امر حق کو نافذ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم جسوقت کسی چیز کو مکروہ جانتے تو اوسکی کراہت آپ کے چہرہ مبارک سے پہچانی جاتی اور آپ کے سرور کی یہ حالت تہی جسوقت مسرور ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکتا گویا کہ چاند ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت مسرور ہوتے ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کا چہرۂ مبارک آئینہ ہے اور گویا دیوارون کا عکس اوس آئینہ مین دیکھتا ہے

فصل آٹھوین

آنحضرت صلعم کے تبسم اور رونے اور چھینک لینے کی صفت مین

آنحضرت صلعم جسوقت ہنستے تو ہنسی کی وجہ سے آپ کے دانتون سے بجلی کی چمک اور اولے کی سی آبداری ظاہر ہوتی تہی۔ آنحضرت صلعم کی بہت بڑی ہنسی تبسم کرنا تہا عبد اللہ ابن حارث رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرتے نہین دیکہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو بہت ہنستے ہوے کبہی نہین دیکہا کہ جسکی وجہ سے آپ کے کوتے کو مین دیکہتی عبد اللہ ابن حارث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کا ہنسنا تبسم تہا۔ آنحضرت صلعم کوئی بات نہین کہتے مگر تبسم فرماکے بات کہتے تہے آنحضرت صلعم کے اصحاب آپ کی اقتدا سے آپ کے حضور مین بلا آواز کے تبسم کرتے تہے اور آپ کی شان کی توقیر کی وجہ سے آواز نہین نکالتے تہے۔ اور اصحاب جسوقت آپ کے حضور مین بیٹہتے تو ایسے ادب سے بیٹہتے گویا ان کے سروں پر طائر بیٹہے ہوے ہیں اسلیئے وہ سر کو نہیں اوٹہا سکتے ہین آنحضرت صلعم کو جس وقت ہنسی آتی تو اپنے منہ پر دستِ مبارک کو رکہہ لیتے تہے آنحضرت صلعم سب سے زیادہ تبسم فرمانے والے اور سب سے زیادہ پاکیزہ نفس تہے۔

احادیث مین وارد ہے اگرچہ اکثر اوقات آنحضرت صلعم نے تبسم فرمایا ہے لیکن آپ اسطور سے بہی ہنسے ہین کہ آپ کے دہانِ مبارک کی کچلیان ظاہر ہوگئی ہیں ابو ذر رضہ نے روایت کی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اول جو شخص بہشت مین داخل ہوگا اور وہ شخص جو سب لوگون سے آخر مین دوزخ سے نکلیگا ان دونون کو مین جانتا ہون آخر کا

شخص قیامت کے دن لایا جائیگا اوسکے لئے کہا جائیگا کہ جو کچھہ اوسکے گناہ صغیرہ ہیں
اوسیر ظاہر کرو اور اوسکے گناہ کبیرہ کو اوس سے چھپا لو پس اوس سے کہا جائیگا کہ فلان
فلان کام تو نے ایسا ایسا کیا ہے وہ شخص اقرار کریگا اور انکار نہیں کریگا اور اپنے کبیرہ
گناہون سے ڈرتا ہوگا پس اوسکو لئے یہہ کہا جائیگا کہ جو بُرے عمال اوسنے کئے ہین اونکی
جا بجای اوسکو نیکی دیجاوے یہہ سُنکر وہ شخص کہیگا کہ میرے اور گناہ بھی تو ہین مین اونکو یہان
پر نہیں دیکھتا ہون ابو ذر کہتے ہین کہ اس مقام پر مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ایسے
طور سے ہنسے کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوگئیں ۔

عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تحقیق مین
اوس مرد کو جانتا ہون جو دوزخیون مین ہوگا اور آخر مین دوزخ سے اونکے بل نکلیگا اوس
مرد سے کہا جائیگا کہ تو جا اور جنت مین داخل ہو پس وہ مرد جائیگا تاکہ جنت مین داخل ہو وہ آدمیون
کو ایسی حالت مین پائیگا کہ اونہون نے اپنے اپنے مکانات لے لئے ہین پس وہ مرد واپس
آئیگا اور کہیگا ای رب آدمیون نے اپنے اپنے منازل لے لئے اوس سے پوچھا جائیگا
کہ تمکو وہ زمانہ یاد ہے جسمین تو تھا وہ جواب دیگا ہان مجھکو یاد ہے پس اوس سے یہہ کہا جائیگا کہ تیری واسطے
وہ چیز موجود ہے جسکی تو تمنا کرتا ہے اور اوسپر دس حصہ دنیا سے زیادہ ہیا ہے وہ اللہ تعالی سے کہیگا کہ تو
بادشاہ ہو کر مجھہ سے تمسخر کرتا ہے عبد اللہ ابن مسعود رض نے کہا کہ مین نے آنحضرت
صلعم کو اس مقام پر دیکھا آپ ایسے طور سے ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک کی کچلیان
ظاہر ہوگئیں ۔

عامر ابن سعد ابن ابی وقاص رض نے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا مین نے
آنحضرت صلعم کو خندق کے دن دیکھا آپ ایسے طور سے ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک

کی کچلیئین ظاہر ہوگئین عامر نے سعد سے پوچھا کہ آپکا ہنسنا کیونکر تہا سعد نے کہا
ایک مرد تہا اسکے پاس ایک سپر تہی اور سعد اوسوقت تیر چلا رہے تہے وہ مرد اپنی پیشانی کو
سپر سے چہپا رہا تہا سعد نے اوسکیواسطے ایک تیر نکالا جسوقت اوس مرد نے سر کو اوٹہایا
سعد نے اوسکے تیر مارا تیر نے خطا نہین کی اوسکی پیشانی پر لگا وہ مرد ایسا اولٹ کر گرا
کہ اوسکا سر نیچے اور پاؤن اوپر ہوگئے آنحضرت صلعم اوسکی حالت کو ملاحظہ فرماکر ایسے
ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک کی کچلیئین ظاہر ہوگئین۔

علی ابن ربیعہ رض سے روایت کی ہے کہ مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس حاضر ہوا آپکے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا جسوقت حضرت علی رض نے
رکاب مین پاؤن رکہا بسم اللہ کہا اور جسوقت اوسکی پیٹہہ پر بیٹہہ گئے الحمد للہ کہا پہر سُبْحَانَ
الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کہا پہر تین بار
الحمد للہ تین بار اللہ اکبر کہا اور سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ کہکر تبسم فرمایا مین نے کہا یا امیر المومنین آپ کس چیز سے ہنسے حضرت
علی رض نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تہا آپ نے ایسا ہی کیا
تہا جیسا کہ مین نے کیا پہر آپ ہنسے تہے مین نے آپ سے پوچہا تہا یا رسول اللہ آپ
کیون ہنسے تو آپنے فرمایا اللہ تعالی کو بندہ سے یہہ بات خوش آتی ہے جسوقت وہ یہہ کہتا
ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اللہ تعالی اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا بندہ کے
گناہون کو کوئی نہیں بخشتا۔

جس قسم سے آنحضرت صلعم کا ہنسنا تہا اوسی قسم سے آپکا رونا بہی تہا ہچکی اور بلند
آواز سے نہین روتے تہے جس طرح آپ بے قہقہہ کے ہنستے تہے اوسی طرح بے آواز

کے روتے تھے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے اور ٹپکتے تھے اور آپ کے
سینہ مبارک میں جو بکا کی وجہہ سے جوش ہوتا وہ سنائی دیتا تھا آپ میت پر رحمت سے
اور امت کے واسطے خوف اور شفقت سے روتے اور خوف الہی سے اور قرآن شریف
سنتے وقت بکا کرتے تھے اور کبھی رات کی نماز میں رویا کرتے تھے عبد اللہ ابن شخیر
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ میرے باپ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑہ رہے تھے آپ کے سینہ مبارک میں بکا سے مثل دیگ
کے جوش تھا۔

عبد اللہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے
کلام اللہ شریف پڑہنے کے واسطے فرمایا عبد اللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
مین آپ کے سامنے کلام اللہ شریف پڑہون کلام اللہ شریف تو آپ پر نازل ہوا ہے۔
آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مین کلام اللہ شریف دوسرے شخص سے سننے کو دوست
رکھتا ہون پس مین نے سورۂ نساء پڑہی اور جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا تک
پہونچا مین نے آنحضرت صلعم کی چشمان مبارک کو دیکھا کہ اونسے آنسو روان تھے
ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی ایک چھوٹی صاحبزادی تہین
اونکا انتقال ہو رہا تہا آپنے اون کو اپنے آغوش مین لے لیا پہر آپ نے سامنے رکھہ دیا
اونہوں نے رحلت کی اور وہ آپ کے روبرو تہین ام ایمن رو کے چیخ ماری آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ تم رسول خدا کے سامنے چلا کے روتی ہو جو منع ہے ام ایمن نے کہا کیا آپ کو
روتے ہوئے مین نہین دیکھتی ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا مین گریہ نہین کرتا ہون میرا
یہ رونا اور رونا رحمت کے ہے مومن ہر حال مین ایک خیر کے ساتھہ ہے اگر مومن کا نفس

دونون پہلوؤن کے درمیان سے نکلے وہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہی کی حمد کرتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلعم کی اون صاحبزادی کو دیکھا جنھون نے رحلت کی آنحضرت صلعم اونکی قبر شریف پر تشریف رکھتے تھے مین نے دیکھا کہ آپکی چشمان مبارک مین آنسو بھرے تھے حضرت عائشہ رض روایت فرماتی ہین کہ عثمان بن مظعون مردہ تھے آنحضرت صلعم نے اونکو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے عثمان بن مظعون آپ کے دودھ شریک بھائی تھے۔ آنحضرت صلعم کی آنکھون سے آنسو بہت بہتے تھے۔

ایکبار آفتاب کو کسوف ہوا آنحضرت صلعم نماز کسوف مین روتے تھے اور آپ کا دم چڑہا ہوا تھا آپ فرماتے تھے یَا رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَكَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ یَا رَبِّ اے رب کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہے کہ تیری قوم کو عذاب سے ہلاک نہ کرونگا مین اپنی قوم کو لوگوں میں موجود ہون وہ تجھسے مغفرت چاہتے ہیں اسے رب ہم سب لوگ تجھسے مغفرت طلب کرتے ہیں آنحضرت صلعم کی چھینکیں کی نیتیاں تہی جسوقت آپکو چھینک آتی آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا منھ پر رکھ لیتے اور چھینک کی آواز کو پست کر دیتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت چھینکتے تو الحمد للہ فرماتے آپ کیواسطے لوگ یرحمک اللہ کہتے تھے آپ اونکے جواب مین یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم مسجد مین زور سے چھینک لینے کو مکروہ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم چھینکتے وقت بلند آواز نکلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے روبرو اگر غیر شخص انگڑائی لیتا تو آپ مکروہ سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو انگڑائی سے محفوظ رکھا تھا اور ہرگز کسی نبی نے انگڑائی نہین لی۔

فصل نوین ۔ آنحضرت صلعم کے باتین کرنے اور چپ رہنے کی صفت مین

حضرت عائشہ صدیقہ رض روایت فرماتی ہین کہ آنحضرت صلعم مثل تم لوگونکی مسلسل کلام نہین کرتے تھے ایسے طور سے کلام کرتی تھے کہ ظاہر اور جدا جدا ہوتا تھا جو شخص آپکی باتین سنتا تو اچھے طور سے یاد کرلیتا ۔ آنحضرت صلعم کے کلام مین ٹھہراؤ تھا ۔ آنحضرت صلعم کے کلام کو جو شخص سُنتا یاد کرلیتا تھا ۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی کلمہ کے ساتھہ تکلم فرماتے تو تین بار اوسکا اعادہ کرتے تھے یہانتک کہ آپ سے وہ کلمہ سمجھہ لیا جاتا ۔ اور جس وقت کسی قوم کے پاس آتے تو اوسکے ساتھہ تین بار سلام علیک کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم جسوقت بیٹھہ کے باتین کرتے تو آسمان کیطرف آنکھین اوٹھا کے بہت دیکھا کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم ایسے طور سے باتین کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص چاہتا تو اون باتون کو شمار کرسکتا ۔ آنحضرت صلعم بہت خاموش رہتے تھے ۔ آنحضرت بہت چپ رہتے تھے بے ضرورت بات نہین کرتے تھے اور جو شخص نامناسب بات کہتا آپ اوس سے مُنہ پھیر لیتے تھے ۔

آنحضرت صلعم زبانِ مبارک کو روکتے تھے مگر جس معاملہ مین مقصود ہوتا تو کلام کرتے تھے آنحضرت صلعم کم گو سرم گفتار تھے کلام کا اعادہ دوبار فرماتے تھے تاکہ سمجھہ لیا جائے ۔

آنحضرت صلعم کا کلام مبارک جواہر نظم تھا آپ ہر ایک بُری بات سے مُنھہ پھیر لیتے تھے جو اُمور کہ عرف مین قبیح ہوتے اور اونکا ذکر کلام کرنے کے لئے آپ کو مضطر کرتا تو اون امور سے آپ کنایہ فرماتے تصریح نہین کرتے تھے ۔

آنحضرت صلعم رفتار کے وقت ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر کیا کرتے تھے

فصل دسوین - آنحضرت صلعم کی قوت کی صفت مین

آنحضرت صلعم شدید حملہ تھے ابن اسحٰق وغیرہ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ مین ایک مرد نہایت قوت دار رہتا اور عمدہ کشتی جانتا تہا اوسکے پاس ملکون سے آدمی لڑنے کے لئے آیا کرتے تہے وہ اونکو پچھاڑ ڈالتا تہا ایکدن وہ پہلوان مکہ معظمہ کی گہاٹیوں سے ایک گہاٹی مین تہا آنحضرت صلعم ناگاہ اوس سے ملے اور آپنے اوس سے فرمایا کیا تو ای رکانہ خدا سے نہین ڈرتا مین جس چیز کیطرف تجہکو بلاتا ہون تو اوسکو قبول کرتا رکانہ نے کہا یا محمدؐ کیا کوئی ایسا نشان ہے جو آپ کے صدق کی دلیل ہو آپ نے فرمایا اگر مین تجہکو پچھاڑ ڈالوں تو کیا تو اسد اور اوسکے رسول پر ایمان لاتا ہے رکانہ نے قبول کیا آپنے فرمایا لڑنیکے لئے تیار ہوجا رکانہ نے کہا مین تیار ہوگیا آنحضرت صلعم اوسکے نزدیک ہوے اور اوسکو پکڑکر پچھاڑ ڈالا رکانہ نے اس بات سے تعجب کیا اور چہوڑ دینے اور پہر لڑنے کو کہا آپ نے دوسری اور تیسری بار بہی اوسکو پچھاڑ ڈالا رکانہ تعجب کی حالت مین کہڑا ہوگیا اور کہا آپکی شان نہایت عجیب ہے آنحضرت صلعم نے سوا رکانہ پہلوان کے ایک کثیر گروہ کو پچھاڑا ہے اونہین گروہ سے ـ ابوالاسود جمحی تہا جو نہایت شدید تہا اوسکی شدت یہان تک تہی کہ وہ گاے کے چمڑے پر کہڑا ہوجاتا تہا اور دس آدمی اوس چمڑے کو اپنی طرف کہینچتے تہے تاکہ اوسکے پاؤن کے نیچے سے نکال لین چمڑا پہٹ جاتا مگر ابوالاسود اوس سے نہین ہلتا تہا ابوالاسود نے آنحضرت صلعم سے کشتی لڑنیکی استدعا کی اور کہا اگر آپ مجہکو پچھاڑ ڈالینگے تو مین آپ پر ایمان لاؤنگا آپنے ابوالاسود کو پچھاڑ ڈالا مگر وہ ایمان نہین لایا ـ

آنحضرت صلعم کی جماع مین جو قوت تہی اوسکی نسبت انس رضہ نے کہا ہے کہ آپ

ایک شب مین اپنی گیارہ بی بیون کے پاس ساعت واحدہ مین دورہ فرماتے تہے۔ ابن منیع نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم حیات کے وقت نو بی بیون کے پاس جاتے تھے صفوان بن سلیم رح سے مرفوعاً روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا حضرت جبریل ع میرے پاس ایک ہانڈی لائے مین نے اوسمین سے کہایا مجھکو چالیس مردونکی قوت جماع مین دی گئی۔

طاؤس اور مجاہد رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کو جماع مین چالیس مردونکی قوت دیگیئی تھی اور ایک روایت میں مجاہد سے ہے کہ اہل بہشت سے اونچاس مردونکی قوت جماع مین آپ کو دیگیئی تہی۔ زید بن ارقم رح سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرد کو اہل بہشت میں سو مردونکی قوت کہانے اور پینے اور جماع اور شہوت میں دیجاویگی۔

باب تیسرا

آنحضرت صلعم کے لباس شریف اور بستر اور ہتیارونکی صفت مین اس باب مین چند فصلیں ہین

فصل پہلی۔ آنحضرت صلعم کے لباس مثل کرتہ تہمت چادر ٹوپی عمامہ وغیرہ کی صفت مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا میں کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم کی سیرت اور آپ کا خلق دنیوی دولت مین دیکہو آپ اس بات کو پاوَگے کہ آنحضرت صلعم کو زمین کے خزانے اور بلاد کی کنجیں دی گئین اور آپ کے لئے غنیمتیں حلال ہوگئیں جو آپ سے قبل کسی نبی کو غنیمت حلال نہیں ہوی تہی۔ اور آپکی زندگی میں بلاد حجاز اور یمن اور تمام عرب کے جزیرے اور اون جزیرون کے نزدیک جو ملک شام اور عراق سے تھے فتح ہوگئے اور اون ملکون کا خمس اور جزیے اور صدقات جو بادشاہون کے لئے نہین آتے کو بعض شاہون کو ملے ہوں آپ کے پاس آئے اور ایک جماعت نے ملوک اقالیم مختلفہ سے آپکے پاس

تحفجات بہیجے مگر آپ نے اون چیزون مین کسی شے کو اختیار نہیں فرمایا اور اوس مال سے ایک
درہم اپنے پاس نہین رکہا بلکہ اوسکے صرف کرنے کی جگہہ اوسکو صرف کیا اور اوس سے
غیرون کو غنی کیا اور مسلمانون کو اوسکے ساتہہ قوت دی اور فرمایا کہ مجھکو یہ امر پسند نہین آتا کہ
میرے لئے احد سونا بنجائے اور اوس سونے سے ایک دینار میرے پاس ٹہیرے مگر کسی
دینار کو مین رکہون تو البتہ ادای قرض کے لئے رکہون - ایکبار آپکے پاس کچہہ دینار آگئے
تہے آپ نے اونکو تقسیم کیا اور اونمین سے کچہہ باقی رہ گئے آپ نے اون دینارون کو
اپنی ایک بی بی کے پاس رکہہ دیا آپ کو نیند نہین آئی یہان تک کہ آپ اوٹہے اور اون
دینارون کو تقسیم فرمایا اور کہا اب مین نے آرام پایا - روایت کیا گیا ہے کہ آپنے وفات
پائی آپکی زرہ نفقہ عیال کی وجہہ سے رہن تہی آپ نے کہانے پینے لباس مکان مین جسکی
ضرورت داعی ہوتی ہے اقتصار اختیار فرمایا تہا اور اسکے سوا جسقدر اشیا ہین اوس سے آپ کو
بے پروائی تہی آپ کو جو کچہہ ملتا وہی پہن لیتے تہے اکثر اوقات آپ شملہ اور موٹا لباس اور موٹی
چادر پہنتے تہے اور جو لوگ آپکے پاس حاضر ہوتے تہے اونکو دیباکی ریشمی قبائین تقسیم فرماتے
اور جو شخص تقسیم کے وقت حاضر نہوتا اوسکے واسطے اوٹہا کے رکہتے تہے یہ بات آپکی اس لئے
تہی کہ لباس مین مباہات اور اوس سے تزئین کرنا بزرگی کے خصال اور شان کی جلالت سے
نہین ہے - ایسے لباس عورتون کی نموداری کے لئے ہوتے ہین - لباس مین محمود بات
کپڑے کا صاف اور سپید رہنا ہے اور لباس کی خوبی یہہ ہے کہ متوسط جس سے ہو متوسط
جنس کا لباس اوسکی جنس کے لباس کی مروت کو ساقط نہین کرتا -

مواہب مین ہے کہ جمال صورت اور لباس اور ہیئت مین تین نوع پر ہے ایک وہ ہے
جسکی تعریف کیجائے دوسرا وہ ہے جسکی برائی کیجائے تیسرا وہ ہے جسکے متعلق مدح اور

اور ذم نہو بس محمود وہ ہے جو خاص خدا کیواسطے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے
اوس سے اعانت لیجائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرنے کے لیئے اور اللہ تعالیٰ
کی قبولیت کیواسطے ہو جس طرح آنحضرت صلعم جب کبھی آپ کے پاس قاصد آتے تو آپ
فاخرہ لباس پہنتے تھے آپکا ایسا لباس اوس لباس کی نظیر ہے جو کہ آلات جنگ سے قتال کیواسطے ہو۔ جنگ
مین حریر کا لباس پہنا اور اظہار غرور کرنا اور رستاں کی بزرگی دکھلانا محمود بات ہے جبکہ اعلاے
کلمۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت اور اعداے دین کے غیظ مین لانیکی غرض سے
ہو۔ اور مذموم وہ لباس ہے جو دنیا کیواسطے اور ریاست و فخر اور اظہار غرور کے لئے
اور بندہ کی غایت اور انتہاے مطلب کا باعث ہو لیکن جس لباس کی مدح اور ذم نہ کیجائے
وہ لباس ہے کہ ان دونوں ارادون سے خالی اور دونون وصفوں سے مجرد ہو۔
آنحضرت صلعم کسی معین لباس مین اقتصار کی وجہ سے تنگی نہین کرتے تھے اور بیش قیمت
نفیس لباس طلب نفرماتے تھے بلکہ جیسا لباس میسر آجاتا ویسا ہی استعمال کرتے
صاحب مواہب نے یہہ کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن عمر رض سے حلیہ مین مرفوعاً
روایت کی ہے کہ مومن بندہ کی بزرگی اللہ جلشانہ کے نزدیک اس بات مین ہے کہ اپنا
لباس پاک رکہے اور جو کچھہ میسر آجاے اوس پر راضی رہے۔
مواہب مین حدیث جابر رض سے وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک
شخص کو دیکہا اوسکے کپڑے میلے تھے آپ نے فرمایا کیا اس شخص نے کوئی ایسی
چیز نہین پائی جس سے اپنا لباس پاک و صاف کرلیتا۔ جابر رض نے کہا کہ لباس مین
کامل خصلت آنحضرت صلعم کی یہ تہی کہ آپکا لباس بہلا اور زیادہ نافع اور جسم مبارک پر ہلکا ہوتا تہا
آپ کا عمامہ شریف اتنا بڑا نہ تہا جسکے اوٹہانے سے آپ کو تکلیف ہوتی اور وہ ایسے بوجہ

سے آپ کو ضعیف کرتا اور آفات کا نشانہ بناتا۔ اور نہ آپکا عمامہ اسقدر چہوٹا ہوتا کہ گرمی
اور سردی سے سر مبارک کی حفاظت نہ کر سکتا۔ اور اسیطور سے چادرین اور تہمت
بہی جسم مبارک پر دوسرے کپڑونکی نسبت ہلکے ہوتے تہے آنحضرت صلعم آستینوں کو
زیادہ لانبا اور چوڑا نہیں رکہتے تہے غرض لباس مین ہر ایک چیز متوسط حالت سے استعمال
فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک لباس مین زیادہ دوست قمیص تہا جسکو آپ
پہنتے تہے قمیص وہ لباس ہے کہ ڈورے سے سی کر اوسکو پہنتے ہین قمیص مین دو آستینیں
اور ایک گریبان رہتا ہے اور کپڑون کے نیچے پہنا جاتا ہے قمیص صوف سے نہین بنایا
جاتا۔ آنحضرت صلعم کے پاس سوا ایک قمیص کے دوسرا نہ تہا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے صبح کے کہانے
سے شام کیواسطے اور شام کے کہانے سے صبح کے لئے اوٹہا کے نہین رکہا اور کسی شئے
سے مثل قمیص تہمت چادر جوتے کے دو جوڑے نہین لئے۔ آپ کے قمیص کی
آستینین پہونچون تک تہین اور ایک روایت مین ہے کہ آستینین انگلیون تک تہین۔
آنحضرت صلعم کا قمیص مبارک ٹخنون سے اوپر تہا آنحضرت صلعم جس وقت قمیص
پہنتے تو سیدہے ہاتہہ کو آستین مین ڈالتے تہے۔

قرہ ابن ایاس سے روایت ہے کہ مین ایک گروہ مزینہ کے ہمراہ آنحضرت
صلعم کے حضور مین بیعت کے لئے آیا آپ کے قمیص مبارک کی گھنڈی اوسوقت کہلی ہوئی
تہی مین نے آپ کے قمیص کے اندر اپنا ہاتہہ ڈالا اور آپکی خاتم نبوت کو چہوا۔ آنحضرت
صلعم کے نزدیک کپڑون کی قسم سے بردیمانی دوست تر تہی آنحضرت صلعم کے پاس
دو سبز چادرین تہین اور اون مین خطوط بہی سبز تہے محض سادہ نہ تہین۔ آنحضرت صلعم کو

سبز کپڑے جوتس معلوم ہوتے تھے۔

ابی جحیفہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تھا گویا مین آپکی پنڈلیون کی صفائی اور چمک کو دیکھہ رہا ہون حلہ تہمت اور چادر کو کہتے ہین حلہ مین دو کپڑون سے کم نہین ہوتے یا ایک ہی کپڑا ہو مگر اوسمین استر بہی ہو تو اسکو حلہ کہتے ہین۔ یہان پر سرخ حلہ سے یہ مراد ہے کہ حلہ مبارک مین سرخ خطوط تھے محض سرخ نہ تہا۔

آنحضرت صلعم اپنی صاحبزادیون کو خز اور ابریشم کے خمار پہناتے تھے۔ خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورتین اپنے سر کو چہپاتی ہین۔ آنحضرت صلعم کپڑون سے حریر کو ڈہونڈہ کر نکال ڈالتے تھے آنحضرت صلعم کے لباس کی قیمت دس درہم تھی قیلہ بنت مخرمہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر پرانا لباس تہا جو یکسان بُنا ہوا تہا اور اوسمین کوئی جوڑ نہ تہا۔ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلعم باہر تشریف لائے اور آپ اسامہ رضؓ پر ٹیکا لگائے ہوئے تھے آپ کے جسم مبارک پر قطری چادر تھی آپ نے کاندہون پر اوسکو ڈال لیا تہا یا گردن مبارک مین باندہ لیا تہا آپنے آدمیون کے ساتھہ نماز پڑہی۔ قطری ایک قسم کی سوتی کی چادر یمانی ہوتی ہے اوسمین سرخی ہوتی ہے اور اوسکے پلّو موٹے ہوتے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلعم صبح کے وقت مکان سے باہر نکلے آپکے جسم مبارک پر سیاہ چادر بالونکی لانبی اور چوڑی تہی — مغیرہ ابن شعبہ رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے رومی جُبہ پہنا تہا اوسکی آستینین تنگ تہین۔ جبہ دوہرا کپڑا ہوتا ہے جسمین بہرتی ہوتی ہے۔ اگر جُبہ کا ابرہ صوف کا ہو تو جُبہ

مین بہرتی نہین ہوتی - آنحضرت صلعم کی آستین پہونچے تک تہی آپ قبا اور فرجی بہی ہے اور سفر مین ایسا جبہ بہی پہنا ہے جسکی آستینیں تنگ تہیں -

اسما بنت حضرت ابوبکر صدیق رضنے روایت کی ہے اونہون نے ایک جبہ طیلسہ کسروانیہ کا نکالا اوسکا چوتعلہ دیباج کا تہا اور اوسکے دونون فرجون پر دیباج کے کسے لگے ہوے تہے اسمار ضنے کہا آنحضرت صلعم کا یہ جبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تہا جس وقت اونہون نے انتقال کیا تو مین نے یہ جبہ لے لیا نبی صلعم اسکو پہنتے تہے اور ہم اس جبہ کو دہوکر بیمارون کو پلاتے ہین اور اونکی شفا چاہتے ہین - آنحضرت صلعم جو چیز میسر آتی اوسے پہنتے تہے کبہی تہمت کبہی یمانی چادر کبہی صوف کا جبہ یا جسکا پہنا مباح ہے پہنتے تہے -

ابو موسی الاشعری رضسے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے ہمارے دکہانے کیواسطے آنحضرت صلعم کی ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوی اور ایک تہمت نکالا اور فرمایا کہ آپ نے انہین دونون کپڑون مین رحلت فرمائی ہے - آنحضرت صلعم کے پاس ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوی تہی جسکو آپ اوڑہتے تہے اور فرماتے تہے کہ مین ایک بندہ ہون اسلئے اسکو پہنتا ہون آنحضرت صلعم کی ایک سیاہ رنگ کی چادر تہی آپ نے کسی کو اوس چادر کو اوڑہا دیا حضرت ام سلمہ رضا اللہ تعالی عنہانے آپ سے کہا میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون وہ چادر کیا ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا مین نے دوسرے شخص کو اوڑہا دی ام سلمہ نے کہا مین نے ہرگز کوئی شے آپ کے رنگ کی سپیدی سے اوسکی سیاہی پر اچہی نہین دیکہی آنحضرت صلعم چادر مبارک سے کبہی تقناع بناتے تہے اور کبہی اسکو چہوڑ دیتے تہے جسکو عرف مین طیلسان کہتے ہین -

آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب اکثر روئی کا بنا ہوا کپڑا پہنتے ہے اور اکثر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے کتان اور اون کے کپڑے پہنے ہین۔ آنحضرت صلعم نے سیاہ بالون کا لباس پہنا ہے اور ایکبار صوف کی بنی ہوئی چادر اوڑہی تہی اوسمین وتہ کی بو پائی تو آپ نے اوسکو ڈال دیا اور پہر نہ اوڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاجامہ بہی تہا اور آپنے ایک قسم کا جوتا جسکو تاسومہ کہتے ہین وہ بہی پہنا ہے آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر زعفران سے رنگی ہوئی تہی آپ اوس چادر کو اپنے ہمراہ اپنی بی بیون کے مکانون مین لیجاتے تہے جس بی بی کے پاس آپ کے آرام فرمانے کی نوبت ہوتی آپ اوس چادر کو اوس بی بی کو پاس بہیجدیا کرتے وہ بی بی اوسپر پانی چہڑکتی تہین اوس سے زعفران کی بو نکلتی تہی آپ اوس چادر مین بی بی کے ہمراہ استراحت فرماتے تہے آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر رات کے اوڑہنے کی زعفران سے رنگی ہوئی تہی آپ نے اوسکو اکثر اوڑہکر آدمیونکو نماز پڑہائی ہے اور اکثر آپ نے تنہا ایک ہی چادر اوڑہی ہے اور اوسکے سوا آپ کے جسم مبارک پر کوئی شے نہ تہی۔ آنحضرت صلعم اکثر رات مین ایک تہمت مین نماز پڑہتے تہے اوس کے بعض حصہ کو چادر کے طور پر اوڑہ لیتے تہے اور بعض حصے کو بعض بی بی پر اوڑھا دیتے تہے اور اوسی تہمت مین نماز پڑہتے تہے۔

آنحضرت صلعم کا تمام لباس ٹخنون سے اوپر رہتا تہا اور آپ کا تہمت اس سے اونچا ساق تک رہتا تہا آپ کے قمیص کی گھنڈیین لگی رہتی تہین اور اکثر آپ نے گھنڈیونکو نماز مین کہول دیا ہے اور غیر وقت مین بہی کہول دیا ہے۔

عبید اللہ ابن خالد رضہ سے روایت ہے کہ مین مدینہ منورہ مین جاتا تہا ناگاہ مینے سنا کہ ایک آدمی میرے پیچہے سے یون کہتا ہے کہ اپنے تہمت کو اوٹہا و اسلئے کہ تہمت ستر کی

حیسنہ ہے اور باقی رہنے والی شے ہے میں نے یکایک دیکھا کہ وہ مرد رسول اللہ صلعم ہیں جو تہمت اوٹہائے کے لئے فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک معمولی کالی چادر ہے آپ نے فرمایا تمکو میری پیروی چاہیے میں تمہارا پیشوا ہوں میں نے دیکہا آپ کا تہمت پنڈلیوں تک تہا۔ سلمہ بن اکوع رض نے روایت کی ہے کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ تہمت کو پنڈلیوں تک رکہتے تہے اور حضرت عثمان رض سے کہا اسیطرح آنحضرت صلعم کا بہی تہمت تہا حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے میری پنڈلی کے عضلہ کو پکڑکر فرمایا کہ یہہ جگہہ تہمت کی ہے اگر تیرا دل نہ مانے تو اس مقام سے اور نیچے رکہہ اور پہر اس حالت سے بہی دل انکار کرے تو تہمت کو ٹخنوں تک کہہ۔

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مجکو رسول اللہ صلعم نے دیکہا میں نے اپنی چادر کو نیچے لٹکایا تہا آپ نے فرمایا ای ابن عمر جو کپڑا زمین کو لگتا ہے وہ نار میں ہے ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسقدر تہمت ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آتش دوزخ میں ہے آپکا یہہ ارشاد تکبر کی قید پر محمول ہے جسمیں وعید وارد ہے۔ آنحضرت صلعم تہمت کو سامنے سے نیچا اور پیچہے کیطرف سے اونچا رکہتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت نیا کپڑا پہنتے تو اوسکا نام رکہتے پہر اسطور سے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ آنحضرت صلعم جسوقت نیا کپڑا پہنتے اللہ تعالی کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑہتے اور پرانا کپڑا دوسرے شخص کو پہنا دیتے تہے آنحضرت صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تو اوسکو جمعہ کے دن پہنتے تہے۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر تہی جسکو عید کے دن اور جمعہ کے دن اوڑہتے تہے۔ آنحضرت صلعم ہر عید کو

سُرخ چادر اوڑہتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس ایک یمانی چادر تہی جسکو ہر عیدین اوڑہا کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ بازار کو گئے وہان پر سندس کا ایک حلہ دیکھکے آپ سے عرض کیا کاش اس حلہ کو عید کے واسطے آپ خرید لیتے تو مناسب ہوتا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس حلہ کو وہ شخص پہنتا ہے جسکو آخرت سے بہرہ نہو۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب کے چہوٹے فرزند جہانتک اصحاب کی مقدرت ہوتی عید کے دن زیور اور عمدہ رنگین لباس پہنتے تہے۔

آنحضرت صلعم کے پاس سوا اور کپڑوں کے خاص جمعہ کے دن پہننے کے لئے دو کپڑے تہے اور اکثر آپ ایک تہمت ہی باندہتے تہے اوسکے اوپر دوسرا کپڑا نہین ہوتا تہا اوسکے دونوں پلّو دونوں مونڈہوں کے درمیان باندہ لیتے تہے آپ نے اکثر آدمیون کے ساتہہ اوسی تہمت مین جنازہ کی امامت کی ہے اور اکثر آپ نے اپنے مکان مین ایک تہمت مین نماز پڑہی ہے اور اوسمین آپ چہپے رہے ہین آپ اوس تہمت کو اسطور سے اوڑہتے تہے کہ ایک پلو اوسکا ایک کاندہے پر اور دوسرا پلو دوسرے کاندہے پر رہتا تہا اور یہہ وہ تہمت تہا جسمین آپ نے اوس دن جماع بہی کیا تہا۔ آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت کہین سے قاصد آتا تو آپ عمدہ لباس پہن لیتے تہے اور اپنے اصحاب کو اچہا لباس پہننے کے لیے ارشاد فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چہے ہاتہہ اور عرض چار ہاتہہ ایک بالشت تہا اور تہمت کا طول چار ہاتہہ ایک بالشت اور عرض دو ہاتہہ ایک بالشت تہا آنحضرت صلعم نے ایسی چادرین بہی اوڑہی ہین جنمین سرخ خطوط تہے۔

آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کو محض سُرخ رنگ پہننے سے منع فرماتے تہے ابن عباس رض

سے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون کو لازم ہے کہ کپڑے کی قسم سے سفید کپڑا اختیار کرو تمہارے زندہ لوگ سفید کپڑا پہنین اور تم لوگون سے جو لوگ کہ مرین اونکو سفید کپڑے کا کفن دو اسلیئے کہ تمہارے سب کپڑون سے سفید کپڑا اچھا ہے۔

مواہب میں عروہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چار ہاتھ اور عرض دو ہاتھ ایک بالشت تھا۔

لطیفہ کہا گیا ہے کہ آنحضرت ایسے تھے کہ سوا خوشبو کے آپ سے کوئی شئی ظاہر نہوتی اور اوس کی علامت یہہ تھی کہ آپ کے جسم مبارک پر کپڑا میلا نہیں ہوتا تھا اور آپ کے کپڑون میں کبھی جوں نہین پڑتی تھی ابن سبع نے شفا میں اور ابن سنی نے اعذب الموارد و اطیب الموالد میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تعظیم اور تکریم کی وجہ سے آپ کو جون ایذا نہین دیتی تھی بہر کہا ہے کہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے کپڑے پر مکھی نہین بیٹھتی تھی اور آپ کا خون مبارک مچھر نہین چوستے تھے آنحضرت صلعم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو ایک قسم کی لانبی ٹوپی ہوتی ہے اوسکو قلنسوہ کہتے ہیں۔

آنحضرت صلعم ٹوپیون کو عمامہ کے نیچے پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر ٹوپیون کے عمامہ باندھتے تھے اور آپ یمانی ٹوپئین پہنتے تھے جو سفید اور دوھری ہوتی ہین اور جنگ مین ایسی ٹوپئین اوڑہتے تھے جنکے کان بہی ہوتے تھے اور آپ نے نماز پڑہنے کے وقت ٹوپی کو اوتار کر اوسکا سترا اپنے سامنے بنایا ہے۔ اکثر اوقات آپ کے سر مبارک پر عمامہ نہین ہوتا تھا آپ سر اور پیشانی پر ایک پٹی باندہ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت عمامہ باندھتے تو اوسکے سرے کو دونون شانون کے درمیان چھوڑتے تھے۔ آنحضرت صلعم عمامہ کو سر مبارک پر لپیٹتے اور اوس کے سرے کو پیچھے سر کے چھپا دیتے تھے اور اوسکا

دوسرا سرا دونون شانون کے درمیان چھوڑ دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت عمامہ باندہتے تو اوسکے سرے کو دونون شانون کے درمیان چھوڑتے تھے اور بعض وقت سرے کو لپیٹ دیتے اور بعض وقت زیادہ لاسا چھوڑ دیتے تھے۔ اور بعض اوقات سرا بالکل چھوٹا ہوا نہین رکھتے تھے۔

آنحضرت صلعم اکثر اہل مغرب کے طور پر ڈاڑہی کو ڈہاٹا باندہتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے ایک عمامہ کا نام سحاب تہا آپ اوس عمامہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو عنایت کردیا تہا۔ حضرت علی رض اکثر وہ عمامہ باندہ کے نکلتے تھے آنحضرت صلعم حضرت علی رم کو دیکہہ کے فرماتے تھے اَتَاکُمْ عَلِیٌّ فِی السَّحَابِ حضرت علی رم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجہکو ایک عمامہ بندہوایا اوسکا سرا میرے شانہ پر چھوڑا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنگ بدر اور جنگ حنین مین اون فرشتون سے مدد کی کہ جو عمامہ باندہے ہوے تھے اور یہہ فرمایا ہے کہ عمامہ مسلمانون اور مشرکین مین فرق کرنیوالا ہے آنحضرت صلعم کسی سردار کو سردار نہین بناتے تھے یہانتک کہ اوسکو عمامہ بندہوا دیتے اور اوس کا سرا اسیدہی طرف اوسکے کان کے قریب چھوڑتے تھے جابر رم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم فتح کے دن مکہ معظمہ مین داخل ہوے آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تہا ابن حجر مکی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے عمامہ کا طول و عرض جیسا اہل حدیث نے کہا ہے صاف نہین ہے۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک کپڑا تہا جسوقت آپ وضو کرتے تو اعضای مبارک کو اوس کپڑے سے پونچہتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا ایک رومال پاؤن کے تلوونکے پونچہنے کے لئے تہا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک اور اوسکے متعلق کی صفت مین

آنحضرت صلعم کا بستر مبارک چمڑے کا تہا اور اوسکے اندر کہجور کا پوست بہرا تہا اوسکا طول دو گز یا قریب دو گز کے اور عرض ایک گز اور ایک بالشت یا قریب اسکے تہا آپ دنیوی اسباب سے قلت پسند کرتی تہی اور تحقیق اللہ تعالی نے آپ کو دنیا کے خزانون کی کنجیان عطا کی تہیں آپنے اونکے لینے سے انکار کیا اور آخرت کو اختیار کیا تہا حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچہا گیا کہ آپ کے گہر مین آنحضرت صلعم کا بستر مبارک کیا تہا اونہون نے فرمایا چمڑے کا بستر تہا اور اوسمین کہجور کا پوست بہرا تہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت انصار کی میرے پاس آئی اوسنے آنحضرت صلعم کا بستر مبارک دیکہا کہ ایک دوہری چادر تہی اوس عورت نے ایک بستر بہیجا اوسمین اون بہرا تہا آنحضرت صلعم میرے پاس تشریف لائے اور مجہہ سے دریافت فرمایا ای عائشہ یہہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فلان انصاریہ عورت میرے پاس آئی تہی اوسنے آپکا بستر مبارک دیکہا تہا یہ بستر اوسنے میرے پاس بہیجدیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عائشہ اس بستر کو واپس کر دو واللہ جلشانہ کی قسم ہے اگر مین چاہتا تو اللہ تعالی میرے ساتہہ سونے اور چاندی کے پہاڑون کو چلاتا حضرت حفصہ رضہ سے پوچہا گیا کہ آپکے مکان مین آنحضرت صلعم کا بستر کیا تہا اونہون نے فرمایا ایک ٹاٹ تہا ہم اوسکو دوتہا کر لیتے تہے آنحضرت صلعم اوسپر سو جاتے تہے ایک رات مین نے کہا اگر اس بستر کو چار تہہ کرون تو آپ کے لیئے نرم ہو جائیگا پس مین نے اوسکی چار تہہ کرین آنحضرت صلعم جب وقت صبح کو اوٹہے تو فرمایا آج رات کو تمنے میرے واسطے کیا بچہایا تہا ہمنے کہا وہی بستر تہا لیکن ہمنے اوسکی چار تہہ کر لی تہین کہ آپ کے واسطے نرم ہو جائیگا آپنے فرمایا کہ جیسا پہلے تہا اوسی حالت پر اوسکو لوٹا دو اسواسطے کہ اوسکی نرمی نے مجہکو آج رات کی نماز سے روکا۔

آنحضرت صلعم کی ایک عبا تھی آپ جس جگہ جاتے وہان بچھانے کے کام آتی تھی اور آپ کے نیچے دوہری بچھادی جاتی تھی ۔ آنحضرت صلعم اکثر ایک بوریہ پر استراحت فرماتے تھے اور آپکے نیچے سوا اوسکے دوسری شے نہیں ہوتی تھی ۔

عبداللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس ایک غرفہ مین گیا گویا وہ ایک حمام خانہ تھا آنحضرت صلعم ایک بوریہ پر سورہے تھے آپ کی پسلیون پر بوریہ کے نشان تھے آپ کی یہ حالت دیکھہ کے مین رو دیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا ای عبداللہ کس چیز نے تمکو رولایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کسری اور قیصر خزاور دیباج وحریر پر آرام پاتے ہین اور آپ اس بوریہ پر سوتے ہین جسکے آپ کی پسلیون پر نشان ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عبداللہ تم نرو و اسلیئے کہ کسری اور قیصر کیواسطے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت ہے ۔

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھسے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا آپ ایک بوریہ پر تھے اور آپ کے جسم مبارک پر سوا تہمت کے اور کوئی کپڑا نہ تھا بوریہ نے آپ کی پسلیون مین نقش ڈال دیے تھے اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک مٹھی جو قریب ایک صاع کے پڑے ہین اور کچا چمڑا لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھکے میری آنکھون مین آنسو بھر آئے آپ نے فرمایا ای ابن الخطاب کس چیز نے تمکو رولایا مین نے عرض کیا ای نبی اللہ مین کسواسطے رووُن اسلیئے کہ اس بوریہ نے آپ کے پہلوی مبارک مین نقش ڈالدیئے ہین اور آپ کے یہ خزانے ہیں ان خزانوں مین ہین دیکھتا ہون کہ سوا جو کچھہ کہ اب دیکھتا ہون کسری اور قیصر ناز و نعمت مین ہیں اوسکے کھانے کے لیئے میوجات پینے کے واسطے نہرین جاری ہین اور آپ اللہ تعالی کے نبی اور اوسکے برگزیدہ ہین اور اوسکے یہ حراے

ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابن الخطاب کیا تم اس بات سے خوشنود نہیں ہو کہ ہمارے واسطے آخرت ہو اور کسریٰ اور قیصر کے ائے دنیا ہو یہ وہ قوم ہے کہ اسکے لئے مال و نعمت نے عجلت کی ہے اور جلد منقطع ہونے والی ہیں اور ہم وہ قوم ہین کہ ہمارے طیبات نے تاخیر کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کا ایک تخت تہا اوسمیں گہانس بہری تہی اور وہ گہانس سے پہولا تہا اور اوسکے اوپر کالا کمل پڑا تہا جسکے اوسمیں گہانس بہری تہی آنحضرت صلعم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور حضرت عمر رضہ آئے آنحضرت صلعم اوس تخت پر سو رہے تہے جسوقت آپ نے دونون اصحاب کو دیکہا اوٹہ کے بیٹہہ گئے دونون صاحبون نے دیکہا تو آپکی پسلیون مین تخت کا نشان تہا دونون صاحبون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بستر اور تخت کی درشتی نے آپکو کس قدر تکلیف دی ہے ہم اوسکو دیکہہ رہے ہین اور کسریٰ او قیصر دیباج کے فرش پر آرام کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات نہ کہو اسلئے کہ کسریٰ او قیصر دوزخ مین ہین اور میرے بستر اور تخت کا انجام جنت کی طرف ہے آنحضرت صلعم نے سونے کی جای کو کبہی برا نہ کہا آپ کے لئے اگر فرش بچہا دیا گیا آپ وسپر لیٹ گئے اور اگر فرش نہ بچہایا گیا آپ زمین ہی پر لیٹ رہے آنحضرت صلعم لحاف اوڑہتے تہے آپ نے بی بیون سے فرمایا کہ جب مین تم مین سے کسی عورت کے پاس رہا ہون تو میرے پاس اوس بی بی کے لحاف مین جبرئیل علیہ السلام نہیں آئے مگر حضرت عائشہ رضہ کے لحاف مین میرے پاس آئے ہیں۔ آنحضرت صلعم کا ایک تکیہ چمڑے کا تہا جسپر آپ ٹیکا لگاتے تہے اوسکے بیچ مین کہجور کا پوست بہرا تہا۔ جابر بن سمرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا

آپ تکیہ پر اولٹی جانب سے ٹیکا لگائے بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلعم بوریہ پر نماز پڑھتے تھے
آنحضرت صلعم سپید نے پر نماز پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم دباغت کئے ہوے
پوستین پر نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کی انگشتری کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم کی انگشتری چاندی کی تھی اور اوسکا نگین حبشی تھا حبشی ایک قسم کا
نگیں ہے جسمین سپیدی اور سیاہی ہوتی ہے یا عقیق ہو ان دونوں قسموں کے پتھر کا
معدن حبشہ مین ہے سطور سے احادیث میں وارد نہین ہوا کہ آپ نے بالکل عقیق کی انگوٹھی
پہنی ہو یعنی حلقہ او نگین دونوں عقیق کے ہوں آپکی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکا نگین
بھی چاندی کا تھا۔

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری لی تھی آپ اوس
سے مہر لگاتے تھے مگر پہنتے نہ تھے۔ آنحضرت صلعم سیدہے ہاتھ مین انگشتری پہنتے تھے
بائین ہاتھ میں انگشتری پہننا مکروہ نہین ہے اور اولویت کے بھی خلاف نہیں ہے بلکہ
سنت ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو چکا ہے لیکن سیدہے ہاتھ مین انگشتری پہننا
افضل ہے اسلئے کہ دہنے ہاتھ کے متعلق احادیث اصح ہین اس بات کو باجوری نے
کہا ہے۔ آنحضرت صلعم بائین ہاتھ مین انگشتری پہنتے تھے۔
آنحضرت صلعم انگشتری کا نگین ہتیلی کی جانب رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی انگشتری
مبارک مین تین سطرین منقوش تھین ایک سطر مین محمد دوسری میں رسول تیسری مین اللہ تھا۔
انس رضہ سے روایت ہے جسوقت آنحضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہ عجم کیطرف
نامہ لکھین آپ سے کہا گیا جس خط پر مہر نہین ہوتی ہے عجم اوسکو قبول نہین کرتے تب آپنے

انگشتری بنوائی انس رض فرماتے ہین گویا مین اوس انگوٹھی کی سپیدی کو آپ کے دست مبارک
مین اسوقت دیکھ رہا ہون اور یہی انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے کسری
اور قیصر اور نجاشی کیطرف نامہ لکھا آپسے کہا گیا کہ یہ بادشاہ جس خط پر مہر نہوا وسکو قبول نہین
کرتے مہری خط کو قبول کرتے ہین آنحضرت صلعم نے انگشتری بنوائی اوسکا حلقہ چاندی کا
تہا اور اوسمین محمد رسول اللہ منقوش تہا آنحضرت صلعم خطون پر مہر کرتے تہے اور فرماتے تہے
کہ خط پر مُہر لگانا رفع بدگمانی کے لئے اچہا ہے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے سونے کی انگشتری بنوائی تہی آپ اسکو دہنے ہاتہہ مین پہنتے تہے آپکی انگشتری کو
دیکھکے لوگون سونے کی انگشترین بنوائین آپنے اوس انگشتری کو ڈالدیا اور فرمایا کہ اسکو
کبہی نہ پہونگا پہر اون لوگوں نے بہی اپنی اپنی انگشترین ڈالدین اور یہی ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری بنوائی تہی اوسکا نگین ہتیلی کیطرف رہتا تہا
اور آپنے اوس انگشتری پر محمد رسول اللہ نقش کیا تہا اور ممانعت فرمائی تہی کہ کوئی شخص اس
عبارت کو اپنی انگشتری پر نقش نہ کرے وہ انگشتری وہ تہی جو معیقیب رض سے بیر اریس
مین گر گئی معیقیب رض اصحاب بدر سے ہین اور مہر مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک
اونکے پاس رہتی تہی اور آنحضرت صلعم کے بعد وہ انگوٹہی خلفا کے پاس رہتی تہی۔

عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگوٹہی بنوائی تہی
وہ آپ کے دست مبارک مین تہی پہر وہ انگشتری حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتہہ مین تہی پہر حضرت
عمر فاروق کے ہاتہہ مین تہی پہر حضرت عثمان غنی رض کے ہاتہہ مین رہی یہانتک کہ بیر اریس مین
گر گئی اوسپر محمد رسول اللہ نقش تہا۔

باجوری نے کہا ہے کہ انگشتری کے واقعہ سے اس جانب اشارہ ہے کہ خلافت کا معاملہ

انگشتری کی ساتہ مسطور تہا جسوقت وہ گم ہوی فتنے متصل ہوگئے اور مختلف باتیں پہیل گئیں اور ہرج
حاصل ہوا اسلیئے بعض محققین نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی انگشتری میں وہ اسرار تہے
جو سلیمان علیہ السلام کی خاتم میں تہے سلیمان علیہ السلام کی خاتم جسوقت گم ہوی تہی تو انکا ملک
جاتا رہا تہا اور آنحضرت صلعم کی انگشتری مبارک جسوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے گم ہوی تہی تو انکی
خلافت بہی آخر ہوگئی اور ایسے فتنے برپا ہوے کہ آپ کے قتل تک نوبت پہونچی اور وہ فتنے آخر
زمانہ تک مسلسل رہے ہے - آنحضرت صلعم کو جب کسی ضرورت کے بہول جانے کا ڈر ہوتا تو
آپ انگشتری یا انگشت مبارک میں ایک ڈورا باندہ لیتے تہے انس رضہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلعم جسوقت بیت الخلا میں داخل ہوتے تو انگشتری مبارک نکال لیتے تہے -
آنحضرت صلعم کے پاس ایک آدمی آیا اوسکی انگوٹھی جست کی تہی اور ایک روایت میں ہے کہ
پیتل کی انگوٹھی تہی جس سے بت بنائے جاتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا مجہکو کیا ہوا
کہ تجہسے بتونکی بو پاتا ہون اوس مردنے وہ انگوٹھی پہینک دی پہر وہ مرد آپ کے پاس آیا اوسکے
ہاتہ میں لوہے کی انگوٹھی تہی آپ نے فرمایا مجہکو کیا ہوا کہ میں تیرے اوپر اہل دوزخ کا زیور
دیکہتا ہون اوس مردنے وہ لوہے کی انگوٹھی پہینک دی اور کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤن
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی رکہہ مگر وزن میں مثقال سے زیادہ نہو

فصل چوتہی آنحضرت صلعم کے جوتے اور موزہ کی صفت میں

آنحضرت صلعم کے جوتے میں دو دو قبال تہے اور اون دونون قبالون کے
دوہرے تسمے تہے جو انگلیون کے درمیان رہتے تہے آنحضرت صلعم ایک قبال کو
انگشت ابہام اور اوسکے قریب کی اونگلی میں اور دوسرے کو وسطی اور اوسکے قریب
کی اونگلی میں رکہتے تہے عبد اللہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم لعا

سبتیہ پہنتے تھے سبتیہ ایک قسم کی جوتی ہے کہ جسکے چمڑے پر بال نہین ہوتے آپ اون جوتیوں
مین وضو فرماتے تھے عبداللہ ابن عمر رض فرماتے اون کہ مین اس بات کو دوست کہتا ہوں
کہ ویسی جوتی پہنون عمرو ابن حریث رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلعم کو نعلین مخصوفہ پہنے ہوے نماز پڑہتے دیکہا نعلین مخصوفہ ایک قسم کی جوتی ہے جسکے
دونوں طاقوں میں جوڑ ہوتا ہے جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے بائین ہاتہہ سے کہانا کہانے اور صرف ایک ہی پاؤن مین جوتی پہننے سے
ممانعت فرمائی ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم لوگون مین سے
کوئی شخص جوتی پہنے تو جوتی مین پہلے سیدہا پاؤن ڈالے اور جسوقت جوتی اوتارے
تو اولٹے پاؤن سے اوتارے تاکہ سیدہا پاؤن پہننے وقت اول ہو اور اوتارتے وقت
آخر ہے آنحضرت صلعم جسوقت باتین کرنے کے لئے بیٹہتے تو دونوں جوتے اوتار
لیتے تھے باجوری نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی کفش مخصرہ معقبہ ملسنہ تہی جیساکہ
ابن سعد نے طبقات مین روایت کی ہے مخصرہ پتلی کمر والی معقبہ ایڑی کی جاے اوسمین تسمہ لگا تہا تاکہ
ایڑی کو روکے رہے ملسنہ زبان کی صورت سامنے کی نوک اوس کفش کی زبان کیطرح لوکدار تہی

حافظ کبیر زین الدین عراقی نے الفیہ سیرت نبویہ مین کہا ہے

وَنَعْلُہُ الْکَرِیْمَۃُ الْمَصُوْنَۃُ طُوْبیٰ لِمَنْ مَسَّ بِہَا جَبِیْنَہُ آنحضرت صلعم کی کفش
مبارک کریمہ اور مصونہ تہی اوس شخص کو خوشخبری ہو جسنے اپنی پیشانی کو اوس سے ملا۔ لَہَا
قِبَالَانِ بِسَیْرٍ وَہُمَا سِبْتِیَّتَانِ سَبَتُوْا شَعْرَہُمَا۔ اوس کفش مبارک میں مع تسمہ کے
دو قبال تہے اور دونوں کفشین سبتیہ تہیں اوسکے چمڑے کے بال نکال ڈالے گئے تہے

وَطُولُهَا شِبْرٌ وَاِصْبَعَانِ - وَعَرْضُهَا مِمَّا يَلِي الْكَعْبَانِ اون کفشون کا طول ایک بالشت اور دو انگشت تہا اور اونکا عرض ٹخون کے قریب تہا سَبْعُ اَصَابِعَ وَبَطْنُ الْقَدَمِ خَمْسٌ وَفَوْقَ ذَا فَسِتٌّ فَاعْلَمْ اون دونون کفشون کا عرض سات انگل تہا اور کفش کے اندر کی جای جہان قدم رہتا ہے وہ پانچ انگل اس سے زیادہ چھ انگل تہی اس بات کو جان وَرَأْسُهَا مُحَدَّدٌ وَعَرْضُ مَا بَيْنَ الْقِبَالَيْنِ اِصْبَعَانِ اَضْبَطُهُمَا اون کفشون کا سر باریک تہا اور درمیان اوسکے قبالون کے دو انگشت کی مقدار مین جاے تہی لس قول کو یاد کرے وَهٰذِهٖ مِثَالُ تِلْكَ النَّعْلِ وَدُوْرُهَا اَكْرِمْ بِهَا مِنْ نَعْلٍ - یہہ مثال اوس کفش مبارک اور اوسکے دور کی ہے یہ کفش کیا اچہی ہی فائدہ مواہب میں کہا ہے کہ ابن عساکر نے آنحضرت صلعم کی کفش مبارک کے نقشہ کو جزو مفرد میں ذکر کیا ہے اور ابو اسحاق ابرہیم بن محمد بن خلف السلمی الاندلسی نے اپنی تالیف میں چن لیا ہے اور اسیطرح اور لوگون نے بہی ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے کہا ہے کہ مین نے ازروی اعتماد شہرت کے کفش مبارک کے نقشہ کو نہین لکہا اور ضبط تسطیر مین دشواری بہی ہے مگر جو شخص کہ حاذق ہے اوسکے لئے دشواری نہیں - آنحضرت صلعم کے بعض فضائل کو جو ذکر کیا ہے اور اوسکے نفع اور برکت کا جو امتحان لیا ہے یہہ ہے کہ ابو جعفر محمد ابن عبد المجید جو کہ شیخ اور صالح تہے بعض طالبین نفع سے جو انکے پاس آئے اونکے لئے اونہون نے یہ مثال دی ہے اور اوسکے نفع سے کہا ہے کہ میں نے شب کو اس کفش مبارک کی عجیب برکت دیکہی میری بی بی کے درد شدید ہوا اور قریب تہا کہ وہ درد میری بی بی کو ہلاک کر دے جس مقام پر درد تہا مین نے کفش مبارک کو رکہا اور کہا اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ بَرَكَتَ هٰذَا النَّعْلِ اللہ تعالی نے اوسیوقت میری بی بی کو شفا دی ابو اسحاق نے کہا کہ ابو القاسم ابن محمد کو آنحضرت

صلعم کی کفش مبارک کی برکت کا تجربہ جوکچہ ہوا ہے منجملہ اوسکے یہہ ہی جو شخص کفش مبارک کو تبرک کی غرض سے اپنے پاس رکہے اوسکو باغیونکی بغاوت اور غلبہ اعدا سے امان ہوگی اور ہر شیطان مارد اور چشم بد سے تعویذ ہوگی اگر حاملہ عورت کفش مبارک کو سیدہے ہاتہہ مین پکڑے اور دردزہ کی شدت ہو تو اللہ تعالی اوسکے وضع حمل کو اپنے حول اور قوت سے آسان کردیگا ابو قرطبی کا قول کیا اچہا ہے ؎

وَنَعْلٍ خَضَعْنَا هَيْبَةً لِبَهَائِهَا	وَاِنَّا مَتٰى نَخْضَعْ لَهَا اَبَدًا نَعْلُ

ایسی کفش مبارک ہے کہ ہماری گردنین اوسکی رونق کی ہیبت سے جہک جاتی ہیں اور ہم جس وقت اوس کفش مبارک کے سامنے جہک جاتے ہیں تو بلندی پاتے ہیں وَضَعْهَا عَلٰى اَعْلَى الْمَفَارِقِ اِنَّهَا حَقِيْقَتُهَا تَاجٌ وَصُوْرَتُهَا نَعْلُ اوس کفش مبارک کو سر پر رکہ کہ حقیقت مین وہ تاج ہے اور صورت مین کفش ہے يَا حُصُّ خَيْرِ الْخَلْقِ حَازَتْ مَزِيَّةً عَلَى التَّاجِ حَتّٰى بَاهَتِ الْمَفْرِقَ النَّعْلُ - آنحضرت صلعم کے پاؤن کے باعث اوس کفش نے فوقیت پائی ہے تاج پر پس اوس کفش سے سر فخر کرتا ہے شِفَاءٌ لِذِي سَقِيْمٍ رَجَاءٌ لِبَائِسٍ اَمَانٌ لِذِي خَوْفٍ كَذَا يَحْسَبُ الْفَضْلُ وہ کفش مبارک بیمار کے لئے شفا ہے اور نامراد کے لئے مراد ہے خوف والے کے لئے امان ہے ایسی ہی شمار کی گئی ہیں اوسکی بزرگیین بریدہ رض سے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے آنحضرت صلعم کے واسطے دو موزے سیاہ رنگ کے جنکے رنگ مین دوسرا رنگ شریک نہ تہا ہدیہ کے طور پر بہیجے تہے آپ نے اون موزون کو پہنا پہر وضو کیا اور اونپر مسح کیا۔

مغیرہ بن شعبہ رض نے روایت کی ہے کہ دحیہ رض نے آنحضرت صلعم کیواسطے دو موزے ہدیہ کے طور پر بہیجے تہے آپنے اونکو پہنا تہا طبرانی نے اوسط مین ایک یہودی عالم سے روایت

کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت قضای حاجت کے لئے ارادہ فرماتے تو دور جایا کرتے تھے ایک دن آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ نے وضو کیا اور ایک موزہ پہنا ایک سبز رنگ طائر آیا اوسنے دوسرے موزہ کو لیا اور اوپر کو اوڑا پھر اوس موزہ کو ڈالدیا اوسمیں سے ایک سانپ نکلا آنحضرت صلعم نے فرمایا هٰذِهٖ كَرَامَةٌ اَكْرَمَنِي اللّٰهُ بِهَا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ ۔

فصل پانچوین ۔ آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں

ابن سیرین رض نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ کو یہ یقین تہا کہ اونہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلعم کی تلوار کے موافق بنائی ہے سمرہ بنی حنفیہ کے قبیلہ سے تھے اس قبیلہ کے لوگ اچھی تلوار بنانے میں مشہور ہیں۔

انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی شمشیر کا قبیعہ چاندی کا تہا قبیعہ تلوار کا سندیا جو چیز قبضہ کے سرے پر ہوتی ہے اوس سے مراد ہے جعفر ابن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار کی کوتہی اور حلقہ اور قبیعہ چاندی کا تہا ۔ آنحضرت صلعم کے پاس متعدد تلواریں تہیں آپ کی ایک تلوار کا نام ماثور تہا وہ اول تلوار ہے جو آنحضرت صلعم کو اپنے باپ سے پہونچی ہے آپ کی تلوار کا نام قضیب تہا۔ آپ کی ایک تلوار کا نام قلعی تہا قلع بادیہ سے ایک جگہہ ہے وہاں کی بنی ہوئی تہی آپ کی ایک تلوار کو تبار کہتے تھے اور ایک تلوار کو حتف اور ایک تلوار کا نام مخذم تہا اور ایک کا نام رسوب اور ایک کا نام صمصامہ تہا اور ایک کو لحیف کہتے تہے اور ایک کو ذوالفقار فقر گڑہے کو کہتے ہیں اوسکی بارہ مین گڑہے تہے آنحضرت صلعم کے معجزات مین ذکر کیا ہے کہ جسوقت عکاشہ

کی تلوار جنگ بدر مین ٹوٹ گئی تو آپ نے ایک سوکہی لکڑی اونکو دی اور فرمایا کہ اس سے مارو عکاشہ کے ہاتھہ مین وہ لکڑی لانبی تلوار نہایت سفید چمکدار مضبوط ہوگئی عکاشہ رض نے اوس تلوار سے جنگ کی پہر ہمیشہ عکاشہ کے پاس وہ تلوار رہی جنگ کے موقعون مین وہ اوس تلوار کے ساتھہ جاتے تھے یہان تک کہ عکاشہ شہید ہوے - اور آنحضرت صلعم نے جنگ احد مین عبداللہ بن جحش کو جبکہ اونکی تلوار جاتی رہی تہی کہجور کی ایک باریک شاخ دی تہی وہ شاخ اونکے ہاتہہ مین تلوار ہوگئی تہی - آنحضرت صلعم کے پاس ایک حربہ تہا آپ اوسکو اپنے ساتھہ لیجایا کرتے تہے اور جسوقت آپ نماز پڑہتے تو آپ اپنے روبرو گاڑہ دیا کرتے تہے آنحضرت صلعم کا رایت سیاہ اور لوا سفید تہا -

زبیر ابن العوام رض سے روایت ہے کہ جنگ احد مین آنحضرت صلعم کے جسم مبارک پر دو زرہین تہین آپ نے ایک پتہر پر جانے کے لئے ارادہ فرمایا مگر زرہون کے بوجہ کی وجہ سے جا نسکے پس طلحہ رض نیچے بیٹہہ گئے آنحضرت صلعم اونکے اوپر چڑہکر پتہر پر چڑہ گئے زبیر رض نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپنے فرمایا واجب طلحہ یعنی طلحہ رض نے ایسا کام کیا کہ اوسکی وجہہ سے اپنے نفس پر جنت کو واجب کرلیا - آنحضرت صلعم کے پاس سات زرہین تہین آپکی ایک زرہ کا نام ذات الفضول تہا وہ زرہ لانبی تہی اسلئے اوسکا یہ نام رکہا گیا تہا اور آپکی ایک زرہ کا نام ذات الوشاح تہا اور ایک زرہ کا نام ذات الحواشی اور ایک کا نام فضہ تہا اور ایک زرہ کا نام سعدیہ تہا اوسکی نسبت کہا گیا ہی کہ یہ زرہ حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام کی تہی اونہون نے جالوت کی جنگ مین اوسکو پہنا تہا اور آپکی زرہ کا نام بترا تہا اور ایک کا نام خرنق تہا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم جب مکہ معظمہ مین داخل ہوے تہے تو آپ کے سر مبارک پر خود تہا -

فصل چہٹی

آنحضرت صلعم کے اخلاق سے یہ بات تہی کہ آپ اپنی ہتیارون اور چارپایون اور سامان کا نام رکہتے تہے آنحضرت صلعم کے رایت کا نام عقاب تہا وہ رایت سیاہ تہا کبہی اسکو ایپ رد اور کبہی سفید کر لیتے تہے اوس رایت مین سیاہ خطوط تہے آپ کے خیمہ مبارک کا نام رکن تہا اور آپکی آئینہ کا نام مشوق تہا اور قدح کا نام ریان کوزہ کا نام صادر زین کا نام داج مقراض کا نام جامع تہا جس تلوار کو آپ اپنے ہمراہ لڑائیون مین لیجاتے تہے اوسکا نام ذوالفقار تہا آپ کی اور تلوارین بہی تہین آپ کی ایک چمڑے کی پیٹی تہی جسمین چاندی کے تین حلقے تہے آپ کے تیردان کا نام کافور تہا اور آپ کے ناقہ کا نام قصوا تہا قصوا کو عضبا بہی کہتے ہین آپ کے خچر کا نام دلدل اور گدہے کا نام یعفور تہا جس بکری کا دودہ آپ نوش فرماتے تہے اوسکا نام عینہ تہا۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار زیور سے آراستہ تہی اوسکا قائمہ اور کونہی چاندی کی تہی اور اوسمین چاندی کے حلقے پڑے تہے اوسکا نام ذوالفقار تہا آپ کی کمان کا نام ذوالسداد اور تیردان کا نام ذوالجامع تہا آپ کی زرہ تانبے سے موشح تہی اوسکا نام ذات الفضول تہا آپ کے حربہ کا نام نبعا سپر کا نام ذقن تہا آپ کے گہوڑے کا نام جو اشقر رنگ تہا مرتجز تہا آپ کے اسپ ادہم کا نام سکب تہا آپ کی زین کا نام داج بغلہ شہبا کا نام دلدل اور ناقہ کا نام قصوا اور گدہے کا نام یعفور تہا اور آپ کی بساط کا نام کز تہا آپ کے چہوٹے نیزہ کا نام نمر کوزہ کا نام صادر آئینہ کا نام مدلہ مقراض کا نام جامع تلوار کا نام مشوق تہا آنحضرت صلعم کے ڈبہ کا نام ربعہ تہا آپ اوسمیں آئینہ اور کنگہی اور قینچیاں اور مسواک رکہتے تہے آپ کے ایک گہوڑے کا نام سحیف اور ایک گہوڑے کا نام ظرب اور ایک گہوڑے کا نام

لرزاد تہا اور آپ کے ایک کٹہلی کا نام غرا تہا اوسکو چار آدمی اوٹہاتی تہی اور ایکی کیہ بکا انہ نمبرہ تہا

باب چوتھا

آنحضرت صلعم کے کہانے اور پینے اور سونے کی صفت مین اس باب مین چہ فصلین ہین

فصل پہلی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گذرانکی صفت مین

سماک بن حرب رضہ سے روایت ہے کہ مین نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تہے کہ تم لوگ جو چاہتے ہو کہاتے ہو پیتے ہو مین نے تمہارے نبی صلعم کو دیکہا کہ ناقص خرمونکے اس قدر نہین پاتے تہے کہ اپنا پیٹ بہرتے آنحضرت صلعم کا اکثر طعام خرمے اور پانی تہا حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم اہلبیت محمد مہینہ بہر تک آگ نہین جلاتے تہے خرمون اور پانی سے ہماری گذر ہوتی تہی بخاری اور مسلم کی روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ رضہ عروہ سے کہتی تہین اے میرے بہانجے اللہ تعالی کی قسم ہے ہم ایک ہلال کو دیکہتے تہے پہر دوسرے اور تیسرے ہلال کو دیکہتے تہے دو مہینے تک رسول اللہ صلعم کے مکانون مین آگ نہین جلائی جاتی تہی جس سے کہانا پکتا عروہ رضہ نے کہا اے خالہ کس شے سے تمہاری زندگی تہی حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ خرمون اور پانی سے زندگی بسر کرتے تہے لیکن رسول اللہ صلعم کے ہمسایہ انصار لوگ تہے اونکے پاس دودہ دینے والی اونٹنیان تہین وہ لوگ آنحضرت صلعم کیواسطے دودہ بہیجا کرتے تہے وہ دودہ ہم آپ کو پلا دیتے تہے ابی طلحہ رضہ سے روایت ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے پاس بہوک کی شکایت کی اور بہوک اور ضعف کے باعث اپنے پیٹون پر پتہر باندہے تہے وہ آپ کو دکہائے آنحضرت صلعم نے ہمکو دکہلایا کہ اپنے شکم مبارک پر دو پتہر باندہے تہے مواہب مین ابن بجیر رضہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلعم بہوکے تہے آپ نے ایک پتہر کیطرف ارادہ فرمایا اور اوسکو اوٹہا کے

اپنے شکم سا یک پر باندہ لیا او فرمایا آگاہ ہو کہ دنیا مین بہت سے نفس کہا پیوالے نعمت والے ہین قیامت کے دن وہ بہوکے پیٹ اور ننگے ہونگے۔ آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ اپنے نفس کو بزرگ رکہتے ہیں اور وہ نفس اونکی اہانت کرتا ہے آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین اور وہ نفس اونکا اکرام کرتا ہے۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ ایسے وقت مین مکان سے باہر نکلے کہ اوسوقت مین باہر نہین نکلتے تہے اور آپ کے پاس اوسوقت کوئی شخص ملنے کے لیئے نہیں آتا تہا اوسوقت آنحضرت صلعم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق آئے آپنے فرمایا ای ابوبکر کس ضرورت سے آئی ہو عرض کیا مین اپنے مکان سے اسواسطے نکلا کہ آپ سے ملون اور آپ کو سلام کرون اور آپ کو دیکہون تہوڑی دیر نہیں ٹہیرے تہے کہ حضرت عمر رض آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کس ضرورت سے آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ بہونک کی وجہہ سے آیا ہون آپنے فرمایا میں بہی کچہہ بہونک پاتا ہوں ابی الہیثم ابن التیہان کے گہر چلو ابی الہیثم کے پاس خرموں کے بہت درخت اور دودہ دینی والی بکریں تہیں اور اونکے پاس کوئی خادم نہ تہا آنحضرت صلعم نے ابی الہیثم کو مکان مین نہین پایا اونکی بی بی سے پوچہا کہ تمہارا شوہر کہاں ہین بی بی نے کہا کہ ہمارے واسطے میٹہا پانی لینے گئے ہیں کچہہ دیر نہین ہوی تہی کہ ابوالہیثم ایک مشک پانی سے بہری ہوئی لائے اور اوسکو رکہدیا اور آنحضرت صلعم کے پاس آکر کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں پہر آنحضرت صلعم کو مع اصحاب کے اپنے باغ مین لے گئے اور فرش بچہایا پہر خرمون کے درختوں کیطرف گئے اور ایک خوشہ لاکے رکہدیا آنحضرت صلعم نے خوشہ کو دیکہہ کے فرمایا ہمارے واسطے پکے خرمے کیون نہین لائے ابوالہیثم نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے یہ ارادہ کیا کہ تازہ

پختہ خرمے اور نیم پختہ دونون کو آپ خود پسند فرمالینگے- آنحضرت صلعم نے مع اصحاب کے
خرمے کہائے اور پانی پیا پہر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین
میری جان ہے یہہ اون نعمتون سے ہے کہ قیامت کے دن تمسے اونکا سوال کیا جائیگا یعنی
ٹھنڈا سایہ اور تازے پاکیزہ خرمے اور ٹھنڈا پانی نعمتون سے ہے اور اسکا حساب ہوگا
پس ابوالہیثم آپ کے واسطے کہانا پکوانیکے لئے گئے نبی کریم صلعم نے اونسے فرمایا کہ ہمارے
واسطے دودہ والی بکری ذبح نہ کرنا ابوالہیثم نے بکری کا ایک بچہ مادہ تہا یا نر ذبح کیا اور اوسکو
پکواکے آپ کے پاس لائے آنحضرت صلعم اور اصحاب نے اوسکو تناول فرمایا آنحضرت
صلعم نے ابوالہیثم سے پونچہا کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے ابوالہیثم نے کہا کوئی خادم
نہین ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت قیدی لوگ آوین اوسوقت تم ہمارے پاس آؤ آنحضرت
صلعم کے پاس دو قیدی آئے تیسرا اونکے ساتہہ نہ تہا ابوالہیثم آپکے پاس آئے آپ نے
اون سے فرمایا کہ ان دونون آدمیون سے ایک کو پسند کرلو اونہون نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپہی میرے واسطے پسند کردیجے آنحضرت صلعم نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
تم اس آدمی کو لو مین نے دیکہا ہے کہ نماز پڑہتا ہے مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ اسکے ساتہہ نیکی
کرنا ابوالہیثم اپنی بی بی کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم کی وصیت بی بی کو خبر کی اونکی
بی بی نے کہا کہ جو کچہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا ہے تم اوسکے حق کو ادا
نہ کرسکوگے مگر اسطور سے حق ادا کرسکوگے کہ اوسکو آزاد کردو ابوالہیثم نے کہا وہ آزاد ہے-
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی نبی اور کسی خلیفہ کو نہین بہیجا مگر اوسکے دو دوست
اندرونی ہوتے ہین ایک دوست خاص اوسکو امر معروف کیواسطے حکم کرتا ہے اور امر منکر سے
اوسکو منع کرتا ہے اور دوسرا فساد کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑتا جو شخص دوست بد سے

سے لگاہ رکھا گیا تحقیق وہ عصمت الہٰی کے باعث محفوظ اور معصوم رہا۔

عتبہ بن غزوان رضہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق مین نے اپنے آپ کو ایسے حال مین پایا کہ رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جو لوگ تہے اونسے مین ساتوان آدمی تہا ہمارا کہانا نہ تہا مگر درخت کے پتے ہے پتون کے کہانے سے ہماری باچہیں چہل گئی تہین مین نے ایک چادر پڑی ہوی پائی اوسکو اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان تقسیم کیا آدہی چادر مین نے تہمت بنایا اور آدہی سے سعد نے ہم ساتون آدمیون سے کوئی شخص نہ تہا مگر ہر ایک شہر کا امیر تہا قریب ہے وہ زمانہ آئیگا کہ ہمارے بعد امرا کو تم آزمالوگے۔

انس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تحقیق خدا کے معاملہ مین میں ایسا خوف دلایا گیا کہ میری طرح کوئی خوف نہیں دلایا گیا اور تحقیق مین خدا کے معاملہ مین ایسا ایذا دیا گیا کہ کوئی ایذا نہین دیا گیا اور میری تیس تین رات اور تیس دن ایسی آئے کہ میرے اور بلال کے واسطے اتنا کہانا نہ تہا کہ ذی حیات کہا سکے اسقدر غلہ تہا کہ بلال کی بغل اوسکو چہپا تی تہی یعنی نہایت قلیل مقدار غلہ تہا جو بلال کی بغل مین چہپا ہوا تہا۔

اور بہی **انس** رضہ سے روایت ہے کہ **آنحضرت** صلعم کے پاس صبح اور شام کو کہانے مین روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا مگر مہمان لوگ جسوقت آتے تو اونکے کہانے کے لئے روٹی اور گوشت جمع ہوتا تہا۔ آنحضرت صلعم صبح اور شام کے کہانے مین اپنے پاس گوشت اور روٹی جمع نہین کرتے تہے مگر جسوقت لوگ آپ کے پاس مہمان ہوتے تو اونکے لئے گوشت اور روٹی جمع کرتے تہے **نوفل** بن ایاس ہذلی سے روایت ہے کہ عبدالرحمن ابن عوف رضہ ہمارے ہم صحبت تہے اور وہ نہایت اچہے جلیس تہے ایکدن وہ ہمارے ساتہہ کہیں سے واپس آئے اور واپسی کے وقت ہمکو اپنے ساتہہ لے آئے جسوقت ہم لوگ اونکے مکان

میں داخل ہوئے اوسوں نے مکان میں پہونچکر غسل کیا پہر باہر نکلے اور ہمارے واسطے ایک
طبق لائے جسمیں روٹی اور گوشت تہا سوقت وہ طبق رکہا گیا عبدالرحمن رض روئے میں نے
کہا یا ابومحمد تم کیوں روئے اوسوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپنے اور آپ کی
اہلبیت نے کبھی پیٹ بہر کے جَو کی روٹی نہین کہائی ہم ایسا گمان نہین کرتے کہ عمدہ نعمتیں ہمارے
واسطے آخرت میں رکہی گئی ہوں بلکہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ نعمتیں یہین ہمیں بہیجدی گئی ہیں۔ انس رض
سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپ اوسوقت بہوک کے باعث بیٹہ کو
ٹیکا دیکے بیٹھے تہے آنحضرت صلعم اوس چیز سے کہ اللہ تعالی آپکو دیتا تہا نہیں لیتے تہے
مگر فقط ایک سال کا قوت لیتے تہے وہ قوت معمولی خرموں اور جوؤں سے ہوتا تہا اور سب چیزیں
خدائے عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے رکہہ دیتے تہے حضرت عائشہ صدیقہ رض
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم صبح کا کہانا شام کے لئے اور شام کا کہانا صبح کے واسطے اوٹہا کے
کبھی نہیں رکہتے تہے۔ ترمذی نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کوئی چیز
دوسرے دن کیواسطے اوٹہا کے نہیں رکہتے تہے۔ آنحضرت صلعم اگر صبح کا کہانا کہاتے تو شام کا
کہانا نہیں کہاتے اور شام کا کہانا جسوقت کہاتے تو صبح کا کہانا نہیں کہاتے تہے قسطلانی
مواہب میں کہا ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب بہوک کی
حالت میں ایام گذارتے تہے باوجودیکہ آنحضرت صلعم اپنے اہلبیت کو ایک سال کا قوت
دیا کرتے تہے اور آپکی یہ شان تہی کہ اللہ جلشانہ نے آپکو غنیمت دی تو آپنے چار آدمیوں میں ایک
ہزار اونٹ تقسیم فرما دیے تہے اور آپنے عمرہ مین ایکسو اونٹ قربانی کے لئے بہیجے تہے اور اونکو
ذبح کرکے مساکین کو کہانا کہلایا تہا اور آپنے ایک اعرابی کو بکریون کا گلہ عطا فرما دیا تہا اور اسیطرح
اور بہی آپ کی عطا تہی اور آپ کے ساتہہ جو مالدار اصحاب مثل حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت

عمر فاروق رم اور حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین تھے یہ اصحاب
آپکے روبرو اپنی جانوں اور مالوں کو بدل کرتے تھے آپ نے صدقہ کیواسطے حکم فرمایا تو
حضرت ابوبکر صدیق رم اپنا تمام مال لے آئے اور حضرت عمر فاروق رم اپنا نصف مال لائے
اور جسوقت آپنے جیش عسرت کیواسطے ارادہ فرمایا تو اوسکا سامان حضرت عثمان غنی رم نے
ایک ہزار اونٹوں سے کیا اس تمہ کا حوالہ طبری نے دیا ہے غیا کہ فتح الباری میں
حکایت کی گئی ہے کہ یہ بات کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب بھوکے رہتے تھے یہ امر
کسی کسی وقت میں ہوتا تھا یہ حالت محتاجی اور تنگی وجہ معیشت کے باعث نہین ہوتی تھی بلکہ
یہ حالت کبھی ایثار کر دینے کے باعث ہوتی تھی اور کبھی بہت کہانے اور شکم سیر ہونے کو مکروہ
جاننے کے سبب سے ہوتی تھی حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حق یہ بات ہے کہ اکثر اصحاب
ہجرت سے پہلے جبکہ مکہ معظمہ مین رہتے تھے تنگی کی حالت مین تھے جسوقت مدینہ کیطرف
ہجرت کی تو اکثر لوگ ایسی ہی حالت مین تھے انصار نے اپنے مکانات اور اپنی دودہ دینے والی
اونٹنیوں سے اونکو مدد دی جسوقت مہاجرین کو نضیر اور نضیر کے بعد فتح ہوئی تو مہاجرین نے
انصار کی اونٹنیون کو واپس کر دیا بیشک آنحضرت صلعم نے باوجود امکان فراخ دستی دنیا
کے اس بات کو خود اختیار کیا تھا چنانچہ ترمذی نے حدیث امامہ سے تخریج کی ہے کہ
نبی صلعم نے فرمایا میرے رب نے میرے اوپر عرض کیا کہ بطحاء مکہ کو میرے واسطے سونا کر دے
مین نے کہا اے رب مین یہ نہین چاہتا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک دن سیر اور ایک دن بھوکا
رہون۔ جسوقت مین بھوکا ہونگا تو تیری طرف تضرع اور تیرا ذکر کرونگا۔ اور جسوقت شکم سیر
ہونگا تو تیرا شکر اور تیری حمد کرونگا ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت
صلعم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام مقام صفا مین تھے آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل

سے کہا اوس ذات کی قسم ہے کہ اوسنے تجکو حق کے ساتھہ بھیجا ہے آل محمد پر کوئی شب نہین آئی کہ ایک سیل کی مقدار میں آٹا یا کف دست کی مقدار مین ستو ہوتے کہ وہ کہاتے اتنے مین اوسنے کلام تمام بھی نکیا تھا کہ آپ نے ایک ایسی ہیبت ناک آواز آسمان سے سنی کہ آپکو اوسنے بیقرار کردیا آنحضرت صلعم نے کہا کیا اللہ تعالی نے قیامت کو حکم فرمایا ہے کہ قائم ہوجائے جبرئیل علیہ السلام نے کہا نہین لیکن جسوقت اللہ تعالی نے آپ کا کلام سنا اوسی وقت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ آپکی طرف اوترے اسرافیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے جو کچھہ ذکر کیا وہ اللہ تعالے جل شانہ نے سنا مجکو زمین کے خزانون کی کنجیون کے ساتھہ بھیجا ہے کہ آپ کے سامنے پیش کرون اگر آپ ارادہ کرتے ہین کہ تہامہ کے پہاڑ زمرد اور یاقوت اور سونے اور چاندی کے ہیکے آپ کے ہمراہ چلین تو مین ایسا کرسکتا ہون اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ مین نبی بادشاہ ہوکر رہون یا آپ کی یہ خواہش ہے کہ مین نبی عبد ہوکر رہوں ان دونون باتون مین سے ایک کو اختیار فرمالیجیے۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع کرین آنحضرت صلعم نے اسرافیل علیہ السلام سے تین بار فرمایا کہ مین نبی عبد ہوکر رہنا چاہتا ہون اس حدیث کو طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھہ روایت کیا ہے بوصیری نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے ؎

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ	عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بلند پہاڑون نے سونا بنکر آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا آپ نے اون پہاڑون سے اپنی بہت نفرت ظاہر کی۔

آنحضرت صلعم کی روٹی کی یہ حالت تہی حضرت ابن عباس رض نے کہا ہے کہ آپ اور آپ کے اہلبیت پے در پے راتون کو بہوکے سوجاتے اور شب کا کہانا نہین پاتے تہے

اور اکثر آپ کی روٹی جو کی ہوتی تہی حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم کے اہلبیت سے نے جو کی روٹی سے متواتر دو دن پیٹ نہین بہرا یہانتک کہ آپ نے
وفات پائی سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ مین نے ابا امامہ رضہ سے سنا وہ یہ کہتے تہے کہ
آنحضرت صلعم کے مکان کے لوگون سے جو کی روٹی نہین بچتی تہی یعنی نہایت تہوڑی ہوتی تہی
حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آپ کے دسترخوان سے روٹی کا
ریزہ تک نہین اوٹہایا گیا یہانتک کہ آپ نے وفات پائی اور یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی اور میرے پاس سوا تہوڑے جو کے
آٹے کے کوئی شے نہین تہی کہ جسکو ذی حیات کہاوے آدہے وسق کی مقدار مین جو ہوگے
مین نے اونکو کہایا بہت دنون تک وہ جو میرے پاس رہے ایک دن مین نے اونکو وزن
کیا وہ ختم ہوگئے آنحضرت صلعم جو کی روٹی بغیر چہنے ہوے آٹے کی کہاتے تہے اور بغیر
پانی کے گہونٹ کے اوسکو حلق سے نہیں اوتار سکتے تہے سہل ابن سعد سے روایت ہے اونسے
پوچہا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے چہنا ہوا آٹا کہایا ہے سہل نے کہا رسول اللہ صلعم نے چہنا
ہوا آٹا نہین دیکہا یہانتک کہ آپ خداے عزوجل سے ملے سہل رضہ سے پوچہا گیا کیا رسول اللہ
صلعم کے زمانہ مین تمہارے پاس چلنیان تہین اونہون نے کہا چلنیان نہین تہین سہل سے کہا گیا کہ جو کے
آٹے مین بہس ہوتا ہے اوسکو کسطور سے علحدہ کرتے تہے سہل نے کہا ہم جو کے آٹے
کو پہونک دیتے تہے اوسکا بہس جسقدر اوڑتا اوڑجاتا پہر اوسکو ہم گوندہ لیتے تہے اور ایک
روایت مین یون آیا ہے کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین چلنیان تہین سہل نے
کہا زمانہ بعثت سے وفات تک رسول اللہ صلعم نے چلنیان نہین دیکہین۔

انس رضہ نے کہا مین یہ بات نہین جانتا کہ رسول اللہ صلعم نے پتلی چپاتی دیکہی ہو یہانتک

کہ آپ اللہ تعالےٰ سے لاحق ہوے اور نہ کبھی بھونی ہوی بکری جسکو سمیط کہتے ہین آپ نے دیکھی سمیط وہ بکری ہے کہ گرم پانی سے اوسکے بال جدا کر کے مع جلد کے بھونکر کہاتے ہیں یہ خوراک اہل دولت کی ہے اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قتادہ رض نے انس رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے خوان کے اوپر اور سکورہ میں کہانا نہیں کہایا سکورہ ایک چھوٹا برتن ہوتا ہے جسمین سالن اور حواشین وغیرہ رکھکر دستارخوان پر رکھتے ہین سکورہ کا معرب سکرجہ ہے اور نہ آپ کے واسطے پتلی روٹی ہوتی تھی آپ سفرہ پر کہانا کہاتے تھے سفرہ گول وضع پر چمڑے سے ہوتا ہے اوسپر کہانا کہاتے ہین

مسروق نے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ رض کے پاس گیا اونہوں نے میرے واسطے کہانا منگایا اور کہا کہ مین کہانے سے اپنا پیٹ نہیں بہرتی اور رونا چاہتی ہون پس رو دیتی ہون مین نے پوچھا یہ حالت کیوں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ جس حالت پر رسول اللہ صلعم نے دنیا کو چھوڑا ہے میں اوس حالت کو یاد کرتی ہوں خدا کی قسم ہے کہ آپ دن مین دوبار گوشت اور روٹی سے سیر نہیں ہوے۔ **ابوہریرہ** رض سے روایت ہے کہ آل محمد صلعم سے تین دن تک متواتر کہانے سے پیٹ نہیں بھرا یہانتک کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم نے روایت کیا ہے کہ آل محمد گیہوں کی روٹی سے دو دن تک سیر نہیں ہوے مگر یہہ کہ دونوں کے کہانے مین ایک دن گیہوں کی روٹی ہوتی اور ایک دن کہجورین ہوتی تہین مسلم رض نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی روٹی اور روغن زیتون سے ایکدن مین دوبار سیر نہیں ہوے۔ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جو کی روٹی سے دو دن تک متواتر سیر نہیں ہوے یہانتک کہ آپ نے وفات پائی اور ایک روایت مین

حضرت عائشہ رض سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلعم جو کی روٹی سے دو دن تک متواتر سیر نہین ہوے اور اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالی آپ کو وہ عطا کرتا جو خیال مین بہی نہ آسکتا قسطلانی نے مواہب مین کہا ہے کہ مین نے اس بات کو ڈہونڈا کہ آنحضرت صلعم کی روٹی کے قرص آیا چہوٹے ہوتے تہے یا بڑے ہوتے تہے اس بارہ مین تحقیق کے بعد مین نے کچہ نہین پایا صحیح یہ ہے کہ آپکی روٹی چہوٹی ہونے کی روایت ہے جو کہ حضرت عائشہ رض کی حدیث مین مرفوعاً ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ روٹی کو چہوٹا کرو اور اوسکی تعداد کو زیادہ کرو مقدار کا چہوٹا پن اور تعداد کی کثرت تمہارے لیے موجب برکت ہے شیخ عارف ربانی ابراہیم متبولی اپنے دستارخوان کی روٹیون کو چہوٹا کرتے تہے جیسے شیخ ابو العباس احمد بدوی اور سادات بنی الوفا روٹیون کو چہوٹا کرتے تہے اللہ تعالی ان بزرگون کی برکات کا ہمارے اوپر اعادہ کرے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم دنیا سے گئے آپ نے اپنا شکم مبارک ایکدن مین دو کہانون سے نہین بہرا اگر آپ تمر سے سیر ہوتے تو جو کی روٹی سے سیر نہین ہوتے اور جو کی روٹی سے سیر ہوتے تو تمر سے سیر نہین ہوتے تہے قسطلانی نے کہا ہے کہ پیٹ بہر کہانا بدعت ہے کہ قرن اول کے بعد ظاہر ہوئی ہے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور حاکم نے حدیث مقدام بن معدی کرب سے اوسکی صحت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابن آدم نے پیٹ سے بدتر کسی برتن کو نہین بہرا ابن آدم کے لئے چند لقمات کافی ہین کہ اوسکی پیٹہ کو سیدہا رکہین اگر ابن آدم کے نفس پر آدوست غالب ہے تو اوسکو ایک ثلث کہانا اور ایک ثلث پانی پینا اور ایک ثلث سانس لینے کے لئے کافی ہے۔ قرطبی نے اس مقام پر کہا ہی کہ اگر اس تقسیم کو بقراط بہی سنتا تو البتہ وہ اس حکمت سے تعجب کرتا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ آل محمد کے پاس شب مین ایک صاع

کی مقدار میں طعام نہیں پاتے ہیں اور حال یہ ہے کہ آلِ محمد کے تو گھر میں حضرت حسن رضؓ
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ آپکے واسطے اللہ سبحانہ کا رزق
مستقل ہو جاوے بلکہ آپ نے اس بات سے اپنی امت کی غمخواری اور تسلی کا ارادہ کیا ہے
کہ تنگی کی حالت میں مضطر ہو جاویں شفا قاضی عیاض میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے
روایت ہے کہ آپ کے شکم مبارک کو سیری کے باعث کبھی امتلا نہیں ہوا اور آپ نے
اسکے شکوہ کو کسی شخص کے سامنے کبھی نہیں پھیلایا آپ کے نزدیک فاقہ غنا سے زیادہ دوست تھا
اگرچہ آپ بھوکے ہوتے تھے مگر طول شب کو بھوک سے گذارتے تھے بھوک آپ کو
دن کے روزہ سے منع نہیں کرتی تھی اگر آپ چاہتے تو اپنے رب عزوجل سے زمین کے
خزانے اور زمین کے میوے اور روئے زمین کی خوش عیش طلب فرماتے آپ کا احوال جو میں
دیکھتی تھی آپکے واسطے ترس کھا کر روتی تھی اور آپکو بھوکا دیکھ کر میں آپکے شکم مبارک پر اپنا ہاتھ پھیرتی تھی اور میں
یہ کہتی تھی کہ میری جان آپ پر فدا ہو کاش آپ دنیا سے اس مقدار کو پہنچتے کہ آپکے واسطے قوت ہوتا آنحضرت صلعم
فرماتے اے عائشہ مجھکو دنیا سے کیا تعلق ہے میرے بھائی اولی العزم رسولوں نے اس سے زیادہ تکلیف
اوٹھائی اور صبر کیا اور اسی حال پر دنیا سے چلے گئے اور اپنے رب کے پاس پہونچے اللہ تعالی نے اونکے مرتبہ کو
بزرگ کیا اور اونکا ثواب عظیم فرمایا - میں اس بات سے شرم کرتا ہوں کہ اپنی معیشت میں رفاہیت
چاہوں اور کل کے دن اونکے مرتبہ سے میرے مرتبہ میں کمی ہو جاوے میرے نزدیک کوئی شے
اس سے زیادہ دوست نہیں ہے کہ اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں سے ملوں حضرت
عائشہ رض نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم اس فرمانے کے بعد ایک مہینہ سے زیادہ نہیں ٹھیرے
اور آپ نے وفات پائی صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ پھر قاضی عیاض نے تین
ورق کے بعد کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صوف پہنتے تھے اور بالوں کو بچھاتے تھے

اور جو کی روٹی نمک اور راکھہ کے ساتھہ کہاتے تھے عیسی علیہ السلام سے کہا گیا کہ کاش
آپ اسی سواری کیواسطے گدہا لیتے تو اچہا ہوتا آپنے فرمایا کہ مین اللہ تعالی کے نزدیک اس
چیز سے زیادہ مکرم ہوں کہ مجہکو گدہا اپنے ساتھہ مشغول کرے حضرت عیسی علیہ السلام بالون
کے کپڑے پہنتے تھے اور درختون کے پتے کہاتے تھے اور آپکا کوئی مکان نہ تہا جسجگہہ
نیند آجاتی وہین پر آپ سو رہتے تھے اور عیسی علیہ السلام کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ
دوست یہ نام تہا کہ لوگ اونکو مسکین کہتے۔

کہا گیا ہے کہ موسی علیہ السلام جب مدین کے پانی پر اوترے تو بقولات کی سبزی لاغری
کے باعث اونکے پیٹ سے نظر آتی تہی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مجہسے پہلے کوئی
ایک نبی نبیوں سے فقر اور قمل میں مبتلا ہوتا تہا اور یہہ ابتلا ہیوں کے نزدیک اوس طرح دوست
تہا جس طرح تم لوگ بخشش سے خوش ہوتے ہو مجاہد نے کہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا
کہانا ہری گہاس تہا اور حضرت یحیی علیہ السلام اللہ تعالی کے خوف سے اسقدر روتے تھے
کہ اون کے رخسارون پر آنسوؤن نے گڑہا کر دیا تہا طبری نے وہب سے حکایت
کی ہے کہ موسی علیہ السلام جہونپڑے کے سایہ مین بیٹہتے تہے اور ایک پتھر کے گڑھے مین
کہانا کہاتے تہے جسوقت پانی پینے کے لیئے ارادہ فرماتے تو اوسی گڑہے میں چارپائے
کے طور سے منہ کو نیچا کر کے پانی پیتے تہے آپکی یہہ شان اللہ تعالی کی تواضع کے لیئے تہی
اس لیئے کہ اللہ تعالی نے آپ کو اپنے ساتھہ کلام کرنے سے عزت دی تہی۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانا کہانے اور سالن کی صفت میں
کعب ابن عجرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ تین انگلیون سے
کہانا کہاتے تہے ابہام اور ابہام کے قریب کی انگلی اور وسطی سے پہر مین نے دیکہا

کہ آپ اپنی تینوں اونگلیوں کو پونچھنے سے پہلے چاٹتے تھے اول وسطی اسکے بعد اوسکے قریب کی انگلی اوسکے بعد ابہام۔ آنحضرت صلعم جبتک کہانے کی بہاپ نہین نکل جاتی او کہانے کو مکروہ سمجھتے تھے آنحضرت صلعم گرم کہانا نوش نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ گرم کہانے مین برکت نہیں ہے اوسکو ٹھنڈا کرو اسلیئے کہ اللہ تعالی نے ہمکو آگ نہین کہلائی ہے آنحضرت صلعم جو کہانا آپ کے قریب ہوتا اوسکو کہاتے تھے او تین اونگلیون سے کہانا کہاتے تھے۔ اور کثر اوقات آپ نے کہانا کہانے مین چوتھی اونگلی سے بھی مدد لی ہے اور دو اونگلیون سے ہرگز نہین کہاتے اور فرماتے کہ دو اونگلیون سے کہانا کہانا شیطان کا فعل ہے

آنحضرت صلعم اپنی اونگلیون سے رکابی کو پونچھکر چاٹتے تھے اور یون فرماتے تھے کہ آخر کہانا برکت میں زیادہ ہے اور آپ اپنی اونگلیون کو اسقدر چاٹتے تھے کہ سرخ ہو جاتی تہین اور ہر ایک اونگلی کو چاٹنے کے بعد اوسکو رومال سے پونچھتے تھے اور یون فرماتے تھے معلوم نہین کہ کون سے کہانے مین برکت ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت خاص کر گوشت اور روٹی تناول فرماتے تو ہاتھ اچھی طرح سے دہوتے اور بچے ہوی پانی کو منہہ پر مسح کر لیتے تھے۔

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے گوشتون کی قسم سے اگر کچھ کہایا تو اوسکو چاہیئے کہ اپنے ہاتوں کو اوسکی بو سے پاک کر ڈالے اور جو شخص مقابل میں ہو اوسکی بو سے اوسکو ایذا نہ دے آنحضرت صلعم کا کہانا کہانے کے لئے بیٹھنا اکثر اسطور سے تھا کہ دونوں گھٹنون اور دونون پاؤن کو ملا لیتے تھے جسطرح نماز پڑہنے والا شخص گھٹنوں اور پاؤن کو ملا کر بیٹھتا ہے مگر اتنا فرق ہوتا تھا کہ آپ کا ایک

گھٹنا دوسرے گھٹنے پراور ایک قدم دوسرے قدم پر رہتا تھا آنحضرت صلعم فرماتی تھے کہ
مین ایک بندہ ہون جس طرح بندہ کہاتا ہے مین بہی کہاتا ہون اور جسطور سے بندہ بیٹہتا ہے
مین بہی اوسیطرح بیٹہتا ہون ابی جحیفہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
مین تکیہ لگاکر کہانا نہین کہاتا ابن ماجہ رض نے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے
منہ کے بل جہک کے کہانا کہانے سے ممانعت فرمائی ہے ابن عدی رض نے تخریج کی ہے
کہ آنحضرت صلعم نے کہانا کہاتے وقت بائیں ہاتہ پر تکیہ لگانے سے زجر فرمایا ہے۔
آنحضرت صلعم کے سالن کی یہہ حالت تہی آپ حلال کہانے سے پرہیز نہین فرماتی تہے
اگر خرمے پائے اور روٹی نہین ہوئی خرمے ہی کہالئے اگر بہنا ہوا گوشت پایا وہی کہالیا
اگر گیہون یا جو کی روٹی پائی وہی کہالی اگر شیرینی یا شہد پایا وہی کہالیا اگر دودہ پایا اور روٹی
نہین ہوئی وہی پی لیا اور اوسکے ساتہہ اکتفا کیا اگر تربز پایا یا تارہ کہجور پائی وہی کہالی۔ آنحضرت
صلعم حاضر کہالیتے تہے اور جو چیز پاتے اوسکو واپس نہین کرتے تہے زہدم الجرمی سے
روایت ہی کہ ہم ابوموسی اشعری رض کے پاس تہے ابوموسی اشعری رض مرغ کا گوشت لائے ایک آدمی
ہم لوگون سے دور ہٹ گیا ابوموسی اشعری رض نے اوس سے پوچہا تمکو کیا ہوا اوس
مرد نے کہا کہ مین نے مرغ کو نجاست کہاتے ہوے دیکہا ہے اسلیئے مین نے حلف کیا ہے
کہ اوسکو نہ کہاونگا ابوموسی اشعری رض نے اوس مرد سے کہا میرے نزدیک آ مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکہا ہے کہ آپ مرغ کا گوشت کہاتے تہے۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ رض سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور اوسکے باپ اپنے
باپ سفینہ سے جو آنحضرت صلعم کے غلام تہے روایت کرتے ہین کہ مین نے آنحضرت
صلعم کے ساتہہ حباری کا گوشت کہایا ہے حباری ایک پرند ہے جسکی گردن اور چونچ دونون

لانبی ہوتی ہیں اوسکا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور وہ نہایت تیز پرواز ہوتا رسول اللہ صلعم مرغ کا گوشت
اور جو پرند شکار کیا جاتا ہی اوسکا گوشت کہاتے تہے آپ شکار شدہ طائر کو خود مول لیتے اور نہ خود شکار
کرتے بلکہ اپنے واسطے شکار کئے ہوے پرندکے لائے جانے کو دوست رکہتے تہے اور اسکو
کہاتے تہے رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرماتے تہے کہ جسوقت تم ہانڈی
پکاؤ تو کدو اوسمین زیادہ کرو اسلئے کہ دل غمگین کو مضبوط کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلعم ثرید
گوشت اور کدو کے ساتہہ کہاتے تہے اور آپ کدو کو دوست رکہتے اور فرماتے تہے
کہ کدو میرے بہائی یونس علیہ السلام کا درخت ہے ۔

جابر بن طارق رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا
آپکے پاس کدو تہا اوسے کاٹ رہی تہے مین نے پوچہا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے
ساتہہ اپنے کہانے کو زیادہ کرتے ہیں ۔

انس رض سے روایت کی ہے کہ ایک خیاط نے کہانا پکایا تہا اوسنے رسول اللہ صلعم کی
دعوت کی تہی مین آپ کے ہمراہ کہانے کیواسطے گیا رسول اللہ صلعم کے پاس جو کی روٹی
اور شوربا لایا گیا جسمین کدو اور خشک گوشت تہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ
کہٹلے کے اطراف سے کدو کو ڈہونڈتے تہے پس اوس دن سے میں ہمیشہ کدو کو دوست
رکہتا ہوں **نووی** نے کدو کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ بات مستحب ہے کہ مرد کدو کو دوست
رکہے اور اسیطرح جس شئے کو رسول اللہ صلعم دوست رکہتے تہے اوسکو دوست رکہے حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم میٹہی چیز اور شہد کو دوست رکہتے تہے رسول اللہ صلعم کے نزدیک پینے کی چیزوں میں
دوست تر شہد تہا ۔ رسول اللہ صلعم کے نزدیک پینے کی چیزون سے دوست تر دودہ تہا ۔ آنحضرت صلعم
دودہ پیتے مدحت فرماتی تہی کہ دودہ میں چکنائی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبہی خالص دودہ اور

کبھی دودہ مین ٹھنڈا پانی ملاکر پیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے واسطے جسوقت دودہ لاتا جاتا توآپ فرماتے برکت ہے۔ آنحضرت صلعم کہجور کو دودہ کے ساتھہ ملاکے دونون کانام اطیبین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے کہجور کو مسکہ کے ساتھہ کہایا ہے اور اسکو دوست رکہتے تھے۔ آنحضرت صلعم روٹی اور گہی کہاتے تھے احیاء العلوم مین ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ آنحضرت صلعم کیواسطے فالودہ لائے آنحضرت صلعم نے فالودہ کہاکے دریافت فرمایا ای اباعبداللہ یہ کیا چیز ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم گہی اور شہد کو ہانڈی مین ڈالکر آگ پر رکہہ دیتے ہیں پہر اوسکو جوش دیتے ہین اور گیہون کی میدہ کو گہی اور شہد کو اوپر چہوڑکے پیاتک ہلاتے ہین کہ وہ پک جاتا ہے اور ایسا فالودہ ہوجاتا ہے جیسا آپ ملاحظہ کر رہے ہین یہ سنکے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہہ کہانا طیب ہی ہوتا ہے ابن ماجہ مین اس قصہ کو عبداللہ بن سلام سے دوسری وجہ کے ساتھہ مع اس کہانے کے نام کے بیان کیا ہے کہ اسکو خبیصہ یعنی لپسی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک کہانون مین زیادہ دوست گوشت تہا اور گوشت کی نسبت آپ فرماتے تھے کہ قوت سماعت کو بڑہاتا ہے اور گوشت دنیا اور آخرت میں سید الطعام ہے اگر میں اپنے رب سے چاہتا کہ مجھکو ہرروز گوشت کہلائے تو وہ مجھہ کو گوشت کہلاتا۔

عطا ابن یسار رح نے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکو خبر دی کہ میں نے ایک بہنی ہوی پسلی آنحضرت صلعم کے نزدیک کی آپ نے اوس پسلی سے گوشت تناول فرمایا عبداللہ ابن حارث رض نے روایت کی ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھہ مسجد مین بہنا ہوا گوشت کہایا ہے مغیرہ بن شعبہ رض نے روایت

کی ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ایک رات مہمان ہوا ایک پسلی بہنی ہوئی لائی گئی آپنے
چہری لیکے اوسکو کاٹنا شروع کیا میرے واسطے چہری سے پسلی کا گوشت کاٹا اتنے مین بلال
نماز کے لیئے اذان دینے لگے آپ نے چہری ڈال دی اور فرمایا بلال کو کیا ہوا تربت یداہ بلال
کی موچہیں بڑہ گئی تہیں آپ نے فرمایا انکو قطع کرو آنحضرت صلعم جسوقت کلیجی بہونی جاتی تہی
اوسکو کہاتے تہے۔ آنحضرت صلعم بکری کے دست اور شانہ کو دوست رکہتے تہے ۔

ابو ہریرہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے اپنی طرف
ایک دست اوٹھا لیا دست کا گوشت آپ کو پسند تہا آپنے دست کا گوشت دانتوں سے
کاٹ کر کہایا عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم کو دست کا گوشت پسند تہا
آپ کو دست کے گوشت مین زہر دیا گیا زہر دینے کا گمان یہود سے کیا جاتا تہا۔

ابو عبیدہ رض سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلعم کے واسطے ہانڈی پکائی آپ کو
دست پسند تہا آپ کو مین نے ایک دست دیا پہر آپ نے مجہسے دست طلب فرمایا میں نے
دوسرا دست بہی دیا پہر آپ نے دست طلب فرمایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری میں
کتنے دست ہوتے ہین دو دست تو آپکو مین دیچکا آپ نے کہا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اوسکے
قبضے میں میری جان ہے اگر تم چپ رہتے تو جتنے دست میں تمسے مانگتا تم مجکو دیئے جاتے

حضرت عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ دست کا گوشت آپ کو زیادہ
دوست نہیں تہا لیکن سبب یہہ تہا کہ آپ کو گوشت فاصلہ سے ملتا تہا آپ اسلیئے دست
کی جانب تعجیل فرماتے تہے کہ دست کا گوشت دوسرے گوشتون کی نسبت جلد پکتا ہے
رسول صلعم کے نزدیک بکری مین زیادہ دوست اوسکے سامنے کا حصہ تہا عبد اللہ ابن
جعفر رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سُنا آپ فرماتے تہے کہ پیٹہہ کا گوشت

زیادہ پاکیزہ ہے۔ ضباعہ بنت الزبیر رض سے روایت ہے انہون نے اپنے مکان مین
ایک بکری ذبح کی رسول اللہ صلعم نے اونکے پاس کسی کو بھیجا کہ اپنی بکری کے گوشت سے
ہمارے کہانے کے لئے دو ضباعہ نے کہا ہمارے پاس گردن کے سوا اور کچھ
باقی نہیں رہا تہا میں نے گردن کے بھیجنے سے حیا کی جو شخص گوشت لینے کیواسطے
آیا تہا اوسنے واپس جاکے خبر کی آپ نے اوس سے فرمایا کہ ضباعہ رض کی طرف لوٹ جاؤ
اور اوسسے کہو کہ گردن ہی کو بھیجدو اسلئے کہ سامنے کا حصہ ہے اور بکری کی پاکیزگی سے
نزدیک ہے اور پلیدی سے دور ہے آنحضرت صلعم جسوقت گوشت کہاتے تو گوشت
کی طرف سر مبارک کو نہیں جہکاتے بلکہ گوشت کو اپنے منہ کی طرف اوٹہا لیتے اور اوسکو
دانتون سے کاٹ کے کہاتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے خشک گوشت کہایا ہے
جیسا کہ حدیث مین ایک عمرو سے سنن مین وارد ہوا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کیواسطے
ایک بکری ذبح کی اور ہم سفر مین تہے آپ نے فرمایا اسکا گوشت درست کرلو حتک آپ سفر
میں تہے وہ گوشت مین آپکو کہلاتا تہا آنحضرت صلعم نے گورخر کا گوشت کہایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنبہ کا گوشت کہایا ہے آنحضرت صلعم نے سفر و حضر مین اونٹ کا گوشت کہایا ہے آنحضرت صلعم نے
خرگوش کا گوشت تناول فرمایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے دریائی جانورون کا
گوشت نوش کیا ہے آنحضرت صلعم نے ثرید کہایا ہے اور ثرید اسطور سے تیار
ہوتا ہے کہ گوشت کے شوربے مین روٹی کو ملا دیتے ہین اور کبھی ثرید کے ساتھہ گوشت بہی ہوتا ہے
عرب کی امثال سے ہے اَلثَّرِیْدُ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ آنحضرت صلعم نے روغن زیتون کے
ساتھہ روٹی کہائی ہے حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگ
روغن زیتون کہاؤ اور اوسی سے تدہین کرو اسلئے کہ یہ روغن مبارک درخت سے ہے۔

آنحضرت صلعم نے پکے ہوے چقندر کہاے ہین آنحضرت صلعم نے حریرہ کہایا ہے
خریرہ ایک قسم کا کہانا ہے کہ آٹے سے پکتا ہے اور عصیدہ کیطرح ہوتا ہے لیکن اوس سے زیادہ
پتلا ہوتا ہے اور عصیدہ ایک قسم کا میٹہا کہانا ہے آنحضرت صلعم نے پنیر نوش فرمایا ہے
آنحضرت صلعم نے رطب اور تمر اور بسر تناول کئے ہین آنحضرت صلعم نے درخت
اراک کا پہل کہایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے پنیر کہایا ہے ابن عمر رض سے روایت
کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس تبوک مین پنیر لایا گیا آپ نے سکین مانگی اور بسم اللہ کہہ کے اوسکو
کاٹا۔ لیکن پیاز کی نسبت ابو داؤد نے اپنی سنن مین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے یون
روایت کی ہے کہ آخر وہ کہانا جسکو رسول صلعم نے کہایا اوسمین پیاز تہی ظاہر اس قول سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ پکی ہوی پیاز تہی پکنے کے باعث اوسکی بدبو نہیں رہی تہی اور اس بات پر حضرت
عائشہ کا قول دلالت کرتا ہے کہ آخر کہانا جو رسول صلعم نے کہایا تہا اوس مین پیاز تہی
اور یہہ نہین کہا کہ پیاز کہائی تہی۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک سالنون مین زیادہ دوست
سرکہ تہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سرکہ
اچہا سالن ہے ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول اللہ
صلعم امہانی رض کے پاس تشریف لے گئے اوسوقت آپ بہوکے تہے اونسے آپ نے
پوچہا کیا تمہارے پاس کہانا ہے مین کہاؤنگا امہانی رض نے جواب دیا کہ میرے پاس
روٹی کی سوکہے ٹکڑے ہین مجہکو شرم آتی ہے کہ اونکو آپ کے پاس لاؤن آپ نے فرمایا اون
ٹکڑون کو لاؤ آپ نے اون کو توڑ کر پانی مین بہگا دیا اور امہانی رض نمک لائین آپ نے
پوچہا کیا کوئی سالن نہین ہے امہانی رض نے کہا میرے پاس سوا سرکہ کے اور کوئی سالن

نہیں ہے آپ نے فرمایا سرکہ ہی لے آو جسوقت اُمہانی رض سرکہ لائیں آپ نے اوسکو روٹی پہ ڈالا اور اوسے کھایا پہر اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی پہر فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی سرکہ اچہا سالن ہے ای اُمہانی جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج نہیں ہوتا ام سعد رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس تشریف لائے اوسوقت میں حضرت عائشہ رض کے پاس تہی آپ نے پوچہا کیا تمہارے پاس صبح کے کہانے سے کچہ ہے اوںہوں نے کہا ہمارے پاس روٹی اور تمر اور سرکہ ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اور یہہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِی الْخَلِّ فَاِنَّهٗ كَانَ اِدَامَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ ای میرے اللہ سرکہ میں برکت دے تحقیق سرکہ مجہہ سے پہلے انبیا کا سالن تہا اور فرمایا جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج نہیں ہے سرکہ کی یہہ تعریف بحسب وقت ہے جیسا کہ ابن قیم نے کہا ہے کہ سرکہ کی یہہ مدح دوسری چیزوں پر اوسکی فضیلت سے نہیں ہے بلکہ ایکبار سرکہ کی تعریف فرمایا اوس شخص کی دلداری کی غرض سے تہا جسنے آپ کے حضور میں سرکہ پیش کیا اور آپ نے اوسکو نفس کے خوش کرنیکے واسطے سرکہ کی تعریف کی نہ اس سے سرکہ کی فضیلت تمام چیزوں پر مقصود تہی اسلئے کہ اگر مثل گوشت یا شہد یا دودہ کے چیزیں موجود ہوں تو یہہ چیزیں البتہ مدح کی زیادہ مستحق ہیں اس سے یہ جانا گیا کہ درمیان اس تعریف اور بِئْسَ الْاِدَامُ الْخَلُّ کے منافات نہیں ہے یعنی سرکہ بُرا سالن ہے ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ترید کو تمام کہانوں پر فضیلت ہے انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت صفیہ کے نکاح میں تمر اور ستوؤں سے ولیمہ کیا تہا سلمیٰ زوجہ ابی رافع مولے رسول اللہ صلعم سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی اور ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے پاس

آتے اور مجہہ سے کہا جس کہانے کو رسول اللہ صلعم پسند فرماتے تہے وہ کہانا پکاؤ کہ اچہی طرح سے کہایا جاوے مین نے کہا ای بیٹو آج اوسکی خواہش نہ کرو اونہون نے کہا آجہی ہمارے واسطے پکاؤ راوی نے کہا سلمی صاوٹہین اور تہوڑے جو لئے اونکو پیسا اور اون کے آٹے کو ایک ہانڈی مین ڈالا اور اوسپر تہوڑا روغن زیتون چہوڑا اور سیاہ مرچ اور توابل کو اوس کہانے کے ہمراہ اون حضرات کے پاس لائین اور کہا رسول اللہ صلعم جس کہانے کو پسند فرماتے تہے یہہ کہانا اوسی قسم کے کہانون سے ہے **توابل** گرم دوائین ہین کہ ہند سے لائی جاتی ہین کہا گیا ہے کہ توابل کشنیز اور زنجبیل اور زیرہ سے مرکب ہوتی ہین اسی مقام سے یہ بات لی گئی ہے کہ جس چیز سے کہانے کی اصلاح آسانی سے ہوتی آنحضرت صلعم اوسکو دوست رکہتے تہے اصلاح طعام زہد کے منافی نہیں ہے۔

جابر بن عبد اللہ رض نے روایت کی ہے کہ مین غزوہ خندق مین تہا وہان سے اپنی بی بی کی طرف گیا اور اوسسے پوچہا کہ تمہارے پاس کوئی شے کہانے کی ہے مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا بہت بہوکے ہین میری بی بی جولہا کی ایک جہولی نکالی ہمارے پاس ایک بکری پلی ہوی تہی مین نے اوسکو ذبح کیا میری بی بی نے جوؤن کو پیسا اور ہمنے گوشت کو دیگ مین ڈالا پہر مین نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر مخفی طور سے خبر کی اور مین نے عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ہمراہ تہوڑے آدمی چلیں آنحضرت صلعم نے بلند آواز سے پکارا ای اہل خندق جابر نے کہانا پکایا ہے تمکو بلاتے ہین جلد آؤ اور مجہسے فرمایا کہ اپنی دیگ کو نہ اوتارو اور جبتک مین نہ آجاؤں گوندہے ہوے آٹے کی روٹی نہ پکواؤ جسوقت آنحضرت صلعم تشریف لائے میری بی بی نے گوندہا ہوا آٹا آپکے سامنے نکالا آپ نے لعاب دہن مبارک آٹے مین ڈالا اور اوسکی برکت کے لئے آپ نے دعا فرمائی

پہر آپ نے ہماری دیگ کی طرف ارادہ فرمایا اور اوسمیں لعاب دہن مبارک ڈالا اور اوسکی برکت کے لئے دعا کی پہر میری بی بی سے فرمایا کہ روٹی پکانیوالی کو بلاؤ تاکہ تمہارے ساتہہ پکاوے اور اپنی دیگ میں سے سالن نکالو اور اوسکو چولہے سے نہ اوتارو اوسوقت ہزار آدمی تھے جابر نے قسم کہائی کہ سب آدمیوں نے کہانا کہالیا یہانتک کہ کہانا چھوڑ دیا اور چلے گئے اور ہماری دیگ جوش مارتی رہی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکتی رہی آٹا جیسا تہا ویسا ہی تہا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور بہی جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم مکاں سے نکلے میں آپ کے ہمراہ تہا آپ انصار کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے اوس بی بی نے آپ کے واسطے ایک بکری ذبح کی آپ نے کہانا کہایا پہر آپ نے ظہر کی نماز کے واسطے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر ہمارے واپس آئے وہ بی بی بکری کا دودہ جو اوسکے تہنوں میں باقی تہا لیکر آئی آپنے دودہ پیا پہر عصر کی نماز پڑہی اور تازہ وضو نہیں کیا ام منذر رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت علی رض تہے ہمارے مکاں میں کہجور کے خوشے لٹکے ہوئے تہے۔ آنحضرت صلعم کہجوریں کہانے لگے اور حضرت علی بہی آنحضرت صلعم کے ساتہہ کہانے میں مصروف ہوئے آپنے حضرت علی سے فرمایا ای علی ٹھہر جاؤ تم نقیہ ہو ام منذر نے کہا حضرت علی بیٹہہ گئے اور آنحضرت صلعم کہارہے تہے میں نے آنحضرت صلعم کیواسطے چقندر اور جو تیار کئے نبی صلعم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسمیں سے کہاؤ یہ غذا آپ کے واسطے زیادہ موافق ہے۔ عبداللہ ابن سلام نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلعم کو دیکہا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیکر اوسپر کہجور رکہی اور فرمایا کہ یہہ کہجور اس روٹی کا سالن ہے۔

انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ہانڈی اور کٹھلے اور رکابی وغیرہ کا بچا ہوا کھانا پسند تھا۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست کھانا روٹی کا ترید اور حیس کا ترید تھا حیس کا ترید تر اور روغن زرد اور پنیر سے بنتا ہے اور کبھی حیس میں پنیر کی جا آٹا یا روٹی کے باریک کوٹے ہوئے ٹکڑے باہم ملا کے ملتے ہیں کہ مخلوط ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلعم بکری کے گوشت سے دست کو اور ہانڈی کے سالنوں سے کدو کو اور تمر کی قسم سے عجوہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور عجوہ کی برکت کے لئے آپ نے دعا کی ہے اور عجوہ کی نسبت آپ یہ فرماتے تھے کہ بہشت سے ہے اور عجوہ زہر اور سحر کے لئے شفا ہے۔

آنحضرت صلعم کے نزدیک تمر کی قسم سے زیادہ دوست عجوہ تھا۔ آنحضرت صلعم مسکہ اور تمر کو زیادہ دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم بقولات سے کاسنی اور شمرہ اور حرفہ کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم ککڑی کو دوست رکھتے تھے آنحضرت صلعم درخت خرما کی چربی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم گردوں کے کھانے کو مکروہ سمجھتے تھے اسلئے کہ گردے پیشاب کا محل ہیں اور بکری کی سات چیزیں نہیں کھاتے تھے عضو تناسل خصیتین مادہ کی شرمگاہ اور حوض اور مثانہ اور پتہ اور غدود اور دوسرے شخص سے ان چیزوں کا کھانا مکروہ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم تلی اور گردے نہیں کھاتے تھے۔

آنحضرت صلعم ضب یعنی گوہ اور طحال یعنی تلی کو چھوڑ دیتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مگر ان دونوں چیزوں کو حرام بھی نہیں کہتے تھے۔ آنحضرت صلعم لہسن اور پیاز اور گندنا نہیں کھاتے تھے اسلئے کہ آپکے پاس ملائکہ آتے تھے اور آپ جبرئیل علیہ السلام

سے کلام کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے کسی کھانے کی کبھی بُرائی نہیں کی اگر اوسکی خواہش ہوئی تو کھالیا ورنہ اوسکو چھوڑ دیا۔

حضرت عائشہ اُم المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس صبحکا کھانا ہے میں کہتی نہیں ہے آپ فرماتے میں نے روزہ رکھہ لیا ایک دن آپ میرے پاس آئے میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے پوچھا کیا ہدیہ ہے میں نے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا میں نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہے حضرت اُم المومنین نے کہا پھر آپ نے حیس کو کھایا۔

آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت ہدیہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے تھے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ اصحاب سے اوسکے کھانیکے واسطے فرماتے اور خود نہیں کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو آپ اپنا ہاتھہ بڑہا کے اصحاب کے ساتھ کھاتے تھے آنحضرت صلعم ہدیہ سے نہین کھاتے تھے یہاں تک کہ ہدیہ لانے والے سے فرماتے تم بھی کھاؤ آنحضرت صلعم کے پاس دودہ دینے والی اونٹنیں اور بکریاں تہین کہ آپ اور آپکے اہل اوسکے دودہ سے اپنا قوت کرتے تھے اور آپ اس بات کو دوست نہین رکھتے تھے کہ اونٹ اور بکریاں ایک سو سے زائد ہو جاوین اگر یہ جانور سو سے بڑہ جاتے تو زائد جانوروں کو ذبح کر ڈالتے اور آپ کے ہمسایہ جو لوگ تھے اوسکے پاس دودہ دینے والی اونٹنیں تہیں وہ لوگ اونکا دودہ آپ کے پاس بھیجتے تھے آپ اوس دودہ کو پیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی سات بھیڑین دودہ دینے والی تہین اُم ایمن جنھوں نے آنحضرت صلعم کو گود مین کھلایا تہا اون بھیڑوں کو چراتی تہیں۔

آنحضرت صلعم اکثر اپنے اصحاب کے باغوں کیطرف نکل جایا کرتے تھے اور میوجات

کہاتے اور جلانے کے لئے لکڑیں لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم آزاد اور غلام کی دعوت کو قبول فرماتے اور ہدیہ کو قبول کرتے تھے اگرچہ ایک گہونٹ دودہ ہوتا یا ایک ران خرگوش کی ہوتی اوسکو کہاتے اور اوسکا بدل فرماتے تھے اور صدقہ کو نہیں کہاتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کہانے کی دعوت مین بلائے جاتے اور کوئی شخص آپکے ہمراہ ہوجاتا تو آپ صاحب مکان سے اوس شخص کی اطلاع کردیتے تھے اور یوں فرماتے تھے کہ یہہ شخص ہمارے ہمراہ ہوگیا ہے اگر تم چاہو تو یہ شخص واپس چلا جائے۔

آنحضرت صلعم تنہا کہانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست وہ کہانا تہا جسمین آدمیوں کے ہاتوں کی کثرت ہوتی تہی۔ آنحضرت صلعم مہمان کو کہانا مکرر دیتے تھے اور چند بار کہانا پیش کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اونکے والدین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے شکم مبارک کو زیادہ کہانے کے سبب سے کبہی ملا نہیں ہوا۔ آپ اپنے اہل سے کہانا نہیں مانگتے تھے اگر آپکے اہل نے کہانا دیدیا تو آپنے کہا لیا۔ اور جو کہانا آپ کو دیا آپنے اوسکو قبول کیا اور جو پلایا وہ پی لیا۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپنے خود اوٹہہ کے کہانا لے لیا اور جو پینا تہا پی لیا ہے سلمان رض نے روایت کی ہے کہ مین نے توراۃ مین پڑہا تہا کہ کہانے کی برکت اسمین ہے کہ کہانے کے بعد وضو کیا جاوے مین نے آنحضرت صلعم کے حضور مین یہ بات ذکر کی اور توراۃ میں جو پڑہا تہا اوس سے خبر دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کہانے کی برکت اسمین ہے کہ کہانے سے پہلے اور کہانے سے بعد وضو کیا جائے وضو سے مراد اس مقام پر ہاتوں کا دہونا ہے۔

فصل تیسری - آنحضرت صلعم کہانے سے پہلے اور بعد کہانے کے جو چیزیں پڑہتے

تھے اونکے بیان مین۔

آنحضرت صلعم جسوقت دستارجوان کہاجاتا بسم اللہ اَللّٰھُمَّ اجعلھا نعمۃً مشکورۃً تصل بھا نعمۃ الجنۃ فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے روبرو جب کہانا آتا تو بسم اللہ فرماتے تھے اور جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے تھے اس طور سے کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ اَللّٰھُمَّ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ آنحضرت صلعم کے کہانیکا دستارجوان جسوقت اوٹہایاجاتا تو آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا فرماتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے تو اسطور سے کہتے تھے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ غَیْرَ مَکْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْکَ ابوسعید الخدری رض روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے والحمد للّٰہ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ کہتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کہانا کہاتے یاپانی پیتے اسطور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا ابوایوب الانصاری رض نے روایت کی ہے کہ ایکبار ہم ہی صلعم کے پاس تھے ہمارے واسطے کہانا آیا ہے اول مین جو کہانا کہایا اوس سے برکت مین کوئی کہانا اعظم نہین دیکہا اور اوسکے آخر مین برکت کی کمی جو ہوی اوس سے کم برکت کہانا نہین دیکہا ہمنے عرض کیا یارسول اللہ یہ بات کیسی تھی آپ نے فرمایا ہمنے جسوقت کہانا کہایا تو پہلے اللہ تعالی کا نام مبارک لیا پھر وہ شخص بیٹہا جسنے کہایا اور اللہ کا

نام مبارک نہیں لیا اوس شخص کے ساتھہ شیطان نے کہایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم چہہ آدمیون کے ہمراہ کہانا کہارہے تہے ایک اعرابی آیا اوسنے وہ کہانا دو لقمون میں کہالیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی کا نام مبارک لیا جاتا تو یہہ کہانا تم سب لوگون کو کفایت کرتا حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم لوگوں سے کوئی شخص کہانا کہاوے اور وہ اللہ تعالی کا نام لینا بہول جاوے پس اوسکو چاہیئے کہ بسم اللہ اولہ وآخرہ کہہ لے آنحضرت صلعم جسوقت قوم کے نزدیک کہانا تناول فرماتے جب تک اونکے لئے دعا نہ کرتے ماہر نہیں نکلتے اور اسطورسے کہتے تہے اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ او یون دعا دیتے تہے کہ تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور تمہارا کہانا ابرار کہائیں اور تمہارے اوپر ملائکہ درود بہیجیں آنحضرت صلعم جسوقت قوم کے ساتھہ کہانا کہاتے تو سب سے آخر تک کہاتے رہتے تہے تاکہ دوسرے لوگ بہوکے نہ اوٹہیں۔

آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ جسوقت دستارخوان کہا جائے تو آدمی کو چاہیئے کہ نہ اوٹہے تاکہ دوسرا شخص سیر ہو جاوے اگرچہ خود سیر ہو چکا ہو اس لئے کہ اپنے جلد اوٹہنے کی وجہ سے آدمی دوسرے کو شرمندہ کرتا ہے یہ بات قریب قیاس ہے کہ دوسرے کو کہانیکی ضرورت ہو عمر ابن ابی سلمہ ربیب رسول اللہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے آپ کے پاس کہانا تہا آپ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے نزدیک آؤ اور بسم اللہ کہو اور جو کہانا تمہارے قریب ہے کہاؤ آنحضرت صلعم کے پاس جب کہانا لایا جاتا جو کہانا آپ سے قریب ہوتا وہ کہاتے اور جسوقت تمر لائی جاتی تو ایک جاے سے نہیں لیتے تہے

بلکہ اور طرف بہی ہاتہہ کو حرکت دیتے تہے انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ بندہ جو لقمہ کہاتا ہے اور اوس لقمہ پر اللہ تعالی کی حمد کرتا ہے یا بندہ ایک
گہونٹ پانی پیتا ہے اور اوسپر اللہ تعالی کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالی بندہ سے خوشنود ہوتا ہے

فصل چوتہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میوجات کی صفت مین

آنحضرت صلعم اپنے سیدہے ہاتہہ مین رطب اور اولٹے ہاتہہ میں تربز لیتے تہے اور رطب
کو تربز کے ساتہہ کہاتے تہے آپ کے نزدیک یہ دونوں میوے اور میووں سے زیادہ
دوست تہے ۔

آنحضرت صلعم رطب کہاتے تہے اور اوسکی گٹہلئیں طبق میں ڈالتے تہے - آنحضرت
صلعم تربز کو رطب کی ساتہہ کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ رطب کی حرارت تربز کی برودت سے ٹوٹ
جاتی ہے اور تربز کی برودت رطب کی حرارت سے ٹوٹتی ہے - آنحضرت صلعم تربز کو
روٹی اور شکر کے ساتہہ کہاتے تہے اور آپ نے اکثر تربز کو رطب کے ساتہہ کہایا ہے اور
تربز اور رطب کے کہانے مین دونوں ہاتوں سے مدد لیتے تہے - ایک دن آپ سیدہے
ہاتہہ سے رطب کہارہے تہے اور گٹہلئین بائیں ہاتہہ میں لے رہے تہے اودہر سے ایک
بکری گذری آپ نے اون گٹہلیوں سے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ بکری آپ کے ہاتہہ مین
گٹہلئیں کہانے لگی اور آپ اپنے سیدہے ہاتہہ سے رطب کہاتے رہے یہان تک کہ
آپ رطب کہانے سے فارغ ہوگئے اور بکری گٹہلئیں کہاکے چلی گئی انس رض نے روایت
کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو خربزہ اور رطب ملاکر کہاتے ہوئے دیکہا ہے - آنحضرت
صلعم ککڑی کو رطب کے ساتہہ کہاتے تہے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے
کہ میری مان نے میرے موٹے ہونے کے لئے علاج کیا تاکہ رسول اللہ صلعم کے حضور مین

مجھکو داخل کریں یہ کام دلنسے درست نہیں ہوا یہانتک کہ مین نے ککڑیوں کو رطب کے ساتھ کہایا پس مین اچھے طور سے موٹی ہو گئی۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور نسائی نے رطب کی جاے تمر کو بدل کرکے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم ککڑی کو رطب اور نمک کے ہمراہ کہاتے تھے اور آپکے نزدیک اور میوجات سے رطب اور انگور زیادہ دوست تھے۔

آنحضرت صلعم انگوروں کو خوشہ کے ساتہ دہن مبارک مین رکھ لیتے تھے انگوروں کا عرق آپ کی ریش مبارک پر ٹپک کے موتی کی مانند نظر آتا تھا۔

ربیع بنت معوذ بن عفرا رضہ نے روایت کی ہے کہ معاذ رضہ نے مجھکو رطب کے طبق کے ساتھ بھیجا رطب کے اوپر چھوٹی چھوٹی ککڑیاں پہلی پہل کی نکلی ہوی کتھیں آنحضرت صلعم ککڑیون کو دوست رکھتے تھے مین وہ طبق لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اوسوقت آپکے پاس بحرین سے آیا ہوا زیور رکہا تھا آپ نے دست مبارک مین زیور بھرکے مجھہ کو دیا۔

آنحضرت صلعم کے پاس جبکہ نیا پہل آتا تو آپ اوسکو پہلے اپنی دونوں آنکھون پر پھر دونون ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ پہر جو بچہ آپکے پاس ہوتا وہ پہل اوسکو دیدیتے تھے۔

ابوھریرہ رضہ سے روایت ہے کہ پہلا پہل جو آدمی دیکھتے آنحضرت صلعم کے پاس لے آتے تھے آپ جسوقت اوس پہل کو لیتے تو اسطور سے فرماتے تھے اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ بعد اس دعا کے آپ

جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اوسکو بلاکر وہ پہل دیدیتے تھے علما نے کہا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا مکے کیواسطے قبول کی گئی اور حبیب خدا کی دعا مدینہ منورہ کے لئے قبول کی گئی اسلئے کہ مشارق اور مغارب روی میں سے ہر چیز کے پہل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف آتے رہتے ہین آنحضرت صلعم جسوقت اپنے شہر کے میوجات آتے تو آپ کہاتے تھے اور اونسے پرہیز نہین کرتے تھے۔

فائدہ قسطلانی نے کہا ہے کہ اپنے شہر کے میوجات کہانا صحت کے بڑے اسباب سے ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک شہر مین ایسے میوجات پیدا کئے ہین کہ شہر کے باشندے اونکے ساتھہ موسم مین نفع حاصل کرین اون میوجات کا کہانا آدمیونکے لئے صحت اور عافیت کے اسباب سے ہوگا ایسا شخص کم پایا جاتا ہے کہ بیماری کے خیال سے اپنے شہر کے میوجات سے بچے جو شخص اون میوجات سے بچتا ہے تو وہ تمام آدمیوں سے زیادہ بیمار ہے اور صحت اور قوت سے دور ہے جس شخص نے شہر کے میوجات موسم مین کہائے اوس شخص کو وہ میوجات دوا کا نفع دینگے۔

فصل پانچوین۔ آنحضرت صلعم کے پینے کی چیزوں اور قدح مبارک کی صفت میں

حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست ٹھنڈا میٹھا پانی تہا۔ آنحضرت صلعم ٹھنڈے پانی مین شہد ملاکے پیتے تھے۔

جابر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ایک مرد انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ ایک صاحب تھے آپ نے مرد انصاری سے سلام علیک کی اوس مرد نے سلام کا جواب دیا وہ مرد اپنے باغ میں پانی دے رہا تہا آنحضرت صلعم نے اوس سے فرمایا اگر تمہارے پاس مشک مین باسی پانی ہے تو لاؤ ورنہ ہم یہی پانی پی لیںگے اوس مرد نے

عرض کیا کہ میرے پاس رات کا ٹھنڈا پانی مشک میں ہے وہ اپنی جھونپڑی کیطرف گیا اور ایک پیالہ
مین پانی اونڈیلا پہر اوس پانی کے اوپر بکری کا دودہ دوہا اور آنحضرت صلعم کے پاس لایا
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پی لیا۔ آنحضرت صلعم جسوقت دانت صاف کرتے تو مسواک
بڑی عمر والے آدمی کو دیتے تہے اور جسوقت کوئی شے مثل پانی یا شربت وغیرہ کے پیتے تو پی
رہے ہوئے کو اوس شخص کو دیتے تہے جو آپ کے سیدہے ہاتہہ کی جانب بیٹھا ہوتا آنحضرت
صلعم پانی پیتے وقت پانی کو چوس کر پیتے تہے ایک دم نہیں پیتے تہے اور بچا ہوا پانی اوس شخص کو
دیتے تہے جو آپکے سیدہے ہاتہہ کی طرف ہوتا اور اگر آپ کے بائیں ہاتہہ کی جانب کوئی
جلیل المرتبہ شخص بیٹہا ہوتا تو آپ سیدہے ہاتہہ والے آدمی سے فرماتے کہ سنت یہہ ہے کہ تجہکو
دیا جائے اگر تو پسند کرتا ہے تو اوسکو دیتا ہون ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ میں اور
خالد ابن الولید آنحضرت صلعم کے ہمراہ میمونہ رض کے پاس آئے میمونہ رض ایک برتن دودہ کا
لائیں آنحضرت صلعم نے دودہ پیا مین آپ کے سیدہے ہاتہہ کی طرف تہا اور خالد ابن الولید رض
بائین ہاتہہ کی جانب تہے آنحضرت صلعم نے مجہہ سے فرمایا کہ پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم
چاہو تو پہلے خالد کو دو مین نے عرض کیا کہ میں آپ کا جہوٹا کسی کو پینے نہ دونگا پہر آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی نے کہانا کہلایا اوسکو چاہیئے کہ اس طور سے کہے اَللّٰھُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ اور جس شخص کو اللہ تعالے نے دودہ پلایا تو وہ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ کہے پہر ابن عباس رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ دودہ کے سوا کوئی شے نہین ہے جو کہانے اور پانی کا کام دے۔

آنحضرت پانی بیٹھکر پیتے تہے اور آپ کی عادت پانی بیٹھکر پینے کی تہی اس حدیث کو
مسلم رض نے روایت کیا ہے اور مسلم کی اور روایت مین یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

کہڑے رہ کر پانی پینے کو منع فرمایا ہے ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے زمزم کا پانی کہڑے رہکر پیا ہے آنحضرت صلعم جسوقت کسی شخص کو تحفہ دینے کا ارادہ فرماتے تو اوسکو زمزم کا پانی پلاتے تہے آنحضرت صلعم سفر مین زمزم کا پانی لیجاتے تہے

عبد اللہ ابن عمرو ابن العاص رضہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ کہڑے رہکے اور بیٹہ کے پانی پیتے تہے نزال بن سبرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی رض کے پاس پانی کا کورہ لایا گیا اوسوقت میدان مین تہے پانی سے ایک چلو لیا اور اسسے دونون ہاتہ دہوئے اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہ پر مسح کیا اور دونون کلائیون اور سر پر مسح کیا پہر کہڑے ہوکے پانی پیا پہر فرمایا کہ یہ وضو اوس شخص کا ہے جسکو حدث نہوا ہو اور اسیطرح مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ آپنے عمل فرمایا ہے۔

کبشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے پانی کی مشک لٹک رہی تہی آپنے کہڑے رہکے مشک کے دہانہ سے پانی پیا مین مشک کیطرف اوٹہی اور اوسکے دہانہ کو آپکے دہان مبارک کی برکت کی وجہ سے مینے کاٹ لیا تاکہ تبرک اور حصول شفا کے لئے رہے ایسا ہی اتفاق ام سلیم کو بہی ہوا ہے آنحضرت صلعم کہانے اور پانی مین نہیں پہونکتے تہے اور نہ برتن مین سانس لیتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو تین سانس لیتے تہے اور یہہ فرماتے تہے کہ اسطور سے پانی پینا زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید اور زیادہ تسکین دیتا ہے آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو دوبار سانس لیتے تہے اور اکثر ایک سانس مین پی لیتے تہے یہان تک کہ فارغ ہوجاتے تہے۔

آنحضرت صلعم تین سانسو مین پانی پیتے تہے اور جس وقت برتن کو دہان مبارک کے قریب کرتے تو اللہ تعالے کا نام لیتے۔ اور جسوقت پی چکتے تو اللہ تعالی کی حمد کرتے

ایسا تین بار کرتے تھے آنحضرت صلعم برتن مین نہین پہونکتے تھے بلکہ اوس سے انحراف کرتے تھے ایکبار آپ کیواسطے لوگ ایک برتن لائے اوس مین دودہ اور شہد تہا آپ نے اوسکے پینے سے انکار کیا اور فرمایا دو شربت ایک برتن مین ہین اور دو سالن ایک ظرف مین ہین پہر آپ نے فرمایا مین اسکو حرام نہین کرتا ولیکن فخر اور دنیا کی زیادتی کے حساب کو مکروہ سمجھتا ہون مین اپنے رب عزوجل کے واسطے تواضع کو دوست کہتا ہون اسلیئے کہ جو شخص اللہ تعالی کے واسطے تواضع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی جلیتانہ مرتبہ دیتا ہے۔ آنحضرت صلعم کیواسطے بیوت سقیا سے میٹہا پانی لایا جاتا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ میٹہا پانی بیر سقیا سے لایا جاتا تہا ابن قیم نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کہانے پر پانی نہین پیتے تھے تاکہ کہانے کو فاسد نہ کر دے اور خاص کر جسکہ پانی گرم ہو یا سرد ہو تو وہ حقیقت مین بری ہے آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو اس طور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

ثابت رض سے روایت کی گئی ہے کہ انس بن مالک رض نے ایک موٹا پیالہ لکڑی کا جس مین لوہے کی میخین لگی تہین ہمارے سامنے نکالا اور کہا اے ثابت یہ رسول اللہ صلعم کا قدح مبارک ہے مین نے اس قدح سے رسول اللہ صلعم کو پینے کی تمام چیزین مثل پانی و نبیذ اور شہد اور دودہ کے پلائی ہین باجوری نے کہا ہے کہ نبیذ کے معنی میٹھے پانی کے ہین کہ اوس مین تمر ڈالے جاوین تاکہ میٹہا ہو جائے آنحضرت صلعم کے واسطے اول شب مین خرمے پانی مین ڈالے جاتے تھے جسوقت صبح ہوتی آپ وہ پانی پیتے تھے اور اوس دن کی رات میں اور دوسرے دن مین عصر تک اوسکو پی لیتے تھے اگر اوس پانی سے کچھ بچ رہتا اور نشہ کا خوف نہوتا تو اپنے خادم کو پلا دیتے تھے اور اگر نشہ کا خوف ہوتا تو خادم سے اوسکو گرا دینے

کے لئے فرماتے تھے تبرک کے پانی نے قوت کے زیادہ کرنے مین آپ کو بڑا نفع دیا اور بخاری کے نزدیک عاصم احول کی حدیث سے یون ثابت ہے کہ عاصم نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلعم کا قدح مبارک انس بن مالک رضہ کے پاس دیکہا وہ پہٹ گیا تہا اوسکو چاندی سے جوڑا تہا عاصم نے کہا وہ قدح اچہا اور عریض تہا اور نضار سے بنا ہوا تہا عاصم نے کہا کہ انس رضہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو اس قدح سے اکثر فلان فلان چیزین پلائی ہین ابن سیرین رح نے کہا کہ اوس قدح میں لوہے کا ایک کڑا تہا انس رضہ نے ارادہ کیا کہ لوہے کے کڑے کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا ڈالیں ابو طلحہ رضہ نے انس رضہ سے کہا جو کام رسول اللہ صلعم نے نہیں کیا اور اوسکو بحال خود چہوڑا ہے تم ہرگز اوسکو تغیر نہ کرو نضار ہرستے خالص اور خالص لکڑی کو کہتے ہیں کہا جاتا ہی کہ اس قدح مبارک کی اصل نبع کے درخت سے تہی اور یہ بہی کہا گیا ہے کہ اثل کے درخت کی لکڑی سے تہا اور اوس کا رنگ مائل بزردی تہا آنحضرت صلعم کا قدح مبارک کانچ کا تہا آپ اوسمین پانی پیتے تہے۔ آنحضرت صلعم کو پیتل کے برتن مین وضو کرنا خوش معلوم ہوتا تہا۔ آنحضرت صلعم کا ایک قدح لکڑی کا تہا آپ کے تخت کے نیچے رکہا رہتا تہا اور شب کے وقت اوسمین پیشاب کرتے تہے آنحضرت صلعم کی طہارت کا لوٹا مٹی کا تہا آپ اوس سے وضو کرتے اور پانی پیتے تہے لوگ اپنے چہوٹے بچون کو جو سمجہدار ہوتے آپ کے پاس بہیجتے تہے وہ بچے آنحضرت صلعم کے پاس آتے اونکو کوئی نہین روکتا جسوقت وہ بچے وضو کے لوٹے مین پانی پاتے اوسکو پی لیتے اور پانی کو اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے اور اوس سے برکت کی خواہش کرتے تہے آنحضرت صلعم جسوقت صبح کی نماز پڑہ چکتے تو مدینہ منورہ کے خادم لوگ اپنے اپنے برتن لاتے اور اون مین پانی ہوتا تہا آپ اپنے دست مبارک کو ہر ایک برتن کے پانی مین غوطہ دیدیتے تہے۔

آنحضرت صلعم اصحاب کے وضو کرنیکے لوٹون کی طرف آدمی کو بہیجتے وہ آدمی اونکے وضو کا پانی لاتا آپ اوسکو پیتے اور مسلمانون کے ہاتون کی برکت کی امید کرتے تہے۔

فصل چہٹی۔ آنحضرت صلعم کے سونیکی صفت مین

مواہب مین کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اول رات مین سوتے تہے اور نصف آخر کے اول حصہ مین بیدار ہوجاتے پہر کہڑے ہو کے مسواک لیتے اور وضو کرتے جسقدر احتیاج ہوتی اوس سے زیادہ نہیں سوتے اور جسقدر خواب کی احتیاج ہوتی اوس سے بعض تریف کو منع نہین کرتے اور سیدہے پہلو پر لیٹ کے اسد تعالی جلشانہ کا ذکر کرتے یہانتک کہ آپ کی چشمان مبارک مین خواب آجاتا اور کہانے پینے سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی نہین ہوتی تہی صاحب مواہب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کبہی بچہونے پر اور کبہی چمڑے پر اور کبہی بوریہ پر اور کبہی زمین پر استراحت فرماتے تہے۔ آپکا بستر چمڑے کا تہا اوسمین کہجور کا پوست بہرا تہا اور آپکا ایک ٹاٹ تہا اوسپر آپ سوتے تہے۔

آنحضرت صلعم اول راتین سوتے اور آخر رات مین بیدار رہتے تہے۔ آنحضرت صلعم جبتک فراست صاف نکرتے آرام نہیں فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم رات یا دن مین اگر سوتے اور بیدار ہوتے تو مسواک کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی مسواک سوتی وقت آپکے سر مبارک کے نزدیک رہتی تہی جسوقت آپ بیدار ہوتے پہلے آپ مسواک کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم اکثر بار رات مین مسواک کرتے تہے آنحضرت صلعم جسوقت سونیکے لیئے ارادہ کرتے تو اپنا سیدہا ہاتہ رخسارہ کے نیچے رکہتے پہر اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین بار فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم رات مین جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتہ رخسارہ کے نیچے رکہتے پہر اسطور سے فرماتے تہے بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ اَحْیٰی وَ

باسمك اموت اور جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو الحمد للہ الذی احیانا
بعد ما اماتنا والیہ النشور کہتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت رات مین آرام
فرماتے تو بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی
وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلی کہتے تھے آنحضرت
صلعم جب آرام کرنیکی جاے لیٹتے تو قل یا ایہا الکافرون پوری پڑہتے تھے حضرت
عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت بستر پر لیٹتے تو قل
ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کے دونون ہاتون پر پہونکتے
پہر جہانتک ہوسکتا دونون ہاتہون کو جسم مبارک پر پہیرتے تھے مگر پہلے وہی مبارک اور سر پر
ہاتون کو پہیرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جبتک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر پڑہ لیتے
آرام نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جبتک الم تنزیل اور السجدہ اور تبارک الذی نہ پڑہ
لیتے نہیں سوتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی بی بیون سے جب کوئی بی بی سونے کا ارادہ
کرتین تو آپ اونسے فرماتے کہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تیں بار اللہ اکبر
پڑہ لین انس رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے بستر پر آرام فرماتے
تو الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ
ولا مؤوی لہ کہتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت
صلعم جسوقت رات مین اپنے بستر پر کروٹ بدلتے تو لا الہ الا اللہ الواحد القہار
رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار پڑہتے تھے۔ آنحضرت
صلعم جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو رب اغفر وارحم واہد السبیل الاقوم
کہتے تھے ابی قتادہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت سفر میں آخر شب

میں اوترتے تو اپنے سیدہے پہلو پر لیٹتے اور جسوقت سفر مین صبح سے پہلے اوترتے تو اپنی کلائیوںکو
کہڑا کرکے اور کہنیوں کو ٹیک کے سر مبارک کو ہتیلیون پر رکہ لیتے تہے آنحضرت صلعم
جسوقت جنابت کی حالت میں سونے کے لئے ارادہ کرتے جیسے نماز کے واسطے وضو
کرتے ہیں وضو کرکے آرام فرماتے تہے اور جسوقت جنابت کی حالت مین کہانے پینے کا
ارادہ کرتے تو دونوں ہاتہہ دہو ڈالتے پہر کہاتے پیتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت
جنابت کی حالت مین سونے کے لئے ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دہو ڈالتے اور وضو
کرکے سوتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی چشمان مبارک سوتی تہین اور آپکا قلب مبارک نہین
سوتا تہا۔ آنحضرت صلعم خراٹے لیکر سوتے تہے پہر اوٹہکر نماز پڑہتے تہے۔

باب پانچوان

آنحضرت صلعم کے خلق اور حلم اور ازواج مطہرات کے ساتہہ معاشرت کرنے اور امانت
اور صدق اور حیا اور خوش طبعی اور تواضع اور بیٹہنے اور کرم اور شجاعت کی صفت مین اس باب میں
چہہ فصلین ہین۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور حلم کی صفت مین

قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ وہب بن منبہ نے کہا کہ مین نے اکہتر
کتابین پڑہا مین نے تمام کتابون مین اسطور سے پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیون سے عقل میں
غالب اور رای مین افضل تہے اور دوسری روایت مین ہے کہ تمام کتابوں مین میں نے
پایا کہ اللہ تعالی جلشانہ نے ابتدای دنیا سے اوسکی انتہا تک آنحضرت صلعم کی عقل کے
مقابل میں تمام مخلوق کو عقل نہین دی گئی مگر دنیا کی ریگون سے ایک ریگ کے دانہ کی مقدار

مین ذکیئی قسطلانی نے مواہب مین عوارف المعارف سے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالی نے نبی
کریم صلعم کی ذات مبارک مین عقل اور لب کے سات سے جزو پیدا کیے اور ایک جزو اونکا تمام
مومنین مین تقسیم کیا قسطلانی نے کہا ہے کہ جس شخص نے آپ کے حسن تدبیر مین تامل کیا جو
آپ نے اہل عرب کے لئے کی اور وہ لوگ طبع نافر سے مانند وحشی کے بھاگنے والے تھے اور
خیر سے دور رہتے تھے آپ نے کس طور سے اونکو درست کیا اور اونکی جفاؤن کو اوٹھایا اور اون کی
ایذاؤن پر صبر کیا یہانتک کہ وہ لوگ آپکے تابعدار ہوگئے اور آپکے پاس جمع ہوئے اور آپ کی
طرفداری میں اپنے لوگون اور باپ اور بیٹوں سے اونھوں نے مقابلہ کیا اور آپ کو اپنی جانوں سے
عزیز سمجھا اور آپ کی خوشنودی کے واسطے اپنے وطنوں اور دوستوں اور قبیلوں کو چھوڑ دیا
آپ کی یہ حسن تدبیر بغیر تجربہ کے جو پہلے ہوچکا ہو اور بلا مطالعہ کتابون کے کہ اوسمین گذرے
ہوئے لوگون کی سیرت کی تعلیم پاتے تھی اس سے متحقق ہوا کہ آنحضرت صلعم سب مخلوق سے
زیادہ تر عاقل تھے اور جبکہ آپ کی عقل شریف تمام عقلوں سے زیادہ وسیع تھی تو ضرور کہ
آپکے نفس کریمہ کا اخلاق وسعت مین زیادہ تھا تمام چیزین آپ کے خلق وسیع مین سماتی تھین
آنحضرت صلعم کا خلق قرآن شریف تھا امام غزالی نے احیا میں کہا ہے کہ سعد بن
ہشام نے کہا کہ مین حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس حاضر ہوا اور اوسے میں نے رسول اللہ
صلعم کے اخلاق کو پوچھا اونھون نے فرمایا کیا تم قرآن شریف نہیں پڑھتے ہو مین نے کہا
ہان پڑھتا ہون حضرت عائشہ رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم کا خلق قرآن
شریف تھا اور آپ کو قرآن شریف نے ادب سکھلایا تھا مثل قول خدا تعالی
جل شانہ کے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور قول خدا
تعالے کا اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ اور قول خدائے تعالیٰ عزوجل کا وَاصْبِرْ عَلٰی مَا
اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور قول خداوند جلیل کا وَلَمَنْ صَبَرَ وَ
غَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور قول خدائے تعالیٰ کا وَاعْفُ عَنْھُمْ
وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور قول خداوند تبارک تعالیٰ کا اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا
مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا
اسی قسم کی ادب کی باتین قرآن شریف مین ہین جو محصور نہیں ہوسکتین آنحضرت صلعم تادیب
اور تہذیب مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اول مقصود تھے پھر آپ سے نور کا پرتو تمام مخلوق مین
پہونچا اسلئے کہ آپ نے قرآن شریف سے ادب پایا اور قرآن شریف کے ساتھ خلق
کو ادب سکھلایا اسوجہ سے آپنے فرمایا کہ مین مکارم اخلاق پورا کرنیکے لئے مبعوث کیا گیا
ہون جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق کو کامل کیا تو آپ کی تعریف فرمائی اِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ پھر امام غزالی نے کہا کہ معاذ ابن جبل نے آنحضرت صلعم سے روایت
کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مکارم اخلاق اور محاسن اعمال سے ڈھانپا ہے اور نہین
محاسن سے حسن معاشرت اور بزرگی افعال اور نرمی عادت اور بدل نیکی اور کھانا کھلانا اور فاش
طور سے سلام علیک کرنا اور مسلمان بیمار کی عیادت کرنا نیک ہو یا بدکار ہو اور مسلمان کے جنازہ کے
ساتھ جانا اور ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرنا ہمسایہ مسلمان ہو یا کافر اور بوڑھے مسلمان کی
عزت کرنا اور کھانے کی دعوت قبول کرنا اور کھانے پر دعا مانگنا اور عفو تقصیر کرنا اور آدمیون
کے درمیان اصلاح فساد کرنا اور جود اور کرم اور تحسن کرنا اور سلام مین ابتدا کرنا اور غصہ
کھانا اور آدمیون کے قصورون کو معاف کرنا ہے اور جس چیز کو اسلام نے حرام کردیا ہے
جیسے لہو و لعب اور باطل امور اور راگ رنگ اور تمام ظلم و زیادتی اور کینہ اور عداوت اور

لوگوں کو پیچھے بُرا کہنا اور جھوٹ بولنا اور بخل اور تنگی اور لوگوں کو ستانا اور اونکے ساتھہ مکر کرنا اور ایک کی بات دوسرے سے کہنا اور درمیان دو جھگڑے والون کے بدی کرنا اور قطع رحم کرنا اور بداخلاقی اور تکبر اور فخر اور حیلہ کرنا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا اور گردنکشی کرنا اور فحش اور بیہودہ کہنا اور کینہ اور حسد اور بدشگنی اور بغاوت اور حد سے گذرنا اور ظلم کرنا ایسے بچیا مکارم اخلاق سے ہے۔

انس رضے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کوئی پسندیدہ نصیحت نہین چھوڑی آپنے پسندیدہ نصیحت کی طرف ہمکو بلایا اور اوسکے ساتھہ ہمکو امر فرمایا اور کسی بات مین آلودگی نہین چھوڑی یا انس رضے آلودگی کی جاے عیب کا لفظ کہا ہے یا لعطتین کہا ہے ہمکو اوس سے خوف دلایا اور اوس سے روکا ان تمام باتون سے یہ آیہ شریفہ کافی ہے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ آخر آیہ تک۔

معاذ رضنے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو وصیت کی اور فرمایا ای معاذ مین تمکو اللہ تعالی سے ڈرنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور سچ کہنا اور عہد کی وفا کرنا امانت کو ادا کرنا خیانت نہ کرنا ہمسایہ کے حقوق کی حفاظت کرنا یتیم کے ساتھہ رحمت کرنا اور نرم بات کہنا اور سلام کی کثرت کرنا اچھے کام کرنا اور دنیا کی امل کو کم کرنا اور ایمان کو لازم پکڑنا اور قرآن شریف مین سمجھہ بوجھہ پیدا کرنا اور آخرت کی محبت اور حساب قیامت سے خوف کرنا او عاجزی کرنا ای معاذ تمکو مین ان باتوں سے ممانعت کرتا ہون کہ تم دانشمند آدمی کو گالی دو اور سچے کی تکذیب کرو اور گنہگار کی اعانت اور امام عادل کی نافرمانی اور زمین مین فساد کرو اور تمکو وصیت کرتا ہون کہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اگر پتھر یا درخت یا ڈھیلے کے پاس ہو اللہ تعالے سے خوف کرو جو گناہ مخفی ہوا ہو سکی توبہ مخفی کرو اور جو گناہ علانیہ طور سے ہوا ہو سکی

لوتبہ حلانیہ طور سے کروبندگان خدا کا ادب ایسا ہی ہے اور آپ بندگان خدا کو مکارم اخلاق اور محاسن آداب کی طرف بلایا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہندابی ہالہ سے پوچھا وہ رسول اللہ صلعم کے حلیہ مبارک کا بہت وصف کیا کرتے تھے میری خواہش تھی کہ آپ کے حلیہ مبارک سے کچھ میرے سامنے بیان کریں پس ہندابی ہالہ نے کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخِمًا مُفَخَّمًا یَتَلَالَاءُ وَجْہُہٗ تَلَالُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اور اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا حسن رض نے کہا کہ میں نے اس حلیہ کو ایک مدت تک حسین رض سے چھپایا پھر میں نے اونکے سامنے بیان کیا تو میں نے اونکو پایا کہ مجھ سے پہلے اس حلیہ پر اطلاع پا چکے ہیں اور وہ ہند سے وہ بات پوچھی تھی جس بات کو میں نے اوس سے پوچھا تھا اور میں نے حسین رض کو پایا کہ اونہوں نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلعم کے حرکات وسکنات اور آپ کی شکل مبارک کو پوچھا تھا اور آپکے اوصاف سے کوئی شئے نہیں چھوڑی تھی حسین رض سے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے آنحضرت صلعم کے مکان میں جانے کا احوال پوچھا میرے باپ نے کہا جس وقت رسول اللہ صلعم مکان میں داخل ہوتے تو آپ اوقات شریف کے تین حصے کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالی کی عبادت کے لئے اور دوسرا حصہ اپنے اہل کے لئے اور تیسرا حصہ اپنی ذات کے کاموں کے لئے ٹھہراتے تھے پھر اپنے ذاتی حصہ کو دو حصوں پر تقسیم فرماتے تھے ایک حصہ اپنے واسطے اور دوسرا حصہ آدمیوں کیواسطے جو خاص چیزیں ہوتیں اونکو آدمیوں کو دیتے اور اون سے بخل نہیں کرتے تھے اور اونکی سیرت سے یہ بات تھی کہ آپ کے وقت سے امت میں جو حصہ صرف ہوتا تو اوس میں

آپ کے حکم سے اہل فضل کے ساتھ ایثار مقدم ہوتا تھا اور اہل فضل دین مین جو مقدار فضل کی رکھتے تھے اوسکے موافق تقسیم ہوتی تھی اون مین سے کوئی شخص ایک حاجت والا اور کوئی دو حاجتوں والا اور کوئی بہت حاجتوں والا ہوتا آپ اونکے ساتھ مشغول ہوتے رہے اور اونکو مصالح مین مشغول رکھتے تھے اور آپکی امت آپکے ساتھ سوالات مین مشغول رہتی تھی اور امت کی خواہش سے جو خبر ہوتی آپ اوسکو دیتے تھے اور اوسسے فرماتے کہ حاضر غائب کو اطلاع کردے اور جو شخص اپنی حاجت میرے پاس پہونچانے کی طاقت نہین رکھتا ہے تم لوگ اوسکی حاجت کو میرے پاس پہونچاو تحقیق جو شخص حاجت آدمی کی حاجت کو سلطان کے پاس پہونچاتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی قدمونکو قائم رکھیگا آپکی حضور مین سوا ایسی باتوں کے اور ذکر نہین ہوتا تھا اور سوا ایسی باتون کے کسی شخص سے آپ اور کوئی بات پسند نہین کرتے تھے۔ آپ کے پاس مطلب چاہنے والے لوگ آتے تو آپ سے کچھہ فائدہ اوٹھا کر جاتے تھے اور آپ کی برکت سے خیر مجسم ہو جاتے تھے حسین رض نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم باہر نکلنے کے بعد کیا کرتے تھے کہا کہ اپنی زبان مبارک کو روک کے رکھتے تھے مگر جس معاملہ مین مراد ہوتی تو کلام کرتے تھے اور لوگون کی تالیف قلوب فرماتے تھے اور اون کو متنفر نہین کرتے اور جو شخص اپنی قوم مین بزرگ ہوتا اوسکا اکرام کرتے اور اوسکو سردار بناتے تھے اور آدمیوں کو ڈراتے اور آپ کو صبر اسکے کہ اپنی تیوری کو بدلتے اور خلق نہ کرتے اونسے بچاتے تھے اور اپنے اصحاب کی گرانی فرماتے اور آدمیوں مین جو بات ہوتی اوسسے پوچھتے تھے اور اچھے آدمی کو اچھا سمجھتے اور اوسکو قوت دیتے اور قبیح کو قبیح سمجھتے تھے آپ کے سب کاموں مین اعتدال تھا اور کسی بات مین اختلاف نہیں تھا اور اس خوف سے کہ لوگ آپ سے غافل ہو جاوین یا آپ کے ساتھہ میل نہ کریں اونکے حال سے غافل نہین ہوتے تھے ہر حال کیواسطے آپ کے پاس ایک شے مہیا

تھی اور حق سے تجاوز نہین کرتے اور آپ کے پاس جو لوگ تھے وہ بھی حق سے تجاوز نہین کرتے
تھے ایسے لوگ آپکے نزدیک افضل تھے اور وہ نصیحت مین عام تھے اور سب سے مرتبہ مین عظیم
تھے اور غمخواری اور مدد دینے مین احسن تھے حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے
اپنے باپ سے رسول اللہ صلعم کی مجلس کا حال پوچھا کہا کہ آپ کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت ذکر الہی
کرتے تھے اور جسوقت کسی گروہ تک پہونچتے جس جگہ مجلس کی انتہا ہوتی وہین پر بیٹھ جاتے
اور فرماتے تھے کہ مجلس کا بیٹھنے والا ہر ایک ایسی جگہہ سے حصہ دیا گیا ہے جو شخص جسجگہہ بیٹھا
بیٹھا رہے آپکا مصاحب شخص یہ گمان نہین کرسکتا تہا کہ کوئی شخص مجہہ سے بہی بزرگ مرتبہ والا ہے
جو شخص آپ کے پاس بیٹھا یا ایسی ضرورت کو آپ کے سپرد کیا آپ اوسکو صبر دلایا یہان تک کہ
وہ آدمی آپ کے پاس سے کامیاب پہرا اور جس شخص نے اپنی حاجت چاہی آپ نے
اوسکو نہین لوٹایا مگر اوسکی حاجت کے ساتھہ یا آسان بات وہ اکرا وسکو واپس کیا آپکی شگفتہ روئی
اور خلق تمام لوگوں کو گہیر لیتا تہا آپ لوگون کے واسطے محبت اور غمخواری مین باپ ہو گئے تھے
اور وہ لوگ آپ کے نزدیک حقوق مین برابر تھے آپ کی مجلس حیا اور حلم اور صبر اور امانت
کی مجلس تھی آپ کی مجلس مین آواز بلند نہیں ہوتی تھی اور حرام چیزوں کا عیب اور وصف
بیان نہین کیا جاتا اور کسی شخص سے اوس مجلس مین خطا اور لغزش سرزد نہین ہوتی تھی بلکہ
سب لوگ اعتدالی حالت مین رہتے تھے آپس میں لوگ اپنی فضیلت کو از روے تقوے کے
بڑا ظاہر کرتے اور باہم تواضع کے ساتھہ رہتے تھے بزرگ آدمی کی توقیر اور چھوٹے کے
حال پر رحم کرتے تھے اور حاجتمند آدمی کو پسند اور مسافر کی حفاظت کرتے تھے —
آنحضرت صلعم کا وقت مبارک سوا خدا و ند عزوجل کے کام کے نہین گذرتا تھا یا جس کام
مین آپکی نفس کی صلاح ناگزیر ہوتی آپ کا وقت اوسمین صرف ہوتا تھا۔ **آنحضرت** صلعم

خلق مین تمام مخلوق سے نیک تر تھے آنحضرت صلعم ہمیشہ شگفتہ رو اور نرم اخلاق تھے آپ حسن خلق لوگون نے اس بات سے پہچانا تھا کہ آپ آدمیون کے ساتھ اچھے طور سے پیش آتے اور شگفتہ روئی اور نرمی کے ساتھ مخالطت فرماتے اور آدمیوں کی تکالیف کو اوٹھاتے اور اونکے واسطے خوف کرتے اور تحمل اور صبر اختیار فرماتے اور اونپر بلندی نہ ڈھونڈھتے اور اونکے ساتھ تکبر نہ کرتے اور اونپر سختی اور غصہ نہ پکڑتے اور اونکے افعال کا مواخذہ نہ فرماتے تھے آپ کی ذات مقدس ان صفات کے لئے مظہر تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ازروے ہاتھ کے اجود الناس اور ازروے فراخی سینہ کے اوسع الناس اور صدق کہنے مین اصدق الناس اور عہد کے وفا کرنے مین سب سے بڑہکر تھے اور تمام مخلوق سے زیادہ طبیعت کے نرم تھے اور معاشرت مین سب سے اکرم تھے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا اوسکے دل مین آپکی ہیبت ہوتی اور جو شخص ازروی معرفت کے آپ سے مخالطت کرتا تو آپکے اخلاق کی وجہ سے آپکو زیادہ دوست رکھتا آپ کا وصف کرنیوالا شخص یہ کہتا کہ مین نے آپ سے پہلے اور آپ سے بعد آپکی مثل نہین دیکھا انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم احلم الناس اور اورع الناس اور ازہد الناس اعدل الناس احلم الناس اور اعف الناس تھے آپکے دست مبارک نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چہوا کہ آپکی مملوکہ یا منکوحہ یا آپکی قرابت دار ہوتی اور بھی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم احسن الناس اور اجود الناس اور اشجع الناس تھے۔

آنحضرت صلعم مخلوق کے ساتھ آدمیون سے رافت مین زیادہ تھے اور اور آدمیون سے آدمیون کو زیادہ نفع پہونچاتے تھے اور اور آدمیون سے آدمیون کے لئے زیادہ نیک تھے

آنحضرت صلعم آدمیوں کی بلیدی پر زیادہ صبر کرتے تھے خارجہ بن زید بن ثابت رض نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ زید بن ثابت کے پاس آیا اور اون سے کہا کہ رسول اللہ صلعم کی باتیں ہم سے بیان کرو زید رض نے کہا کہ مین کس بات کو کہون مین نبی کے پڑوس مین تہا جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے پاس آپ کسی آدمی کو بہیجتے مین آپ کے واسطے وحی کو لکہتا ہم کو آپ کے ساتہہ ایسی دلگی تہی کہ جسوقت آپ دنیا کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتہہ اوسکا ذکر فرماتے تھے اور جسوقت آخرت کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتہہ اوسکا ذکر کرتے تھے اور جسوقت کہانے کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتہہ اوسکا ذکر کرتے تھے **آنحضرت** صلعم کی تمام باتین ہین جو تمہارے سامنے مین بیان کرتا ہون **آنحضرت** صلعم کے اصحاب آپسمین کبہی کبہی آپ کے سامنے اشعار پڑہا کرتے تھے اور ایام جاہلیت کے بہت سی چیزون کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپسمین ہنستے تھے جسوقت اصحاب ہنستے تو اونکے ساتہہ آپ بہی تبسم فرماتے اور اونکو زجر نہین کرتے مگر حرام چیزون سے زجر فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم اور لوگونکی بہ نسبت اپنے اصحاب کے روبرو زیادہ تبسم فرماتے تھے اصحاب آپ کے سامنے جن چیزون کا ذکر کرتے اونکی باتون پر آپ کو زیادہ تعجب ہوتا اور اصحاب کے ساتہہ اپنی ذات سے زیادہ مخالطت رکہتے اور اکثر اوقات آپ اسطور سے تبسم فرماتے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوجاتے آپ کے حضور مین آپکی اقتدا اور آپکی توقیر شان کے باعث اصحاب کا ہنسنا مسکرانا تہا۔

راویون نے کہا ہے کہ ایک دن ایک اعرابی آیا آپکا رنگ اوسوقت متغیر تہا اصحاب آپ کو اوسوقت ملتفت نہین پاتے تھے اوس اعرابی نے آپ سے سوال کرنیکے لئے ارادہ کیا اصحاب نے کہا اے اعرابی سوال مکر ہم رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکہتے ہیں

اعرابی نے کہا مجہہ کو چہوڑ دو خدا کی قسم ہے کہ واسطے آپ کو حق کے ساتہہ نبی مبعوث کیا ہے جبتک آپ تبسم نہ فرمائینگے مین آپ کو نہ چہوڑونگا اعرابی نے آنحضرت صلعم سے کہا یارسول اللہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ مسیح دجال آدمیون کو ثرید دیگا اور ایسا حال ہوگا کہ آدمی بہونک سے ہلاک ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپ کیا بہتر دیکہتے ہین دجال کے ثرید کو ازروے عفت اور پاکیزگی کے چہوڑدوں یہان تک کہ لاغری سے ہلاک ہو جاؤن یا اوسکا ثرید کہاؤن یہان تک کہ میرا پیٹ اچہے طور سے بہر جائے اور مین اللہ تعالے کے ساتہہ ایمان لاون اور دجال سے منکر ہو جاؤن آنحضرت صلعم نے اوس اعرابی کی گفتگو سے ایسا تبسم فرمایا کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پہر آپ نے اوس اعرابی سے فرمایا کہ وہ کہانا نہ کہانا اللہ تعالے تجہہ کو اوس چیز کے ساتہہ غنی کریگا جس چیز سے مومنین کو غنی کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم اصحاب کے ساتہہ خاطرداری سے تلطف فرماتے تہے اور اصحاب سے جو شخص آپکی مجلس مین نہ آتا تو اوسکی کیفیت دریافت فرماتے اور اکثر ایسی حالت مین نہ آنے والے سے فرماتے شاید تو نے ای بہائی مجہسے یا میرے بہائیون سے کوئی بات خلاف پائی ہے جو تو نہین آیا آنحضرت صلعم کے اخوان یعنی اصحاب سے جسوقت کوئی شخص تین دن تک نہین آتا تو آپ اوسکے احوال کو دریافت فرماتے اگر وہ مرد غائب ہوتا تو اوسکے لئے دعا کرتے اور اگر اپنی جای پر موجود ہوتا تو اوسکے دیکہنے کو جاتے اور اگر بیمار ہوتا تو اوسکی عیادت کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتہہ ایسی کشادہ روئی سے ملتے تہے کہ ہر ایک شخص اصحاب سے یہ گمان کرتا تہا کہ تمام اصحاب سے مین ہی آپ کے نزدیک زیادہ معزز ہوں۔ آنحضرت صلعم ہر ایک شخص کو جو آپکے نزدیک بیٹہا ہوتا بشاشت

سے اسطور پر حصہ دیتے تھے کہ وہ شخص یہ گمان کرتا کہ آپ کے نزدیک میں ہی اکرم الناس
ہون - **عمرو ابن العاص** رض نے روایت کی ہے کہ **آنحضرت** صلعم ایک اشر
قوم کے ساتھہ باتوں میں متوجہ تھے اور اوسکی تالیف قلوب فرما رہے تھے اور میری طرف
منہ کرکے باتون سے ایسے متوجہ ہو رہے تھے کہ مین نے یہ گمان کیا کہ مین ہی خیر القوم
ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچہا ہون یا حضرت ابوبکر صدیق رض آپ نے فرمایا
ابوبکر رض پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچہا ہوں یا حضرت عمر فاروق رض آپ نے
فرمایا عمر رض پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچہا ہون یا حضرت عثمان غنی آپنے
فرمایا عثمان رض جسوقت رسول اللہ صلعم سے مین نے سوال کیا آپ نے سچ فرمایا اوسوقت
مین نے اس بات کو دوست کہا کہ آپ سے سوال نہ کرتا - **آنحضرت** صلعم جو شخص آپ کے
پاس بیٹہتا تو اپنی التفات سے اوسکو حصہ دیتے تھے یہان تک کہ آپکا بیٹہا اور آپکی سماعت
اور آپکی گفتگو اور محاسن لطیف اور آپکی در دمندی اوسی کے لئے ہوتی تہی اور آپکی مجلس با وصف
ایسی التفات اور توجہ کے حیا اور تواضع اور امانت کی مجلس تہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ
آنحضرت صلعم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہین کرتے تہے **انس** رض سے روایت ہے
کہ ایک مرد آپ کے نزدیک تہا اور اوسکے لباس مین زردی تہی اور آپکی عادت تہی کہ کسی
مکروہ بات مین کسی کا سامنا نہین کرتے تہے جسوقت وہ مرد کہڑا ہوا تو آپنے لوگون سے
فرمایا کہ اگر تم لوگ اوس شخص سے کہدیتے تو بہتر ہوتا کہ زرد لباس نہ پہنے **باجوری** نے
کہا ہے کہ **آنحضرت** صلعم مکروہ امر مین کسی کا سامنا نہین کرتے تہے تو یہہ اسکے منافی
نہین ہے جو عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے

[illegible]

جسم پر دو کپڑے مُعصفر دیکھے اور فرمایا کہ یہ دونون کپڑے کفار کے لباس سے ہین انکو تم نہ پہنو
اور ایک روایت مین ہے مین نے عرض کیا کیا ان دونون کپڑون کو مین دہو ڈالون
آنحضرت صلعم نے فرمایا بلکہ ان دونون کو جلا دو شاید جلانے کا لفظ زجر پر محمول ہے
یہہ اوسپر دلیل ہے کہ علما تحریم معصفر پر ہین اور جمہور کے نزدیک معصفر مکروہ ہے آنحضرت
صلعم مکروہ بات کیواسطے کسی شخص کا سامنا نہیں کرتے اور نصیحت کرتے وقت کسی معین
شخص کے ساتھہ تعرض نہین فرماتے تھے بلکہ عام طور سے خطاب کر کے کلام کرتے تھے
آنحضرت صلعم کو جب کسی آدمی کی کوئی بات پہونچتی تو آپ یہہ نہین کہتے کہ فلان
شخص کا کیا حال ہے کہ فلان شخص اوسکی نسبت کچھہ کہتا ہے بلکہ آپ یون فرماتے کہ اوس
قوم کا کیا حال ہے کہ ایسا ایسا کہتی ہے آنحضرت صلعم کا عتاب کرنا تعریض کے طور
پر تہا کہ اوس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی شرطین مشروط کرتے ہین کہ کتاب اللہ مین نہین
ہین اور اسی قسم کے فرماتے تھے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی انسان کو دیکھتے کہ وہ ایسا فعل کرتا ہے
کہ لائق نہین ہے آپ نے کسیکو نہ چھوڑا کہ اوسکے انکار کیطرف مبادرت کرے
آپ اوسکو نرمی کے ساتھہ ادب سکھلاتے تھے یہان تک کہ وہ آدمی اپنے امر مین ثابت
ہوجاتا ۔ آنحضرت صلعم کسی آدمی پر تہمت نہین پکڑتے اور کسی کی بات کسی کی نسبت
قبول نہین کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم اکثر فرماتے تھے کہ میرے اصحاب سے
میرے پاس سوا نیکی کے کوئی بات نہ پہونچاؤ اسلئے کہ مین اس بات کو دوست کہتا ہون کہ
جب اونکی طرف نکلون تو مین سلیم الصدر رہون ۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب سے جسوقت
کسی شخص کو اپنے بعض کام کیواسطے بھیجتے تو یون فرماتے تھے کہ کشادہ روئی سے ملو

اور لوگون کو نفرت نہ دلاؤ اور معاملہ مین آسانی کرو اور دشواری نہ کرو۔ آنحضرت صلعم جسوقت
اصحاب سے ملتے تو اوس سے پہلے سلام علیک فرماتے اور اوسکے بعد مصافحہ کرتے تھے
آنحضرت صلعم جسوقت اپنے اصحاب مین کسی شخص سے ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے
پہر اوسکا ہاتھہ پکڑکے اوسکے ہاتھہ کی اونگلیون مین اپنے ہاتھہ کی اونگلیان ڈال دیتے اور اوسکی ہاتھہ
کو اپنے ہاتھہ سے مضبوط پکڑ لیتے تھے۔

آنحضرت صلعم کو جسوقت اصحاب سے کوئی شخص دیکہتا تو آپ اوسکے ساتھہ کہڑے
ہوجاتے تہے اور اوسکی نزدیک سے نہین جاتے یہان تک کہ وہ شخص خود چلا جاتا اور جسوقت
اصحاب مین سے کوئی شخص آپ سے ملاقات کرتا اور اپنے ہاتھہ مین آپ کے ہاتھہ کو
لینا چاہتا تو اپنا ہاتھہ اوسکو دیدیتے اور جبتک وہ آدمی اپنے ہاتھہ کو آپ کے ہاتھہ سے
نہ نکالتا آپ اپنے ہاتھہ کو اوسکے ہاتھہ سے نہین نکالتے تہے۔ اور جسوقت آپ اپنے
اصحاب مین کسی شخص سے ملتے اور وہ شخص اپنی مخفی بات کہنے کے لئے چاہتا کہ آپ اپنا
کان میری طرف جہکادین آپ اپنا گوش مبارک اوسکی طرف کردیتے اور اوسکے منہ کے نزدیک
سے کان جدا نہیں کرتے یہان تک کہ وہ شخص خود علیحدہ ہوجاتا تہا۔ آنحضرت صلعم کے
اصحاب مین سے جو کوئی شخص آپ سے ملتا آپ محبت سے اوسپر ہاتھہ پہیرتے تہے اور اوسکے لئے
دعا کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم کو آپ کے اصحاب یا غیر لوگون سے کوئی شخص پکارتا
تو آپ لبیک فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کرتے اور اونکو
کنیت کے ساتھہ بلاتے تہے اور اونکو اچہے نامون سے اونکے اکرام کرنے اور تالیف
قلوب کی وجہ سے پکارتے تہے اور جس شخص کی کنیت ہوتی اوسکی کنیت ٹہراتے تہے اور
جس بی بیوں کی اولاد ہوتی اونکی کنیت ٹہراتے اور جس بی بیوں کی اولاد نہوتی اونکی کنیت

کی ابتدا فرماتے اور لڑکوں کی کیست مقرر کرتے اور اوس کیست سے لڑکوں کے دلون کو رم کرتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت لڑکون کی طرف گذرتے تو اوسے سلام علیک کرتے پہر اونکے ساتہہ مسرت انگیز باتین فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت سفر سے تشریف لاتے تو اپنے اہل بیت کے بچون سے ملتے تہے۔ آنحضرت صلعم بچوں اور عیال کے ساتہہ ارحم الناس تہے۔

آنحضرت صلعم کے پاس چہوٹے بچے لائے جاتے آپ سر مے کو دیا کر اونکے تالوسے ملتے اور اونکے لیئے دعامانگتے اور اونکے واسطے برکت چاہتے تہے آنحضرت صلعم انصار کے دیکہنے کو جاتے تہے اور اونکے بچوں سے سلام علیک کرتے اور اونکے سرون پر ہاتہہ پہیرتے تہے۔

یوسف بن سلام بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میرا نام رسول اللہ صلعم نے یوسف کہا اور مجہہ کو اپنی گود مین بٹہلایا اور میرے سر پر اپنا دست مبارک پہیرا تہا۔

آنحضرت صلعم زینب بنت ام سلمہ رض کو کہلاتے اور اکثر زوینب کہتے تہے۔

آنحضرت صلعم حضرت حسن اور حضرت حسین رض کو اپنی پیست مبارک پر بٹہلاتے اور اپنے دونون ہاتون اور دونوں پاؤں سے چلتے اور فرماتے تہے نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ أَنْتُمَا اور اکثر آپ نے دونون صاحبزادوں کے ساتہہ ایسا کیا ہے اور دونون صاحبزادے مین پر پہیرتے ہوتے تہے۔

حضرت حسن رض ایک بار آئے آنحضرت صلعم سجدہ مین تہے حضرت حسن رض آپکی پشت مبارک پر بیٹہہ گئے آنحضرت صلعم نے سجدہ میں یہانتک دیر کی کہ حضرت حسن رض پشت مبارک سے اوتر آئے جسوقت آپ نماز سے فارغ ہوئے بعض صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ آپنے اپنے سجدہ کو بہت دراز کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے نے مجھکو سواری
سا بنا لیا تھا اور میری پیٹھ پر سوار تھا اسلئے مین نے جلدی سے اوٹھنے کو مکروہ جانا۔
ابن مسعود رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت حسن اور
حضرت حسین رض کھیلتے اور آپکی پشت مبارک پر بیٹھتے تھے ابوہریرہ رض کہتے تھے
کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت حسن بن علی رض کا
ہاتھہ پکڑا اور اونکے دونوں پاؤن گھٹنوں پر رکھے اور یہ الفاظ فرماتے تھے تَرَقَّ تَرَقَّ
عَيْنَ بَقَّہ حُزُقَّہ حُزُقَّہ لسان العرب میں کہا ہے کہ حدیث مین ہے رسول اللہ
صلعم حضرت حسن یا حضرت حسین رض کو رقص کراتے تھے اور حزق حزق ترق
عین بقہ فرماتے تھے حزق وہ شخص ہے کہ ضعف کے باعث اپنے پاؤن قریب
رکھے حضرت حسن ع چڑھکر اپنے قدم آپ کے سینہ مبارک پر رکھدیتے تھے ابن اثیر
نے کہا ہے کہ آپ نے ان الفاظ کو مزاح اور صاحبزادے کے اُنس پکڑنے کے واسطے
کہا ہے ترق کے معنی چڑہو تم اور عین بقہ چھوٹی آنکھہ سے کنایہ ہے۔
جو لوگ اہل فضل سے خلیق ہوتے تھے آنحضرت صلعم اونکا اکرام کرتے تھے اور جو
لوگ اہل مراتب سے ہوتے تو اونکی تالیف قلوب احسان سے فرماتے تھے اور اپنے ذوی رحم کا
اکرام کرتے اور اونکے ساتھہ صلہ رحمی اسطور سے فرماتے کہ جو آدمی اوس سے مرتبہ مین افضل ہوتا
اوسکے اوپر اونکو برتری نہین ہوتی تھی آنحضرت صلعم بنی ہاشم کا اکرام کرتے تھے۔ آنحضرت
صلعم حضرت عباس رض کے ساتھہ نہایت درجہ لطف فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم حضرت
عباس کی بزرگی اسطور سے کرتے تھے جس طور سے بیٹا باپ کا اجلال کرتا ہے۔
آنحضرت صلعم جس شخص کو دیکھتے پہلے سلام علیک کرتے اور جسوقت کسی شخص سے

آپ کا دست مبارک پکڑ لیا آپ کو وہ وہاں تک لے گیا کہ وہ رہی ایسی ہوا آنحضرت صلعم
سے جسوقت کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اوسکا ہاتھ پکڑ لیتے اور اوسکو نہ چھوڑتے یہاں تک
کہ وہ آدمی خود آپکا دست مبارک چھوڑ دیتا اوسوقت آپ فرماتے ہے اِسۡتَوۡدِعُ اللّٰهَ دِیۡنَكَ
وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیۡمَ عَمَلِكَ آنحضرت صلعم کے پاس اگر کوئی آدمی آکر بیٹھتا اور اوسوقت
آپ نماز پڑہتے ہوتے تو نماز میں تخفیف کرکے اوسکے پاس تشریف لاتے اور دریافت فرماتے
کیا تمکو کوئی حاجت ہے جس وقت اوسکی حاجت سے فارغ ہوتے پھر نماز کی طرف
متوجہ ہوتے تہے۔

آنحضرت صلعم جو شخص آپ کے پاس آتا اوسکا اکرام کرتے یہانتک کہ آپ نے
اوس شخص کیواسطے کہ اوسکے اور آپ کے درمیان قرابت اور دودہ کی شرکت تک نہ تہی اپنا
کپڑا بچہا کے اوسکو بٹہلایا ہے آنحضرت صلعم کے پاس جو شخص آتا آپ اپنے وسادہ
کو جو آپ کے نیچے ہوتا اوسکو دیدیتے تہے اگر وہ شخص وسادہ لینے سے انکار کیا آپ اوسکی
طرف وسادہ دینے کے واسطے عزم فرماتے یہانتک کہ وہ شخص وسادہ کو قبول کرلیتا
انس رض نے روایت کی ہے کہ مین نے دس سال تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی آپنے
مجہکو ہرگز اُف کا کلمہ نہیں فرمایا اور جو کام میں نے کیا آپ نے اوسکی نسبت یہ کہا کہ تو نے
یہہ کام کسواسطے کیا اور جس کام کو مین نے نہین کیا اوسکے لئے آپ نے ہرگز فرمایا کہ تو نے
کیوں نہیں کیا اور بہی انس رض نے روایت کی ہے کہ جس وقت مین نے رسول اللہ صلعم کی
خدمت کی میری عمر آٹہہ برس کی تہی مین نے دس سال تک آپکی خدمت کی آپ نے کسی چیز پر مجہہ کو
ہرگز ملامت نہین کی اگر آپ کے اہل سے کسی نے مجہہ کو برا کہا تو آپنے فرمایا اوسکو چہوڑ دو
اگر وہ سے کسی چیز کو چہوڑ دیا اوسکو ملامت نہ کرو مصابیح میں بہی انس رض سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلعم از روے خلق کے احسن الناس تھے ایکدن آپ نے مجھ کو
ایک حاجت کیواسطے بھیجا مین نے ظاہر مین کہا واللہ میں نہ جاونگا اور میرے دل مین تھا
کہ مین جاؤنگا اسلیئے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو حکم دیا تھا مین مکان سے باہر نکلا اور لڑکون
کی طرف گذرا وہ بازار مین کھیل رہے تھے رسول اللہ صلعم نے یکایک آکے میری گردن
پکڑلی مین نے آپ کی طرف دیکھا آپ تبسم فرما رہے تھے پہر آپ نے مجھ سے دریافت
فرمایا ای انیس جہان تمکو جانیکے واسطے مین نے کہا تھا تم گئے مین نے عرض کیا یارسول اللہ
مین جاتا ہوں۔ اور یہی انس رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جارہا
تہا آپ ایک نجرانی چادر اوڑہے تھے جسکے پلو موٹے تھے آپ سے ایک اعرابی ملا اور
اوسنے چادر کے ساتھہ آپ کو اتنے زور سے کھینچا کہ آپ اوسکے سینہ تک آگئے مین نے
آپ کے کاندہے کو دیکھا کہ چادر زور سے کھینچنے کے باعث آپ کے کاندہوں پر چادر
کے پلوؤں کے نشان پڑ گئے تھے کھینچنے کے بعد اوس اعرابی نے کہا ای محمد اللہ تعالی
کا جو مال آپ کے پاس ہے اوسکے دینے کے واسطے حکم کرو کہ مجھکو دیا جائے آپ نے اعرابی
کی طرف دیکھہ کے تبسم فرمایا پھر آپ نے اوسکو مال دینے کے واسطے حکم دیا۔ آنحضرت صلعم
آسانی کرنے والے اور نرم طبیعت تھے اور بری عادت والے اور سخت کہنے والے نہ تھے
حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم فاحش اور متفحش
نہ تھے اور نہ بازار مین پکار کے باتین کرتے تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہین کرتے تھے
بلکہ عفو کرتے تھے اور برائی سے درگذر کرتے تھے۔
احیا مین ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کو مبعوث فرمانے سے پہلے
آپ کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ محمد صلعم میرا مختار بندہ ہے او بری عادت والا اور سخت

کہنے والا نہین ہے اور بازاروں مین پکار کے بات کرنیوالا نہیں ہے اور برائی کا بدلہ
برائی سے نہین دیگا عفو کریگا اور برائی سے درگذر کریگا اوسکی پیدایش کی جگہ مکہ اور ہجرت
کی جگہ طابہ میں ہوگی اور اوسکا ملک شام مین ہوگا اور کمر پر ہمت باندہیگا وہ اور اوسکے
ساتھہ جو شخص ہوگا قرآن شریف اور علم کی دعوت کریگا اور وہ ہی اپنے ہاتھہ پاؤں دہوئیگا
یعنی پاکیزہ رہیگا اور اسیطرح اللہ تعالی نے آنحضرت کی تعریف انجیل مین بہی کی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص پر خفا نہیں کرتے تہے اگرچہ اوس شخص نے آپکے
ساتھہ ایسا کام کیا ہوتا کہ جسپر خفا واجب ہوتی۔ آنحضرت صلعم سے جو شخص معذرت کرتا
آپ اوسکی معذرت کو قبول کرتے تہے اگرچہ اوسنے کچہ ہی کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کو
جسوقت کوئی شخص ایذا دیتا تو اوس سے آپ اعراض فرماتے اور کہتے کہ اللہ تعالی موسی
علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ مجہہ سے زیادہ ایذا دیئے گئے اور اونہوں نے صبر کیا۔
آنحضرت صلعم مباح کہیل کو دیکہتے اور اوس سے انکار نہیں کرتے اور تکلیف دینے
والے کلام سے آپکے اوپر آواز بلند کیئے جاتے آپ تحمل فرماتے اور اوسکا مواخذہ
نہین کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم سے جب کسی شخص پر بددعا کرنیکے لئے کہا جاتا تو
آپ دعا کی بد سے اعراض کرتے اور اوسکے لئے نیک دعا فرماتے تہے۔ اور آپ نے اپنے
دست مبارک سے کسی عورت اور کسی غلام کو ہرگز نہین مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جبکہ جہاد
مین ہوتے تو کفار کے ساتھہ زد و ضرب آپ سے صدور پاتا تہا انس رضنے روایت کی
ہے کہ جسوقت خادم آپکو خشمناک کرتا تو اسطور سے فرماتے کہ اگر قیامت کے دن بدلہ
کا خوف نہوتا تو مین اس مسواک سے تجہکو تکلیف پہونچاتا اور جسوقت احد مین آپ کے سامنے
کے دانت ٹوٹے اور آپکا چہرہ مبارک زخمی ہوا ایامر اصحاب پر نہایت شاق گذرا اصحاب نے

آپ سے عرض کیا کاش آپ عدا پر بد دعا کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین بد دعا کرنے کے لئے مبعوث نہین ہوا الکہ مین حق کی طرف بلانے اور رحمت کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون آپ نے اسطور سے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ای میرے اللہ میری قوم کو ہدایت کر وہ مجہہ کو نہین پہچانتی۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضے روایت کی ہے کہ جبتک جن چیزون کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اونکا ہتک نہوا مین نے رسول صلعم کو کسی ظلم سے منتصر نہین دیکہا۔ جب کہ محارم الہی کا کچہہ بہی ہتک ہوتا اس بات مین آپ سب سے زیادہ غصناک ہوتے اور دو امر مین آپکو اختیار نہین دیا گیا اور جبتک اوس امر مین کوئی گناہ نہوا تو آپنے آسان امر کو اختیار کر لیا اور اگر اون امر مین کوئی گناہ ہوتا تو آپ اوس سے نہایت دور رہتے تہے۔ آنحضرت صلعم اپنے نفس مبارک کے لیے غصب نہین کرتے اور کسی سے اپنے نفس شریف کیواسطے انتقام نہین لیتے تہے جسوقت حرمات الہی کا ہتک ہوتا تو آپ اسطور سے غصناک ہوتے کہ آپ کے غصب کو کوئی چیز نہین روک سکتی تہی یہان تک کہ آپ حق کی تائید فرماتے اور جسوقت غضب کرتے تو اعراض فرماتے تہے اور منہ پہیر لیتے تہے اور امر حق مین آپکے نزدیک قرابت دار اور بیگانہ اور قوی اور ضعیف برابر تہا۔

حضرت عائشہ رضے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپکے پاس آنے کے لئے اجازت چاہی مین اوسوقت آپکے پاس تہی آپنے فرمایا بئس ابن العشیرۃ یا فرمایا بئس اخو العشیرۃ پہر آپ نے اوس مرد کو آنیکے واسطے اجازت دی جسوقت آپ کے پاس وہ مرد آیا آپ نے اوسکے ساتہہ نرم باتین کین جب وہ مرد چلا گیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کچہہ کہا وہ کہا پہر آپ نے اوسکے ساتہہ کلام مین نرمی کی آنحضرت

صلعم نے فرمایا ای عائشہ بد آدمیون کا وہ شخص ہے کہ آدمیوں نے اوسکے فحش سے
بچنے کے لئے اوسکو ترک کردیا ہو یا چھوڑ دیا ہو۔ مواہب مین کہا ہے یہہ آدمی عیینہ
بن حصین الفزاری تہا اوسکو لوگ احمق مطاع کہتے تہے اوس سے آنحضرت صلعم کی حیات
مین اور وفات کے بعد ایسے امور واقع ہوے تہے کہ اوسکے ضعف ایمان پر دلالت
کرتے ہین آپ نے جس بات کے ساتھہ اوسکا وصف کیا ہے آپکی نبوت کی علامات سے
ہے لیکن اوسکے آنے کے بعد آپ بات مین جو نرمی کی یہہ امر سبیل تالیف قلوب اور مدارا
تہا اور ایسے موقع پر ایتلاف اور مدارات مباح ہے برخلاف مداہنت کے اکثر مستحسن سمجہا گیا ہے
مدارات اور مداہنت مین یہہ فرق ہے کہ مدارات مین بذل دنیا کا دنیا کی صلاح یا اس کی صلاح
کیواسطے یا دنیا اور دین دونوں کی صلاح کیواسطے ہے اور مداہنت مین کا ترک دنیا کی صلاح
کیواسطے ہے نبی صلعم نے اوس مرد کیواسطے لیے حسن عشرت کو اوسکی دنیا کے لیے بذل
کیا اور کلام کرنے مین نرمی اختیار کی باوجود اسکے آپ نے اوسکی مدح قول مین نہین کی پس آپکا
قول اوسکی شان مین آپ کے فعل کے متناقض نہین ہوا اسلیئے کہ آپکا قول اوسکی شان مین
قول حق تہا اور آپ کا فعل اوسکے ساتہہ حسن عشرت تہا اور عیینہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے عہد خلافت مین مرتد ہو گیا تہا اور اوسے لڑائی کی تہی پہر اوسنے ارتداد سے رجوع کیا اور
اسلام لایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مین بعض فتوحات مین حاضر
ہوا ابن اثیر نے اسد الغابہ مین آخر ترجمہ مخرمہ بن نوفل مین کہا ہے کہ نضر بن شمیل نے روایت
کی ہے کہ ہمسے ابو عامر خراز نے ابو یزید المدنی سے اور اوسوں نے حضرت عائشہ ام المومنین
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ مخرمہ بن نوفل آیا نبی صلعم نے جس وقت اوسکی آواز
سنی آپ نے بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فرمایا جسوقت آپ کے پاس وہ داخل ہوا آپ نے اوسکو اپنے

نزدیک بہتلایا حضرت ام المومنین نے کہا کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپنے جو کچہہ فرمایا وہ فرمایا پہر آپنے مخرمہ کے ساتہہ کلام میں نرمی کی آپنے فرمایا اے عائشہ بدآدمیوں سے وہ شخص ہے کہ اوسکے فحش سے بچنے کے لئے آدمیوں نے اوسکو چہوڑ دیا ہو ابن اثیر نے کہا ہے کہ یہہ مخرمہ اون لوگون سے ہے جنکی تالیف قلوب کی گئی تہی اور اوسکی زبان مین بری باتیں تہین اور بدخو تہا اور نبی صلعم اوسکی زبان کو برا کہنے سے روکتے تہے ظاہر اس واقعہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن اثیر نے جو کچہہ ذکر کیا ہے اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب اس قصہ کا مخرمہ ابن نوفل ہے اور وہی قول صحیح ہے یا واقعہ مکرر بیان کیا گیا ہے حضرت حسن بن علی اللہ تعالی عنہما نے حضرت حسین سے روایت کی ہے کہ مین نے اپنے باپ سے پوچہا کہ نبی صلعم کی سیرت اپنے جلیسوں کے ساتہہ کیسی تہی میرے باپ نے کہا کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ کشادہ پیشانی اور نرم اخلاق تہے اور بدخو سخت گو نہیں تہے اور بازارون میں پکار کے بات نہین کرتے تہے اور فحش نہیں کہتے اور کسی کا عیب نہیں کرتے اور بخل اور خصومت نہین کرتے تہے اور جس بات میں آپ کی خواہش نہیں ہوتی اوس سے تغافل فرماتے تہے اور آپ سے امید رکہنے والا شخص مایوس نہیں ہوتا تہا اور آپ اوسکو مایوسی کے ساتہہ جواب نہین دیتے تہے ریا اور زیادہ باتین کرنا اور بیکار گفتگو ان تین باتون کو آپ کے نفس سے ترک کر دیا تہا اور آدمیون کو تین باتون سے چہوڑ دیا تہا کسی کی مذمت نہین کرتے اور کسی کا عیب نہیں کرتے اور کسی کی ننگ و عار کی بات کو نہیں ڈہونڈہتے تہے جس بات مین ثواب کی امید ہوتی تو کلام کرتے تہے اور جسوقت آپ کلام کرتے تو آپ کے پاس کے بیٹہنے والے اسطور سے سروں کو جہکا کے بیٹہتے تہے گویا اونکے سرون پر طائر بیٹہے ہیں اور جب آپ کلام سے سکوت فرماتے اوسوقت لوگ کلام کرتے اور لوگ آپکے حضور میں باتوں مین منازعت نہیں کرتے

تھے اور جو شخص آپ سے کلام کرتا اوسکی باتون کیواسطے دوسرے لوگ چپ ہوجاتے یہان
تک کہ وہ شخص اپنی باتون سے فارغ ہوجاتا آپ کے حضور مین اول بات کرنیوالا اول بات
کرتا جس بات سے اصحاب تبسم کرتے آپ بہی تبسم فرماتے اور جس چیز سے اصحاب تعجب
کرتے آپ بہی تعجب کرتے تھے اور کسی غریب پر اگر ظلم ہوتا اور وہ آپ کے پاس آتا تو آپ
اوسکی باتون اور خواہش کے سننے کیواسطے اپنے گوش مبارک کو اوسکی طرف جھکا دیتے
اگر اوسوقت اصحاب آپ کے قریب ہوتے تو دور ہٹ جاتے تھے اور آپ اصحاب سے
فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ طالب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت چاہ رہا ہے تو اوسکی
مدد کرو اور جو کوئی شخص آپکی تعریف کرتا آپ اوسکو قبول نہین کرتے مگر بدلا کرنیوالے شخص
سے تعریف کو قبول کرتے تھے آپ کسی کی بات کو قطع نہین کرتے اگر بات کرنیوالا اجازت
دیدیتا تو اوسکی بات کو قطع کردیتے یا کھڑے ہوجاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے حلم کی یہہ شان تھی کہ آپ احلم الناس تھے اور باوجود قدرت کے تمام
مخلوق سے عفو مین زیادہ رغبت رکھتے تھے ایکبار سونے اور چاندی کا ہار آگیا آنحضرت
صلعم نے اوسکو تقسیم فرمادیا ایک اعرابی نے کہا مین آپکو عدل کرتے ہوئے نہین دیکھتا
یعنی آپنے برابر تقسیم نہین کی آپنے اعرابی سے فرمایا تیرا بہلا ہو میرے بعد تیرے ساتھ
کون عدل کریگا جسوقت وہ اعرابی پیٹھ پھیر کے چلا آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکو آسانی سے
میرے پاس لوٹا کے لے آؤ خیبر کے دن آنحضرت صلعم نے آدمیون کے تقسیم کرنیکے
لیئے بلال کے کپڑے مین چاندی دی تھی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ برابر تقسیم کرو آپنے
اوس شخص سے فرمایا تیرا بہلا ہو جسوقت تقسیم مین مین عدل نہ کرونگا تو کون شخص عدل کریگا تحقیق
تو ٹوٹے اور نقصان مین ہیگا حضرت عمر رضا اس بات کو سنکے کھڑے ہوگئے اور آپ سے

عرض کیا کیا اس مرد کی گردن نہین ماروں یہہ منافق ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا معاذ اللہ
یہہ بات نہچاہیئے اسلیے کہ لوگ اس بات کا تذکرہ کرینگے کہ مین اپنے اصحاب کو قتل کیا کرتا ہون
ایک بار آپنے کوئی شئے تقسیم فرمائی انصار سے ایک مرد نے کہا کہ یہہ تقسیم اللہ تعالے
کے واسطے نہین ہوئی انصاری کی یہہ بات آنحضرت صلعم کے سر رنگ کر کی گئی اسکے سننے
سے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہوگیا آپنے فرمایا اللہ تعالی میرے بہائی موسی علیہ السلام
پر رحم کرے کہ وہ اس سے زیادہ ایذا دیئے گئے اور اونہوں نے صبر کیا۔
ایک بار ایک اعرابی نے مسجد مین پیشاب کردیا آپ اوسوقت تشریف رکہتے تہے اصحاب
نے ارادہ کیا کہ اوسکو پیشاب کرنے سے روکین آپنے اصحاب سے فرمایا اوسکا پیشاب قطع
نہ کراؤ پہر آپنے اعرابی سے فرمایا کہ یہہ مساجد پیشاب اور پاخانہ اور پلیدی کی صلاحیت نہین رکہتی
ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اوس اعرابی کو میرے نزدیک لاؤ نفرت نہ دلاؤ
ایک دن ایک اعرابی آپ سے کوئی شئے مانگنے کے لیئے آیا آپنے وہ شئے اسکو دیدی
اور فرمایا کہ مین نے تیرے ساتہہ نیکی کی اعرابی نے کہا نہیں آپنے اچہا معاملہ نہیں کیا اوسکی کہنا
کہ مسلمان اوسپر غضبناک ہوکے اوسکی طرف اوٹہے آنحضرت صلعم نے اونکو اشارہ سے فرمایا
ٹہہر جاو پہر آپ کہڑے ہوے اور مکان میں تشریف لے گئے اور اعرابی کے پاس کہہ بہیجا اور
جو دیا تہا اوسپر کچہہ زیادہ کیا پہر آپنے اعرابی سے کہا میں نے تیرے ساتہہ نیکی کی اعرابی نے کہا
ہاں آپنے نیکی کی اور کہا فجزاک اللہ من اَهْلٍ وَعَشِیْرَةٍ خیرًا آپنے اعرابی سے کہا جو کچہہ تو نے کہا
وہ کہا تیری باتوں سے اصحاب کے دل میں خلش ہے اگر تو اسبات کو دوست رکہتا ہے تو جو بات
تو نے میرے روبرو کہی ہے اصحاب کے روبرو بہی وہ بات کہدے یعنی جزاک اللہ من
اَهْلٍ وَعَشِیْرَةٍ اصحاب کے سامنے کہدے تاکہ اون کے سینون میں تیری جانب سے

جوبات ہے وہ صادق رہے اعرابی نے کہا بہت بہتر جب کہ دوسرا دن ہوا یا عشا کا وقت آیا تو وہ اعرابی آیا نبی صلعم نے فرمایا کہ اس اعرابی نے جو کچھہ کہا وہ کہا ہم نے اوسکو اور زیادہ دیا یہہ گماں ہے کہ اعرابی رضامند ہوگیا اے اعرابی یہ بات ایسی ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں یعنی تو خوشنود ہوگیا اعرابی نے کہا نعم فَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ اَهْلٍ وَعَشِيْرَةٍ خَيْرًا اسکے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری اور اس اعرابی کی مثل اوس آدمی کی مثل ہے کہ اوسکی ایک اونٹنی تھی اوسنے سرکشی کی اور بھاگی اوسکے پیچھے آدمی گئے آدمیوں نے اوسکے پیچھے جانے سے اوسکے بھاگنے کو اور زیادہ کیا ناقہ کے مالک نے آدمیوں کو آواز دی کہ میرا اور میرے ناقہ کا درمیان تم لوگ چھوڑ دو اسلئے کہ بسبب تمہارے اپنے ناقہ کے واسطے میں زیادہ نرمی اختیار کرنیوالا ہوں اور اوسکی طبیعت کو زیادہ تر جانتا ہوں پس اوسنے زمین پر جو کچھہ کچرا کوڑا تھا ناقہ کیواسطے اوٹھایا اور اوسکو اپنے طرف متوجہ کرایا اور اوسکو آہستہ آہستہ اپنی طرف لوٹایا یہانتک کہ وہ اونٹنی آگئی اور اوسکو اوسکے مالک نے بٹھلایا اور اوسپر کجاوہ کھینچا اور سوار ہوکے بیٹھہ گیا ایسی ہی اگر میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا اور اعرابی نے مجھہ کو جو کچھہ کہا تھا اوسکے کہنے کے بدلہ میں تم لوگ اسکو مار ڈالتے تو وہ دوزخ میں جاتا۔ ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نبی صلعم کے ہمراہ تھا اور آپ کے جسم مبارک پر ایک ایسی چادر تھی جسکے حاشیے موٹے تھے ایک اعرابی نے آنحضرت صلعم کو چادر کے ساتھہ نہایت زور سے کھینچا یہانتک کہ آپ کے دوش مبارک پر چادر کے حاشیے سے نشان پڑگئے پھر اوسنے کہا اے محمد صلعم اللہ تعالی کے مال سے جو مال آپ کے پاس ہے میرے ان دونوں اونٹوں پر میرے واسطے لاد دو تم اپنا اور اپنے باپ کا مال نہیں دیتے ہو آنحضرت صلعم یہ بات سنکر چپ ہو رہے اور پھر فرمایا کہ مال اللہ تعالی کا مال ہے اور میں اللہ تعالی کا بندہ ہوں پھر آپنے اس اعرابی سے کہا کہ تو نے میرے ساتھہ

جو معاملہ کیا ہے اوسکا بدلہ لیا جاویگا اعرابی نے کہا بدلہ نہیں لیا جائیگا آپ نے اوس سے
پوچھا کسواسطے بدلہ نہین لیا جائیگا اوسنے کہا آپ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہین کرتے ہین
آنحضرت صلعم اعرابی کی یہ بات سکر ہنس دیئے پھر حکم دیا کہ اس اعرابی کے ایک اونٹ پر جو
اور دوسرے اونٹ پر تمر لاد دیئے جاویں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے زید بن سعنہ سے روایت کی ہے اور زید جیسا کہ
امام نووی نے کہا ہے اون احبار یہود سے تھے جو اسلام لائے تھے زید نے کہا کہ نبوت
کی علامات سے کوئی علامت باقی نہیں رہی تھی کہ مین نے آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک پر
نظر کر کے اوسکو نہ پہچانا ہو تا مگر دو باتین آپ کے چہرۂ مبارک سے نہین پایا تھا ایک یہہ کہ آپکا
حلم آپکی جہل پر سبقت لیجائیگا اور دوسرے یہہ کہ دوسرے کی جہل کی شدت آپ کے حلم
کو زیادہ کریگی میں آپ کے ساتھہ مخالطت کرنیکے لیئے تلطف کرتا تھا تا کہ آپ کے حلم اور جہل کو
پہچانون مین نے آپ سے تمر مول لیئے اور خرید کا ایک وقت ٹھہرایا اور قیمت آپکو دے دی
جبکہ دو دن یا تین دن مقررہ وقت کے رہ گئے میں آپ کے پاس آیا اور آپ کی قمیص اور چادر
کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اور آپکی طرف غصہ سے مُنہ بنا کر دیکھا پھر مین نے کہا اے محمد میرا
حق تم کیون نہین دیتے ای بنی مطلب تم لوگ معاملہ مین ڈہیل کرنیوالے لوگ ہو عمر رض نے کہا اے
اللہ تعالی کے دشمن تو رسول اللہ صلعم کو ایسی بات کہتا ہے جسکو مین سُنتا ہون قسم ہے اللہ جل شانہ
کی مجھہ کو رسول اللہ صلعم سے جو ڈر ہے اگر وہ ڈر نہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اوڑا دیتا اور رسول اللہ
صلعم حضرت عمر رض کی طرف سکون اور نرمی اور تبسم کی حالت مین دیکہہ رہے تھے پھر آپنے فرمایا ای
عمر رض میں اور وہ اس بات کے سوا تمسے حاجتمند تھے اگر تم مجھسے کہتے ہو کہ اچھا حکم دوں اور اوس
سے کہتے ہو کہ اچہے طور سے تقاضا کرے تو تم اوس شخص کو لیجاؤ اور اوسکا حق دے دو اور تمسے

ہوا ایا ہے اسکی عوض مین بیس صاع اور زیادہ دو جسطرح آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا
حضرت عمر نے ویسا ہی کیا زید نے کہا میں نے حضرت عمر سے کہا کہ مین نے جسوقت آپکے چہرہ مبارک پر نظر کی
توسوت کی تمام علامتون کو آپ کے چہرہ مبارک میں پہچان لیا تہا مگر دو باتون کو نہیں آزمایا
تہا ایک یہہ کہ آپکا حلم آپ کی جہل پر سبقت کریگا دوسرے یہہ کہ دوسرے کی جہل کی زیادتی
آپ کے حلم کو بڑہاویگی مین نے ان دونون باتون کو تحقیق آزمالیا یہہ کہکر زید نے کہا
اَشْهَدُكَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَبِیًّا قاضی عیاض نے شفا مین کہا ہے کہ مصعات ثابتہ اور صحیح مین
جو متواتر کے طور پر یقین کی حد کو پہونچا ہے اور ہمنے اوسکو ذکر کیا ہے اس کتاب سے
واسطے حکایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے قریش کی سختیون اور ایام جاہلیت کی ایذاؤں
اور نہایت شدائد مین صبر اختیار کیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپ کو اونکے اوپر ظفر دی یعنی مکہ
معظمہ فتح ہوا اور آپ کو اہل مکہ پر حاکم کیا اور اونکی جماعتون کا جو استیصال ہوا اور ونکے
سر سبز مقامات تباہ اور ویران ہوے ایسی حالت مین بہی اون لوگون نے آپکی شکایت نہین
کی آپ نے اونپر اور کچہہ زیادتی نہین کی اونکے قصورون کو معاف کیا اور اونسے درگذرے
ایسے برتاؤ کے بعد آپ نے اون لوگون سے پوچہا کہ مین تمہارے ساتہہ جو معاملہ کرتا ہون
تم لوگ کیا کہتے ہو اونہون نے کہا خَیْرًا اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آنحضرت صلعم نے
اون لوگون سے ایسا قول سننے کے بعد فرمایا اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ تم جہان چاہو
چلے جاؤ تم آزاد ہو انس رضہ نے کہا کہ تنعیم کے اسی آدمی صبح کی نماز کے وقت اس ارادہ سے
اوترے کہ رسول اللہ صلعم کو قتل کرین وہ لوگ گرفتار کر لئے گئے آنحضرت صلعم نے اونکو آزاد
کردیا اللہ تعالی نے اوسوقت یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ

آخر آیت تک ۔ اور آنحضرت صلعم نے ابوسفیان سے اسکے بعد کہ آپ بروز فتح کی تھی اور آپ
کے چچا اور اصحاب شہید ہوئے تھے اور ابوسفیان سب لوگوں کے ساتھ آپ کے
سامنے کھڑے تھے اونکے قصور کو معاف کیا اور باتوں میں اونکے ساتھ نرمی کی اور فرمایا
کہ ای ابوسفیان تیرا بھلا ہو آیا وہ وقت قریب نہیں آیا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ سیکھے ابوسفیان
نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کس چیز نے آپکو ایسا حلیم بنایا اور ایسے مرتبہ بزرگ پر پہنچایا
اور آپ کو ایسی بزرگی دی ہے امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے کہ اللہ تعالی نے
آپکی ذات مبارک میں کمال اخلاق اور محاسن عادات جمع کئے تھے اور آپ کو اولین اور آخرین کا
علم دیا تھا اور وہ چیز دی تھی کہ جسمیں نجات اور مقصود یہ ہوسکتا تھا اور آپ امی تھے نہ پڑھتے
تھے نہ لکھتے تھے اور آپ کا کوئی معلم بشر سے نہ تھا اور اللہ تعالی نے آپ کو وہ چیز دی
تھی کہ مخلوق سے کسی کو وہ چیز نہیں دی تھی اور آپ کو اولین اور آخرین پر برگزیدہ کیا تھا اور
زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی تھیں آپ نے اونکے لینے سے انکار فرمایا اور دنیا
پر آخرت کو اختیار کیا اور آپ کی مبارک ذات ایسی تھی جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَقَدْ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔

فصل دوسری

آنحضرت صلعم ازواج مطہرات کے ساتھ جو معاشرت رکھتے تھے اسکی صفت میں

آنحضرت صلعم جسوقت اپنی بی بیون کے ساتھ تنہائی کرتے تو الین الناس اور
اکرم الناس ہوتے تھے اور بہت ہنستے اور نہایت تبسم فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم
بی بیوں کے ساتھ نہایت مزاح کرتے تھے امام مناوی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم

جسوقت اپ اہل کے ساتہہ تنہائی کرتے تو اونکے ساتہہ نہایت مزاح کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رات اپنی ازواج مطہرات کے ساتہہ باتین کیں آپ کی بی بیون میں سے ایک بی بی نے کہا کہ یہ حدیث گویا حدیث خرافہ ہے آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو خرافہ کیا شے ہے خرافہ بنی عذرہ سے ایام جاہلیت مین ایک مرد تہا جس سے اوسکو پکڑ لیا تہا خرافہ جنات میں ایک مدت تک ٹھہرا رہا پہر جنات نے خرافہ کو انسانوں کیطرف لوٹا دیا خرافہ نے جنات مین جو کچہہ عجیب چیزین دیکھی تہیں آدمیون سے بیان کیا کرتا تہا آدمیوں نے اوسکی باتیں سُنکر اوسکو حدیث خرافہ کہا ہے۔

آنحضرت صلعم اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر اور گردن پر پیار کرتے تہے اور اکثر آپ نے فاطمہ کے منہ کو بوسہ دیا ہے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب اور ازواج کے ساتہہ ایسے بے تکلف تہے گویا اون مین کے ایک آدمی معلوم ہوتے تہے اور اونکے ساتہہ نیک معاشرت رکہتے تہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کہتی تہین کہ جسوقت کسی چیز کے لینے کے لیئے مین جہکتی تو میرے ساتہہ آپ اوس چیز کیطرف جہک جاتے تہے اور جسوقت مین کسی برتن سے پانی وغیرہ پیتی آپ اوس برتن کو لیکر جس جگہہ پر کہ مین نے اپنا منہہ رکہا تہا اپنا دہن مبارک رکہہ کر پیتے تہے۔ اور میرے کہانے کے بعد ہڈی پر جو کچہہ گوشت بچ جاتا آپ اپنے دانتوں سے اوسکو کاٹ کر کہاتے تہے۔ اور آپ میری بغل سے تکیہ لگا کر قرآن شریف پڑہا کرتے تہے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضہ نے آنحضرت صلعم کے سامنے ام زرع کی باتوں سے بیان کیا ام زرع کا قصہ اسطور پر ہے کہ گیارہ عورتوں نے آپس میں اس بات کا عہد کیا کہ ایک دوسری سے اپنے اپنے شوہر کے حالات کچہہ نہ چہپاوے پس ہر ایک عورت نے اپنے اپنے شوہر کا وصف بیان کیا ان سب عورتوں مین اپنے شوہر کی

اچھی تعریف کرنے والی اور شوہر سے جو نعمتیں اسکو دی تہین اونکی زیادہ تعداد بیان کرنے والی ابی زرع کی بی بی تہی حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھسے فرمایا کہ تمہارے واسطے مین ایسا ہون جیسا ابی زرع ام زرع کیواسطے تہا آنحضرت صلعم انصار کی لڑکیون کی جماعت کو حضرت عائشہ رضہ کے پاس کہیلنے کیواسطے بہیجتے تہے آنحضرت صلعم حضرت عائشہ کو حبشیون کو کہلاتے اور حبشی لوگ مسجد مین کہیل تماشا کرتے ہوتے تہے اور حضرت عائشہ رضہ آپکے دوش مبارک پر ٹہیکا لگائے ہوتی تہین۔

اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت عائشہ رضہ کے ساتہہ ملکر دوڑے دوڑنے مین حضرت عائشہ رضہ آپ سے آگے نکل گیئن آپ اونکے ساتہہ پہر دوڑے پہر وہ آگے نکل گیئن اسکے بعد پہر آپ اونکے ساتہہ دوڑے اور اونسے آگے نکل گئے اوسوقت آپ نے فرمایا ہذہ بتلک یعنی میرا آگے بڑہ جانا تمہارے آگی بڑہ جانیکے برابر ہوگیا۔ انس رضہ نے روایت کی ہے کہ ایکبار ہم رسول اللہ کے نزدیک حضرت عائشہ رضہ کے گہر مین تہے ایک طبق گوشت اور روٹی کا حضرت ام سلمہ رضہ کے مکان سے لایا گیا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے رکہا گیا آنحضرت صلعم نے ہم سے فرمایا کہاؤ کہاؤ آنحضرت صلعم نے اور ہمنے کہانے مین ہاتہہ ڈالے اور کہانا کہایا اور حضرت عائشہ رضہ جو کہانا پکا رہی تہین اوسکو جلدی سے پکایا حضرت ام سلمہ رضہ کے پاس سے کہانے کا طبق جو لایا گیا تہا وہ حضرت عائشہ رضہ نے دیکہا تہا جب اپنا کہانا پکانے سے فارغ ہوئین اور لیکر آئین حضرت ام سلمہ رضہ کے طبق کو توڑ ڈالا رسول اللہ صلعم نے فرمایا بسم اللہ کہاؤ غَارَتْ اُمُّکُمْ یعنی تمہاری ماں عائشہ نے غیرت کی پہر آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ کا طبق حضرت ام سلمہ کو دیدیا اور فرمایا کہ کہانے کی جگہہ کہانا اور برتن کی جگہہ برتن اس حدیث کو طبرانی نے صغیر مین روایت کیا ہے اور

امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث اس طور سے ہے کہ رسول اللہ صلعم بعض ازواج
مطہرات کی پاس تھے امہات مومنین سے ایک بی بی نے ایک طبق بہیجا اوس مین کہانا تہا
جن بی بی کے مکان مین آپ تھے اوہون نے خادم کے ہاتھ مین مارا طبق اوسکے ہاتھ
سے گر پڑا اور ٹکڑے ہوگیا رسول اللہ صلعم نے طبق کے ٹکڑے جمع کئے پہر جو کہانا طبق میں تہا
آپ اون ٹکڑوں مین جمع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے غارت امکم پہر آپ نے خادم کو
ٹھہرایا اور جن بی بی کے مکان میں آپ تھے اون سے طبق منگایا جن بی بی کا طبق ٹوٹ
گیا تہا وہ طبق اونکے پاس بہیج دیا اور جن بی بی نے طبق توڑ ڈالا تہا ٹوٹا ہوا طبق اونکے
مکان میں رہنے دیا حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حریرہ پکایا
تہا آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آئی اوسوقت آپ میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے درمیان تھے مین نے حضرت سودہ رض سے کہا کہ یہ حریرہ تم کہاؤ اوہون نے
کہانے سے انکار کیا مین نے اونسے کہا تمکو ضرور کہانا ہوگا ورنہ حریرہ سے تمہارے منہ کو لتہیڑ
دونگی حضرت سودہ رض نے پہر انکار کیا میں نے اپنا ہاتہ حریرہ میں ڈالا اور اوس سے حضرت
سودہ رض کے چہرہ کو لتہیڑ دیا آنحضرت صلعم ہنسنے لگے۔ گوشت کے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے
بنا کے اوسپر بہت سا پانی ڈالتے ہیں جسوقت وہ پک جاتا ہے تو اوسپر آٹا ڈالا جاتا ہے
اوسکو حریرہ کہتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حضرت عائشہ رض غضبناک ہوتین تو اونکی ناک پکڑکر
فرماتے ای عویش کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِیْ وَ
اَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔

آنحضرت صلعم کے پاس جب ہدیہ لایا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس ہدیہ کو فلاں بی بی کے

گہر بہیجا اسلیئے کہ وہ بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تہی اور حضرت خدیجہؓ
کو دوست رکہتی تہی حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ مین نے کسی عورت پر ایسی
غیرت نہیں کی جیسی غیرت حضرت خدیجہ رضہ کی اسلیے کہ آنحضرت صلعم جو احوال اونکا ذکر کیا کرتے
تہے مین سنا کرتی تہی اگر آپ بکری بہی ذبح کرتے اور جو بی بیان حضرت خدیجہ رضہ کی دوست
تہین اونکے پاس وہ بہی ہدیہ بہیجا کرتے تہے حضرت خدیجہ رضہ کی ہمشیرہ نے آپ کے پاس
آنے کے لیے اجازت چاہی آپ اوسکی طرف گئے اور آپکے پاس ایک عورت آئی آپ
اوسکے واسطے خوش ہوے اور اوس سے آپ نے اچہی باتین کین جسوقت وہ عورت آپ
کے پاس سے نکلی آپ نے فرمایا کہ یہہ عورت خدیجہ رضہ کے ما مین ہمارے پاس آیا کرتی تہی
اور اچہے طور سے ایمان لائی ہے **قسطلانی** نے کہا ہے کہ اسی طور پر آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کے حالات ازواج مطہرات کے ساتہہ تہے اونکے ساتہہ کسی قسم کی سختی
نہین کرتے تہے او اونسے عذر چاہتے تہے اور اگر کسی امر مین اونکے ساتہہ انصاف کرنیکا
موقع ہوتا تو آپ بلا تعلق اور غصہ کے انصاف فرماتے تہے حاصل کلام یہہ ہے کہ جس
شخص نے آنحضرت صلعم کی سیرت جو ازواج مطہرات اور اصحاب اور دوسری لوگوں مثل فقرا اور یتیم
اور مفلس اور محتاج اور مہمان اور مساکین کے ساتہہ تہی اوسمین تامل کیا تو اس بات کو جان لیا
کہ آپ نرم دلی اور لینت سے اوس حد تہی کو پہونچے تہے کہ ورا اوس کے مخلوق کو کوئی آتی
نہیں ہے اور آپ احکام اور حدود الہی اور حقوق خدا اور خدا کے دین میں نہایت سختی فرماتے
تہے یہاں تک کہ چوری کرنے سے چور کے ہاتہہ تک قطع کرائے اور اسکے سوا جو شرعی حد
تہے اون مین آپ نے نہایت شدت کی۔

فصل تیسری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت اور صدق کی صفت میں

رسول اللہ صلعم نے جب سے شعور پایا تھا تب ہی سے نہایت امانت دار اور
بادہ صادق القول تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسبت فرمایا ہے مطاع ثم امین
اکثر مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ قریش محمد صلعم کو نبوت کے قبل امین کہتے تھے جبکہ کعبہ
کی بنا کے وقت لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ حجر الاسود کو کون شخص اپنے ہاتھ سے
رکھے آخر باہم یہہ فیصلہ کیا گیا کہ جو شخص اول آوے وہ حجر الاسود کو رکھے ناگاہ نبی صلعم آگئے
لوگوں نے آپ کو دیکھکر کہا ہذا محمد ہذا امین ہم انکے ہاتھ سے رکھنے پر راضی ہیں یہہ واقعہ
نبوت سے پہلے واقع ہوا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا کی قسم میں آسمانوں میں
امین ہوں اور زمین میں امین ہوں۔

حدیث میں وارد ہے کہ ابوجہل نے نبی صلعم سے کہا کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں جانتے
اور آپ ہمارے بیچ میں جھوٹے نہیں ہیں مگر جو چیز آپ لائے ہیں ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں کہا
گیا ہے کہ اخنس بن شریق بدر کے دن ابوجہل سے ملا اور ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم
یہاں پر میرے اور تیرے سوا کوئی غیر آدمی نہیں ہے جو میری اور تیری باتیں سنے مجھ کو
اس بات کی خبر دے کہ محمد صلعم صادق ہیں یا کاذب ابوجہل نے اخنس سے کہا واللہ
محمد الصادق اور محمد صلعم نے ہرگز جھوٹ نہیں بولا ہرقل نے ابوسفیان سے آنحضرت
صلعم کے حالات دریافت کیے اور کہا کیا تم محمد صلعم کو پہلے اس کے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں
کذب کے ساتھ متہم کرتے تھے ابوسفیان نے کہا نہیں۔

نضر بن حارث نے قریش سے کہا کہ محمد صلعم تمہارے بیچ میں جھوٹے لڑکے تھے

اور سب سے زیادہ رضا مند اور باتوں میں صادق تر اور امانت میں اعظم تھے یہانتک کہ تمنے آنحضرت کی کن پٹیوں میں سفید بال بھی دیکھے اور ہماری پاس جو چیز کہ لائے وہ لائے تم نے آنحضرت صلعم کو جادوگر کہا خدا کی قسم آپ ساحر نہیں ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آپ کے وصف میں ہے اَصْدَقُ النَّاسِ لَہْجَۃً یعنی گفتگو میں آپ مخلوق سے صادق تر تھے

فصل چوتھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اور مزاح کی صفت میں

ابو سعید الخدری نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حیا میں اوس باکرہ عورت سے جو اپنے پردہ میں رہتی ہے اشد تھے جب کبھی آپ کسی شئے کو مکروہ سمجھتے تو آپ کے چہرۂ مبارک سے اوس شئے کی کراہت پہچانی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم حیا میں اسقدر اشد تھے کہ آپکی نگاہ مبارک کسی آدمی کے منہ پر نہیں ٹھہرتی تھی آنحضرت صلعم کو جس مکروہ چیز کی گفتگو مضطر کرتی تو آپ کنایہ کے طور پر اوسکا ذکر کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت حاجت بشری کے لئے ارادہ کرتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت حاجت بشری کیواسطے ارادہ کرتے تو اپنے اطراف سے کپڑے کو اسقدر لٹکا دیتے تھے کہ زمین کے نزدیک ہوجاتا تھا۔ آنحضرت صلعم جسوقت حمام وغیرہ میں داخل ہوتے تو جوتیاں پہنتے اور سر کو چھپا لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کی شرمگاہ ہرگز نہیں دیکھی۔

آنحضرت صلعم کا مزاح ایسا تھا کہ آپ بیبیوں اور بچوں وغیرہ سے مزاح کرتے تھے مگر مزاح میں بھی سوا حق کے نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بچوں کے ساتھ زیادہ خوش طبعی فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم مزاح کیوقت نگاہ کو بچا لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی ذات مبارک

مین خوش طبعی قلیل تہی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم مجہکو دو کانون والا کہا یعنی دو کانون والے فرمایا اور بہی انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ہمارے ساتہہ مخالطت کرتے تہے اور میرے بہائی سے فرماتے تہے یَا اَبَا عُمَیْرِ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ای ابو عمیر نغیر کیا ہوی ترمذی نے اس حدیث کو توفیق دیکر آنحضرت صلعم کے مزاح کے باب مین کہا ہے کہ آپ نے چہوٹے بچے کو کنیت کے ساتہہ کنّی کرکے ابا عمیر کہا کچہ اندیشہ نہین ہے کہ پرندجانور بچے کو کہیلنے کے لئے دیا جاوے کہ اوسکے ساتہہ کہیلے اور اوسکے کہیلنے مین عذاب نہیں ہے ورنہ آنحضرت صلعم نے جانور کے روک کر کہنے کو حرام فرمایا ہے اور اوسکے عذاب دینے سے نہی کی ہے اور نبی صلعم نے بچے کے ساتہہ یَا اَبَا عُمَیْرِ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ اسلئے فرمایا کہ اوسکے پاس ایک نغیر تہی وہ اوسکے ساتہہ کہیلا کرتا تہا وہ مرگئی اوسکے مرنے سے یہ غمگین ہوا آنحضرت صلعم نے بچے سے مزاح کے طور پر یا ابا عمیر ما فعل النغیر فرمایا نغیر ایک طائر چڑیا کی مانند ہے اور اوسکی چونچ سرخ ہوتی ہے ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے اصحاب نے کہا کہ آپ ہمارے ساتہہ مزاح کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان مزاح کرتا ہون مگر مزاح مین سوای حق کے اور کوئی بات نہیں کہتا ہون انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے ایک مرد نے سواری طلب کی آپ نے اوس سے فرمایا اِنِّی حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ یعنی تجہکو اونٹنی کے بچہ پر سوار کرونگا اوس مرد نے کہا یا رسول اللہ مین اونٹنی کے بچہ کو کیا کرونگا آپ نے اوس سے فرمایا وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ اونٹ کو نہین جنتین مگر اونٹنیان جنتی ہین اور بہی حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اہل بادیہ سے تہا جسکا نام زہیر تہا وہ مرد آپکے پاس بادیہ سے ہدیہ بہیجا کرتا تہا جسوقت زہیر شہر سے نکلنے کے واسطے ارادہ کرتا تو آنحضرت صلعم اوسکے لئے سامان

تہا کہ انہت تہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ اس ارشاد
مین یہ کنایہ ہے کہ زہیر بادیہ کا رہنے والا تہا اور بادی غائب شخص کو کہتے ہین آنحضرت صلعم کا
آپ کو حاضر اور زہیر کو بادی فرمانا ایک نوع لطف کلام ہے آنحضرت صلعم زہیر کو دوست رکہتے
تہے اور زہیر بدصورت آدمی تہا ایک دن آپ اوسکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا سامان
فروخت کر رہا تہا آپ نے اوسکو پیچہے سے اپنی بغل مین لے لیا اوسنے آپ کو نہین دیکہا تہا
زہیر نے کہا کون شخص ہے مجہہ کو چہوڑ دے پہر اوسنے پلٹ کے دیکہا تو نبی صلعم کو پہچانا جسقدر
حصہ اوسکی پیٹ کا نبی صلعم کے سینہ سے لگا تہا اوسنے اپنی پشت کے اوسقدر حصہ کو آپکے سینہ
مبارک سے ملنے مین کمی نہین کی آنحضرت صلعم نے اوسوقت ؀ اماکہ اس عبد کو کون مول لیتا ہے
اوسنے کہا یا رسول اللہ قسم بخدا آپ مجہہ کو کہوٹا پاوینگے آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک
تو کہوٹا نہین ہے اور فرمایا کہ تو اللہ تعالی کے نزدیک نہایت قیمتی ہے۔
زید بن اسلم رضہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرد گہی اور شہد کا آنحضرت صلعم کے پاس
ہدیہ بہیجا کرتا تہا جسوقت گہی اور شہد کا مالک آکر اوس سے تقاضا کرتا تو وہ مرد اوسکے مالک کو
آنحضرت صلعم کے پاس لے آتا اور یہہ کہتا کہ اسکے مال کا حق دیدیجئے آنحضرت صلعم اوسوقت ہنس
دیتے اور مال کی قیمت دینے کے واسطے حکم کرتے پس مال کی قیمت دیجاتی۔ اور ایک
روایت مین یوں آیا ہے کہ وہ مرد مدینہ منورہ مین کسی طرف کو نہیں آتا کہ کوئی شئے نہین خرید لیتا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر یوں کہتا کہ یہہ شئے آپ کے واسطے ہدیہ ہے پس جسوقت شئے کا
مالک اوسکی قیمت طلب کرتا تو اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لے آتا اور کہتا کہ قیمت دیدیجئے
رسول اللہ صلعم اوس سے فرماتے کیا تو نے وہ شئے مجہہ کو ہدیہ کے طور پر نہین بہیجی تہی وہ جواب
دیتا کہ میرے پاس کہاں تہی آپ ادم کی بات سکے ہنستے اور شئے کے مالک کو اوسکی قیمت

دینے کے واسطے حکم فرماتے تھے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بڑھیا نبی صلعم کے پاس آئی اور اوسنے کہا یا رسول اللہ آپ میرے واسطے اللہ تعالی سے دعا فرماوین تا کہ اللہ تعالی مجھکو جنت مین داخل کرے آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ام فلان جنت مین کوئی بڑھیا داخل نہوگی حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ بڑھیا لوٹ کر روتی ہوئی گئی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس ضعیفہ کو خبر کردو کہ وہ بڑھاپے کی حالت مین جنت مین داخل نہوگی اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّا اَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا ہمنے پیدا کیا ہے عورتونکو ایک طرح کا پیدا کرنا پس ہمنے اونکو کنواری سہاگ والی ہم عمر کیا ہے۔

فصل پانچوین

آنحضرت صلعم کی تواضع اور بیٹھنے اور تکیہ لگانے کی صفت مین۔

رسول اللہ صلعم تواضع مین اشد الناس تھے اور سکوت مین آدمیون سے ملا تکبر کرنے کے زیادہ تر تھے اور بلا طول کلام کے کلام کرنے مین تمام آدمیون سے بلیغ تر تھے اور از روی شگفتہ روئی کے سب سے احسن تھے دنیا کے امر سے کوئی شے آپ کو مضطر نہیں کرتی تھی۔ آنحضرت عین دولت کے متواضع تھے حضرت عمر رض ابن الخطاب کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری تعریف مین حد سے زیادہ ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا نصاری نے ابن مریم علیہما السلام کے واسطے حد سے زیادہ مبالغہ کیا ہے مین خدا کا ایک بندہ ہون تم لوگ مجھہ کو عبد اللہ اور خدا کا رسول کہو۔ آنحضرت صلعم کے پاس سے آدمیون کو نہین ہٹاتے تھے اور آدمی آپ کے پاس سے آپکو چھوڑکر نہین جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے پاس جو کوئی شخص آزاد یا غلام یا باندی یا مسکین آتا تو آپ اوسکی حاجت کے واسطے اوسکے ساتھہ کھڑے

ہو جاتے تھے آنحضرت صلعم لونڈی اور مسکین کی بات قبول کرنے سے تکبر نہیں کرتے تھے
آنحضرت صلعم ذکر کی کثرت کرتے تھے اور بیہودہ بات کم کہتے تھے اور نماز دیر تک پڑھتے تھے
اور خطبہ مختصر پڑھتے تھے اور محتاج اور مسکین اور غلام کی حاجت کو جب تک پورا نہیں کرتے تو
اونکے ہمراہ رہتے تھے اور اونکی ہمراہی سے عار نہیں فرماتے تھے اور اونکے ساتھ تکبر
نہیں کرتے تھے۔

انس رضے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی لونڈیوں سے ایک لونڈی تھی کہ
وہ رسول اللہ صلعم کا دست مبارک پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لیجاتی۔ اور بھی انس رضہ
سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلعم کے پاس آئی اور آپ سے کہا مجھکو کوئی حاجت
ہے آپ نے اوس سے فرمایا کہ مدینہ کے جس رستہ میں تو چاہے بیٹھہ جا میں بھی تیرے
ساتھہ بیٹھتا ہوں۔ آنحضرت صلعم جسوقت صبح کی نماز آدمیوں کے ساتھہ پڑھتے ویسے ہی
اونکی طرف متوجہ ہو جاتے اور دریافت فرماتے کیا تم لوگوں میں کوئی بیمار ہے میں اوسکی
عیادت کروں اگر لوگوں نے کہا کوئی بیمار نہیں ہے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارے بیچ میں کسیکا
جنازہ ہے تاکہ اوسکے ساتھہ چلوں اگر اون لوگوں نے کہا کوئی جنازہ نہیں ہے تو آپ فرماتے
کہ تم لوگوں سے جس شخص نے خواب دیکھا ہو وہ ہمارے سامنے بیان کرے۔

آنحضرت صلعم زمین پر بیٹھتے تھے اور زمین پر کھانا کھاتے تھے اور بکری کو خود باندہتے
تھے اگر غلام جو کی روٹی کیواسطے دعوت کرتا تو آپ اوسکو قبول فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم
اون بیمار مساکین کی عیادت فرماتے جنکی کوئی پروا نہیں کرتا تھا اور اپنی ذات سے اونکی
خدمت کرتے تھے آنحضرت صلعم کو جو شخص غنی یا فقیر یا شریف بلاتا آپ اوسکی دعوت کو قبول
فرماتے اور کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلعم طعام ولیمہ کی دعوت کو قبول فرماتے

اور جنازون پر تشریف لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم مسلمان ضعیفون کے پاس تشریف فرما ہوتے اور اونکی زیارت کرتے تھے اور اونکی بیماروں کی عیادت کرتے اور اونکی جنازوں پر موجود ہوتے تھے۔

انس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیماروں کی عیادت کرتے اور جنازوں پر تشریف لے جاتے اور گدہے پر سواری کرتے اور غلام کی دعوت قبول کرتے تھے یوم بنی قریظہ میں آپکی سواری مین ایک گدہا تہا کہ اوسکی لگام کھجور کے پوست کی رسی کی تھی اور اوسکی زین بھی کھجور کے پوست کی تھی۔ اور بھی انس رض نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم کو اگر جو کی روٹی اور مدمزہ سالن کی دعوت دیجاتی تو آپ اوسکو قبول فرما لیتے تھے۔ اور آپکی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی آپ نے وفات پائی مگر بوجہ بہوک رہنے کے اوسکا فک رہن نہین کر سکے۔ اور بھی انس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر میرے پاس ایک کراع ہدیہ کیا جائے تو البتہ میں اوسکو قبول کرون اور اگر اوسکے لئے مجھ کو دعوت دیجاوے تو میں ہدیرا کرون۔ اور بھی انس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پرانے کجاوہ پر حج کیا اور آپ ایک چادر اوڑہے ہوے تھے کہ جسکی قیمت چار درم بھی ہو گی آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی ای میرے اللہ تو اس حج کو حج مقبول کر اس حج میں ریا اور شہرت نہو یہ حالت آپکی اوسوقت میں تھی کہ آپ کیواسطے ملک فتح ہوے تھے اور آپ نے اس حج میں سو اونٹ قربانی کے واسطے بہیجے تھے۔ اور جسوقت مکہ معظمہ فتح ہوا اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مکہ مین داخل ہوے آپ نے اپنے سر مبارک کو اللہ تعالی کی تواضع کیواسطے کجاوہ پر اسطور سے جھکا دیا قریب تہا کہ کجاوہ کے سامنے کا حصہ آپ کے سر مبارک پر لگ جاتا آنحضرت صلعم جو سواری ممکن ہوتی اوسپر سوار ہوتے کبھی گھوڑے پر کبھی اونٹ پر کبھی خچر پر اور کبھی گدہے

پر سواری کرتے تھے اور کبھی پیادہ برہنہ پا بلا ردا اور عمامہ کے بیمارونکی عیادت کیواسطے
انتہی مدینہ کی طرف جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم گدہے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتے تھے اوسپر
کوئی شئے نہین ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم کبھی زین کھینچے ہوے گھوڑے پر سوار ہوتے اور
کبھی بلا زین کے اور بعض وقت گھوڑا دوڑاتے تھے۔ آنحضرت صلعم عیدگاہ کی طرف پیادہ
پا تشریف لیجاتے اور پیادہ واپس آتے۔ آنحضرت صلعم ٹیک سے چلتے تھے جابر رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے اور نہ برذون پر
آنحضرت صلعم اپنے پیچھے اپنے غلام یا دوسرے آدمی کو سوار کرتے تھے اور کبھی ایک شخص کو
اپنے پیچھے اور ایک کو اپنے سامنے بٹھلاتے اور آپ ان دونون کے درمیان رہتے تھے
آنحضرت صلعم جسوقت مکہ معظمہ مین تشریف لائے اوسوقت بنی عبدالمطلب کے لڑکون نے
آپ کا استقبال کیا آپ نے ایک لڑکے کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کیا
قیس بن سعد بن عبادہ رضی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے آکر ہم سے ملاقات کی
جسوقت آپ نے لوٹنے کیواسطے ارادہ کیا تو آپکے سوار ہونے کے واسطے گدہا لائے
اور اوسپر ایک پرانی چادر ڈالی رسول اللہ صلعم سوار ہو گئے سعد نے قیس سے کہا کہ تم رسول اللہ صلعم
کے ہمراہ چلے جاؤ قیس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے سوار ہونیکے واسطے فرمایا مین نے انکار کیا آپنے فرمایا
یا تو سوار ہو لو یا واپس چلے جاؤ قیس نے کہا کہ مین لوٹ آیا۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے بیٹھ جاؤ اسلئے کہ چارپایہ کا مالک اوسکے
سامنے بیٹھنے کے واسطے اولی ہے مواہب مین محب طبری سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے گدہے پر سواری کی اوسپر کچھ خوگیر وغیرہ نہ تھا اور قبا کو تشریف لے گئے اور ابوہریرہ
رضی آپکے ہمراہ تھے آپ نے ابوہریرہ رضی سے فرمایا کیا تمکو سوار کردون ابوہریرہ نے کہا

یارسول اللہ جیسی آپ کی مرضی آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ ابوہریرہ نے سوار ہونے کے لئے جست کی مگر سوار نہو سکے اور آنحضرت صلعم کو پکڑ لیا ابوہریرہ رض اور آنحضرت صلعم دونوں گر پڑے پھر آنحضرت صلعم گدہے پر بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلعم نے ابوہریرہ رض سے دریافت فرمایا کیا تمکو سوار کروں ابوہریرہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ جیسی آپکی مرضی ہو آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ ابوہریرہ رض نے سوار ہونے پر قدرت نہین پائی اور آنحضرت صلعم کو پکڑ لیا پھر آنحضرت صلعم اور ابوہریرہ ساتھ گر پڑے پھر آپ نے ابوہریرہ رض سے فرمایا کیا تمکو سوار کروں ابوہریرہ رض نے انکار کیا اور کہا قسم بخدا کہ اوسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر مین سوار ہونگا تو آپ کو تیسری بار بھی گرا دونگا **طبری** نے اوربھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم سفر مین تھے اور آپنے اصحاب کو بکری ذبح کرنے اور اوسکے پکانے کیواسطے ارشاد فرمایا ایک مرد نے عرض کیا یارسول اللہ اوسکا ذبح کرنا میرے ذمہ ہے دوسرے مرد نے کہا کہ اوسکا صاف کرنا میرے ذمہ ہے اور تیسرے مرد نے کہا کہ اوسکا پکانا میرے ذمہ ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکے پکانے کیواسطے لکڑیاں جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے اصحاب نے عرض کیا کہ آپ کے کام کرنیکے واسطے ہم لوگ کافی ہین آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم لوگ میرے واسطے کافی ہو لیکن اس بات کو مین مکروہ جانتا ہوں کہ تمہارے بیچ میں میں آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالی اپنے بندہ سے اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے دوستوں میں بڑا گمان کرے۔

شفا میں ابی قتادہ رض سے روایت ہے کہ نجاشی کیطرف سے قاصد آیا آنحضرت صلعم نجاشی کے آدمیوں کی خدمت کیواسطے کھڑے ہوے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ ان لوگون کی خدمت کے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے

اصحاب کا اکرام کیا تہا میں اسبات کو دوست رکہتا ہون کہ او نکا بدلہ کہ دون جبکہ ہوازن کے
قیدیون مین آنحضرت صلعم کی دودہ شریک بہن شیما لائی گئیں اور اونہوں نے اپنے آپ کو
پہچنوایا آپنے اونکیواسطے اپنی چادر مبارک بچہادی اور اونسے کہا اگر تم پسند کرتی ہو تو میرے پاس
اکرام اور محبت سے ٹھہرو یا تمکو مال و اسباب دون تم اپنی قوم کیطرف پہر جاؤ شیما رض نے اپنی قوم
کی طرف جانا اختیار کیا آنحضرت صلعم نے اونکو مال و اسباب دیکر رخصت کیا۔

ابو طفیل نے کہا ہے کہ جب مین لڑکا تہا میں نے نبی صلعم کو دیکہا کہ آپ کے پاس
ایک عورت آئی یہانتک کہ آپ کے نزدیک ہوگئی آپنے اوسکے واسطے اپنی چادر مبارک
بچہادی وہ عورت چادر پر بیٹہہ گئی میں نے پوچہا یہہ کون عورت ہے لوگون نے کہا کہ اس عورت
نے آپ کو دودہ پلایا ہے آپ کی رضاعی ماں ہے **ابن عمر و ابن السائب** سے روایت
کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلعم بیٹھے تہے آپ کے رضاعی باپ آئے آپ نے اونکے
واسطے اپنا بعض کپڑا بچہادیا وہ اوسپر بیٹہہ گئے پہر آپکی رضاعی ماں آئیں آپنے اونکے لئے
اپنے کپڑے کا دوسرا حصہ بچہادیا وہ اوسپر بیٹہہ گئین پہر آپکے رضاعی بہائی آئے آنحضرت
صلعم کہڑے ہوگئے اور اون کو اپنے سامنے بٹہلالیا۔ آنحضرت صلعم ثویبہ ابولہب کی لونڈی
کو جس نے آپ کو دودہ پلایا تہا نقد اور لباس بہیجا کرتے تہے جسوقت ثویبہ رض نے انتقال
کیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ ثویبہ کے قرابتداروں سے کون شخص باقی رہا ہے آپ سے
کہا گیا کہ ثویبہ کا کوئی قرابتدار نہین رہا۔ آنحضرت صلعم مسلمان فقیروں کو عطا کرتے اور
اونکی مدد فرماتے تہے آنحضرت صلعم کے غلام اور لونڈیان تہین کہانے اور لباس میں آپ
اونسے کوئی چیز بہتر نہین چاہتے تہے آنحضرت صلعم اپنے خادم کے ساتہہ کہانا کہاتے تہے
آنحضرت صلعم فقیروں کے ساتہہ بیٹہتے تہے آنحضرت صلعم فقرا اور مساکین کو کہانا کہلواتے

اور اونکے کپڑون مین جوئین دیکھتے تھے - آنحضرت صلعم اپنے کپڑے اور اپنی جوتی آپ
سیتے اور جس طرح آدمی اپنے اپنے گھرون مین اپنا اپنا کام کرتے ہین آپ بھی اپنے مکان مین
اپنا کام کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
اونسے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلعم اپنے مکان میں کیا کام کرتے تھے اونہوں نے کہا آپ
ایک بشر تھے اپنے کپڑوں مین جوئین دیکھتے اور اپنی بکری کو دوہتے اور اپنے ذاتی کام
آپ کرتے تھے -

انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم از روے اخلاق کے اوسع الناس
تھے اور جسوقت آپ مکان مین داخل ہوتے تو اکثر کام آپ کا اپنے کپڑے سینا تھا اور جطرح
سے آدمی کام کرتے ہین آپ بھی اوسطورسے کام کرتے تھے ایک چیز کو اوٹھاتے اور ایک چیز
کو رکھتے تھے اور مکان مین جھاڑ دیتے اور گوشت کے پارچے بناتے اور کام مین خادم
کی اعانت کرتے تھے - آنحضرت صلعم گدہے پر سواری فرماتے تھے اور اپنی جوتی آپ
سیتے اور اپنے قمیص مین پیوند لگاتے اور صوف پہنتے اور اسطور سے فرماتے کہ میری
سنت سے جو شخص بیزار ہوگا وہ مجھہ سے نہین ہے - آنحضرت صلعم اپنے اونٹ کو آپ
باندہتے اور اپنے اونٹ کو آپ چارہ ڈالتے اور اپنے خادم کے ساتھہ بیٹھکر کھانا کھاتے
اور خادم کے ساتھہ آٹا گوندہتے اور اپنے سامان کو بازار سے آپ لاتے تھے -

ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے ساتھہ بازار کو گیا آپنے
ایک سراویل خریدا مین نے سراویل کو اوٹھانا چاہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ چیز کا مالک چیز کے ساتھہ
زیادہ حقدار ہے کہ اوسکو اوٹھائے انس رضہ نے روایت کی ہے کہ اصحاب کے نزدیک
کوئی شخص زیادہ دوست رسول اللہ صلعم سے نہ تھا آنحضرت صلعم کو اصحاب جسوقت دیکھتے

تواسلئے کھڑے نہین ہوتے تھے کہ رسول اللہ صلعم اوٹھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں خارجہ بن
زید رض نے آنحضرت صلعم کے بیٹھنے کی حالت بیان کی ہے کہ نبی صلعم اپنی مجلس مین
اوقر الناس تھے آپ کی توقیر کی وجہ سے کوئی شے آپکی طرف ہوکر نہین نکلتی تھی آنحضرت
صلعم کی مجلس حلم وحیا امانت صیانت صبر ووقار کی مجلس تہی آپکی مجلس مین آواز بلند نہین
ہوتی تھی اور عورتون کا ذکر برائی کے ساتھہ نہین کیا جاتا تھا آپکی مجلس مین تقوی کے ساتھ
باہم عطوفت کرتے تھے اور تواضع کے ساتھہ پیش آتے تھے اور بزرگو کی عزت اور چھوٹون پر
رحم کرتے اور محتاجوں کو عزت دیتے اور مسافر آدمی کی حفاظت کرتے اور نیکی پر انکہیں لگاتے
تھے۔ آنحضرت صلعم اصحاب کے درمیان اسطور سے بیٹھتے گویا اونمین سے ایک شخص ہیں
اگر مسافر آدمی آتا تو یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اصحاب مین رسول اللہ کون سے ہیں یہا تک
کہ مسافر آدمی آپ کو دریافت کرتا اس باعث اصحاب نے یہ چاہا کہ آپ ایک اونچی جگہ پر
بیٹھا کرین تاکہ غریب شخص آکر آپ کو پہچان لے آپنے اصحاب سے فرمایا جو تمکو مناسب معلوم
ہوتا ہے وہ کرو اصحاب نے آپ کے واسطے ایک چبوترہ مٹی سے بنایا پھر آنحضرت صلعم
اوس چبوترہ پر بیٹھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت بیٹھتے تو آپ کے اصحاب آپکے
اطراف حلقہ باندھ کے بیٹھتے تھے۔ آنحضرت صلعم رینٹ یا تھوک کو نہین پھینکتے مگر یہہ کہ
کوئی آدمی اوسکو اپنے ہاتھہ مین لے لیتا اور اوسکو اپنے چہرہ اور جسم پر مل لیتا تھا۔ آنحضرت
صلعم جسوقت وضو کرتے تو آپ کے وضو کے پانی کے لینے کیواسطے قریب ہوتا کہ لوگ
آپس مین لڑائی کرین آنحضرت صلعم کے نزدیک اصحاب جسوقت باتیں کرتے تو اپنی آواز کو پست نکالتے جسوقت
اصحاب آپکی طرف دیکھتے تو آپ کی تعظیم کیوجہ سے آپکی طرف تیز نگاہ سے نہین دیکھتے تھے۔

آنحضرت صلعم نصیحت کی ساتھہ اصحاب کی غمخواری کرتی تھے ابو سعید الخدری رضی روایت کی ہے

کہ آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین بیٹھتے تو احتبا کی حالت مین بیٹھتے تھے احتبا اور حبوہ
نشست کی وضع اسطور سے ہے کہ اپنے پاؤن کو کھڑا کرکے چوتڑون پر کوئی شخص بیٹھے
اور ایک کپڑے کو کمر اور پاؤن پر شملہ کے طور پر لپیٹ لے یا شملہ کی جای اپنے دونون
ہاتون کو پاؤن کے اطراف مین ڈال کے ملالے ۔ رسول اللہ صلعم کا اکثر بیٹھنا اسطور سے
تھا کہ اپنی دونون پنڈلیون کو کھڑا کرکے دونون ہاتون سے پکڑ لیتے تھے جیسے حبوہ کی
حالت ہوتی ہے آپ کے بیٹھنے کی جگہہ آپ کے اصحاب کی جگہہ سے نہین پہچانی جاتی تھی
اسلئے کہ مجلس مین آپ جس جگہہ پہونچتے وہین بیٹھہ جاتے تھے ۔ اور آنحضرت صلعم ہرگز ایسی
حالت مین نہین دیکھے گئے جو بیٹھنے مین اپنے زانو بدل لیتے جس سے اصحاب پر جا ہی تنگ ہو جاتی
مگر جسوقت جگہہ فراخ ہوتی تو آپ زانو بدل لیتے تھے ۔ آنحضرت صلعم اکثر رو بقبلہ بیٹھتے
تھے **قیلہ بنت مخرمہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ
مسجد مین قرفصا کی حالت مین بیٹھے تھے مین نے جسوقت دیکھا آپ ایسے خشوع کی حالت
مین تھے کہ مین آپ کو دیکھہ کے کانپ گئی قرفصا حبوہ کی حالت سے بیٹھنے کو کہتے ہین ۔
انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک مرد کو لائے وہ مرد آپکی
ہیبت سے کانپنے لگا آپ نے اوس مرد سے فرمایا تو خوف نہ کر مین بادشاہ نہین ہون جو تو
مجھہ سے خوف کرتا ہے مین قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہون کہ وہ خشک گوشت کھاتی
تھی اوس مرد نے اپنی حاجت کو بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور فرمایا
ای لوگو تحقیق مین وہ ہون کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ تواضع کرو آگاہ ہو جاؤ
تم لوگ یہان تک تواضع کرو کہ کوئی شخص کسی پر فوقیت نہ ڈھونڈے اور کوئی شخص کسی پر فخر نکرے
اور تم لوگ خدا کے بندے باہم بھائی ہو جاؤ ۔

عبداللہ ابن زید نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلعم کو مسجد میں چت لیٹے
دیکھا آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا تھا۔ ابو داود نے سند صحیح کے ساتھ
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جس وقت صبح کی نماز پڑھتے تو نماز کے بعد اسی مجلس میں پالتھی سے
اوس وقت تک بیٹھتے تھے کہ آفتاب نکلکر صاف طور سے نظر آتا۔ آنحضرت صلعم مجلس سے
نہیں اوٹھتے مگر سبحانک اللّٰھم وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب
الیک فرماتے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجلس سے اوٹھے اور ان
کلمات کو کہے تو جو گناہ مجلس میں اوس سے ہوا ہے بخشا جائیگا۔ آنحضرت صلعم جس وقت
مجلس میں بیٹھتے اور اٹھنے کیواسطے ارادہ کرتے تو دس بار سے پندرہ بار تک استغفار
پڑھتے تھے اور ابن سنی نے روایت کی ہے کہ بیس بار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت
مجلس سے پہرتے تو اسی طرف کو پلٹ جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت کہڑے ہوتے
تو ایک ہاتھ کو ریں پر ٹیک کے کہڑے ہوتے تھے۔
رسول اللہ صلعم کے تکیہ لگانے کی نسبت جابر بن سمرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ سے تکیہ پر ٹیکا دئے ہوے تھے۔ ابی بکرہ رضہ
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم لوگوں کے ساتھ اکبر کبائر کو نہ کہوں
اصحاب نے کہا ہاں فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا ماں باپ سے عقوق
اختیار کرنا اکبر کبائر سے ہے ابی بکرہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ یہ فرماکر بیٹھ گئے اور اوس وقت
آپ تکیہ لگائے ہوے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اکبر کبائر جھوٹی شہادت ہے یا آپ نے
قول زور فرمایا دیر تک یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ آپ چپ ہو جاتے
تو بہتر ہوتا۔

فصل چھٹی

آنحضرت صلعم کے کرم اور شجاعت کی صفت مین

جابر بن عبداللہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم سے ہرگز کسی شے کا سوال نہین کیا گیا جو آپنے اوس سے انکار کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کسی شے سے سوال نہیں کئے جاتے مگر اوس شے کو عطا فرما دیتے تھے اور دیدیے گئے بعد سال بھر کا قوت جو آپکا ہوتا تو اوسکی طرف اعادہ فرماے اور اوس قوت سے دیدیتے تھے اگر قبل سال کے گذرنے کے کوئی شے نہیں آئی تو آپ کو اکثر احتیاج ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شے کے واسطے سوال نہیں کیا گیا مگر یہہ کہ آپنے اوسکو کیا۔ آنحضرت صلعم کسی شے کے واسطے نہین نہ فرماتے جسوقت آپ سے کسی شے کیواسطے سوال کیا جاتا اور آپکا ارادہ اوسکے کرنیکا ہوتا تو آپ نعم فرماتے تھے اور جسوقت آپ اوسکے کرنے کا ارادہ نہ کرتے تو آپ خاموش ہوجاتے تھے ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم خیر کے ساتھ اجود الناس تھے اور رمضان شریف کے مہینہ مین نہایت جود کرتے تھے یہان تک سلخ ہوجاتا پس جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور کلام اللہ شریف پڑھتے تھے جس وقت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ خیر میں آندھی سے زیادہ ہوتے تھے۔

عمر ابن الخطاب رض نے روایت کی ہے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور اوسنے سوال کیا کہ مجھکو کچھہ عطا کرین نبی صلعم نے فرمایا میرے پاس کوئی شے نہین ہے لیکن تو میرے پاس آتا رہ جس وقت میرے پاس کوئی شے آئیگی تو تیری حاجت کو پورا کرونگا عمر نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے آپ کو اوس خیر کی تکلیف نہین دی ہے جسپر آپ قدرت

نہین رکہتے رسول اللہ صلعم نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند جانا۔ ایک مرد نے انصار
سے کہا یا رسول اللہ آپ خرچ کرو اور اللہ تعالی سے کمی کا خوف نرکہو رسول اللہ صلعم نے
یہ بات سنکر تبسم فرمایا اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرہ مبارک مین مسرت ظاہر
ہوئی پہر آپ نے یہ فرمایا کہ مجہکو یہہ حکم ہے کہ لوگون کی حاجت کو پورا کیا کرون آنحضرت صلعم
کے پاس جب مال آتا تو رات مین آپ اسے پاس اوسکو نہین رکہتے یا دن مین قیلولہ کے وقت تک
اوسکو نہیں رکہتے تہے تقسیم فرما دیتے تہے یعنی اگر آخر دن مین مال آیا تو اوسکو رات تک اس
روکا اور اول دن مین مال آیا تو اوسکو قیلولہ کے وقت تک نہیں رکہا بلکہ اوسکی تقسیم
مین تعجیل کرتے تہے۔

آنحضرت صلعم اسخی الناس تہے آپ کے پاس کوئی دینا اور کوئی درہم شب بہر باقی
ٹھہرتا تہا اگر تقسیم کے بعد کوئی شے باقی رہجاتی اور اوسکے دینے کے لئے کوئی شخص
نہین ملتا اور رات ہوجاتی تو آپ اپنے مکان مین جبتک آرام نہین فرماتے تہے کہ حاجتمند
کو دے کر اوس سے برات حاصل کرلین۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک مرد آیا اور آپ سے
سوال کیا آپ نے اوسکو اسقدر بکریین عطا فرمائین کہ وہ پہاڑون کے درمیان ایک دیوار کے
طور پر ہوگئین وہ مرد اپنی قوم کیطرف لوٹکر گیا اور اونسے کہا کہ تم لوگ اسلام قبول کرلو اسلئے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا کرتے ہین کہ کوئی شخص فقر کا خوف نہین کرتا آنحضرت صلعم
نے اکثر سو اونٹ عطا کردئے ہین اور آپ نے صفوان کو سو اونٹ دئے پہر سو اونٹ دئے
پہر سو اونٹ دئے یہہ حالت آپکی بعثت سے پہلے تہی آنحضرت صلعم سے ورقہ بن نوفل نے
کہا کہ تحقیق آپ محتاجون کی برداشت کرتے ہین اور جو چیز موجود نہین ہے اوسکو کسب کرتے ہین
اور آپ سے حضرت خدیجہ رضہ نے کہا کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اللہ تعالے

آپ کو کبھی ذلیل نہیں کریگا اسلیئے کہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں اور جو چیز موجود نہیں ہے اوسکو آپ کسب کرتے ہیں اور محنت اوٹھاتے ہین اور مہمان کی ضیافت کرتے ہین اور جس شخص کو امر حق میں مصیبت پہونچتی ہے اوسکی آپ اعانت کرتے ہین۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عباس کو اسقدر سونا دیا تھا کہ وہ اوسکو نہ اوٹھا سکتے تھے اور آنحضرت صلعم کے پاس نوے ہزار درم آئے اور ایک بوریہ پر رکھدیئے گئے آپ اون درہمون کیطرف کھڑے ہوئے اور اونکو تقسیم کردیا کسی سائل کو رد نہین کیا یہانتک کہ اونکی تقسیم سے فارغ ہوگئے اور جسوقت آنحضرت صلعم حنین کے سفر سے واپس آئے اعراب نے لگ کر آپ سے سوال کیا آپ کو یہانتک مضطر کیا کہ آپ ایک درخت کے پاس ہو گئے اور لوگ آپکی چادر کو اوچک کے لے گئے آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چادر دیدو اگر میرے پاس اس عضاہ کے درختون کی تعداد مین اونٹ ہوتے تو مین اونکو تم لوگوں کے درمیان تقسیم کردیتا پھر تم مجھکو نہ بخیل پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔ آپکی عطا سے یہ ہے کہ آپ نے ہوازن کے قبیلے کے چھہ ہزار قیدیون کو اونکے قبیلہ کی طرف واپس کردیا تھا۔

مواہب میں ہے کہ ابن فارس نے اپنی کتاب میں نبی صلعم کے اسما کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس بوقت حنین ہین ایک عورت آئی اور اوسنے ایک شعر پڑھا جسمین آپکی ایام شیر خوارگی کو ہوازن مین ذکر کیا تھا اور جو مال لیا گیا تھا آپ نے واپس کردیا اور اوسکے ساتھہ بہت کچھہ عطا کی یہانتک کہ آپنے اوسکو جو کچھہ اوسدن عطا فرمایا تھا اوسکا اندازہ کیا گیا تو پانچ لاکھ کی مقدار مین تھا ابن دحیہ نے کہا ہے کہ نہایت درجہ کی یہ جود ہے اور وہ جود ہے کہ مثل اوسکے وجود مین نہین سُنی گئی **حضرت عائشہ** ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اوسکا بدل کرتے تھے

آنحضرت صلعم کے پاس ایک عورت ایک چادر لائی اور آپ سے کہا کہ یہہ چادر میں آپ کو اوڑہاتی ہوں آپ نے وہ چادر لے لی آپ کو اوسوقت چادر کی احتیاج تہی اوسکو اوڑہ لیا اصحاب سے ایک شخص نے وہ چادر آپ کے جسم مبارک پر دیکہی اور کہا یا رسول اللہ یہ چادر کتنی اچہی ہے مجہکو اوڑہا دیجیے آپنے فرمایا بہت بہتر جسوقت آپ اوٹہے اصحاب نے اوس شخص کو ملامت کی اور کہا کہ تو نے یہ کام اچہا نہیں کیا اسلیئے کہ تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا تہا کہ آپکو چادر کی احتیاج تہی پہر تو نے اوس چادر کو مانگا تو تحقیق یہ بات جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم سے کوئی شے نہیں مانگی جاتی جو آپ اوس سے انکار کریں اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ نے روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلعم رحیم تہے آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا مگر یہہ کہ آپ اوس سے عدہ کرتے اور وفا فرماتے تہے اگر کوئی چیز آپ کے پاس ہوتی۔

آنحضرت صلعم کی شجاعت کی بیتاں تہی کہ آپ اجدالناس اور اشجع الناس تہے حضرت علی رض کہا ہے کہ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکہا ہم نبی صلعم کے پاس چہپتے تہے اور آپ ہماری نسبت دشمن سے نزدیک تر تہے اور لڑائی میں تمام آدمیوں سے آپ اوس دن شدید تہے اور حضرت علی نے کہا ہے کہ جسوقت جنگ کی شدت ہوئی اور ایک قوم دوسری قوم سے جنگ کیواسطے ملی ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ اپنا بچاؤ کرتے تہے کوئی شخص آپ سے زیادہ دشمن کے نزدیک نہیں تہا کہا گیا ہے کہ رسول صلعم قلیل الکلام اور قلیل الحدیث تہے جسوقت آدمیوں کو جنگ کیواسطے حکم دیتے تو خود مستعد ہو جاتے تہے اور از روے قوت کے اشدالناس تہے اور آپ شجاع تہے جنگ مین دشمن سے قریب رہتے تہے۔

عمر ابن حصین رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی لشکر سے نہیں ملے مگر یہہ کہ پہلے آپ ہی اوس لشکر کو مارتے تہے اصحاب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم قوی حملہ تہے

جسوقت مشرکین نے آپ کو گھیر لیا آپ خچر پرسے اوتر پڑے اور اسطور سے فرماتے تھے
انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آپ سے اشد
نہیں دیکھا گیا۔ ایک شخص نے براء ابن عازب رض سے پوچھا کیا تم لوگ حنین کی لڑائی
میں رسول اللہ صلعم کے پاس سے بہاگ گئے اونہوں نے کہا ہاں ہم لوگ بہاگ گئے لیکن
رسول اللہ صلعم نہیں بہاگے حالت یہہ تہی کہ ہوازن کے لوگ تیر مار رہے تہے ہمنے جسوقت اونپر حملہ
کیا وہ لوگ ہٹ گئے اور اونہوں نے جگہہ چہوڑدی ہم لوگ غنیمت پر گرے پس ہوازن
کے لوگ تیروں کے ساتہہ ہمارے مقابل آئے مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ سفید
خچر پر سوار تہے اور ابو سفیان ابن الحارث اوسکی لگام پکڑے ہوے تہے اور نبی صلعم فرما رہے
تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آنحضرت صلعم
سے اشد نہیں دیکھا گیا۔
عباس رض نے روایت کی ہے کہ جسوقت مسلمان اور کفار جنگ میں باہم ملے
مسلمانوں نے پیٹھہ پہیر دی آنحضرت صلعم ارادہ فرماکر اپنے خچر کو ایڑہ مار رہے تہے اور اوسکو
کفار کی جانب بڑہا رہے تہے اور اوسوقت مین آپکے خچر کی لگام پکڑے ہوے تہا اور خچر کو روک
رہا تہا کہ سرعت نہ کرے اور ابی سفیان آپ کی رکاب پکڑے ہوے تہے۔ اُبَیّ ابن
خلف جنگ بدر مین جبکہ فدیہ دیکر چہوٹا نبی صلعم سے کہتا تہا کہ میرے پاس ایک گہوڑی
ہے ہر روز اوسکو ایک فرق جوار کہلاتا ہوں جسکی مقدار سولہ رطل ہوتی ہے اوس گہوڑی پر
آپ کو قتل کرونگا نبی صلعم نے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین تجہہ کو قتل کرونگا جسوقت جنگ احد
میں اُبَیّ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا اپنی گہوڑی پر سوار ہوکے رسول اللہ صلعم پر حملہ کیا مسلمانوں
نے اوسکے سامنے آکر روکنا چاہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس طرح وہ آرہا ہے اوسکو آنے دو

اوسکا راستہ چہوڑ دو آپ نے حارث بن صمہ سے حربہ لیا اور اوسکو اس طور سے حرکت دی کہ جو لوگ
اوسکے ساتھہ تھے ایسے اوڑ گئے جیسے سرخ مکہیں اونٹ کی پیٹھہ سے اوڑجاتی ہین پہر نبی صلعم
اُبَیّ ابن خلف کے سامنے آئے اور اوسکی گردن میں اتنے زور سے نیزہ مارا کہ اُبَیّ لڑکہڑاتا ہوا
اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا کہا گیا ہے بلکہ اوسکی پسلیوں سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اُبَیّ قریش کی طرف
یوں کہتا ہوا لوٹ کے گیا کہ مجھکو محمد صلعم نے مار ڈالا قریش اُبَیّ سے کہتے تھے کہ تجھکو کچھہ خوف نہیں
پروا نہ کر اُبَیّ نے کہا جو صدمہ مجھپر ہے اگر وہ صدمہ تمام آدمیوں پر ہوتا تو سب کو ہلاک کر ڈالتا کہ
محمد صلعم نے کیا یوں نہیں کہا تہا کہ مین تجھکو قتل کرونگا قسم ہے اللہ کی اگر محمد صلعم مجہپر تہوک دیتے
تو بہی مار ڈالتے جبکہ قریش مکہ کی طرف واپس آئے اُبَیّ ابن خلف مقام سرف مین مرگیا۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اجود الناس اور احسن الناس اور اشجع الناس
تھے ایک رات ایک جانب سے ایسی آواز ہولناک آئی کہ اہل مدینہ اوسکو سنکے بیقرار ہو گئے اور
آدمی آواز کی جانب گئے نبی صلعم سب لوگوں سے پہلے آواز کی جانب جا چکے تھے آپ سب لوگوں کو
آگے ملے اور سے آپنے فرمایا تم لوگ ہرگز خوف نکرو تم لوگ ہرگز خوف نکرو اور آپ ابی طلحہ کی گھوڑی کی ننگی پیٹھہ پر
سوار تھے زین نہین تہی اور آپکی گردن سے تلوار لٹک رہی تہی آپ نے اوس فرس کی نسبت
فرمایا کہ مین نے اسکو بحر پایا اس گھوڑے کا نام مندوب تہا بخاری کی ایک حدیث مین یون
وارد ہے کہ اہل مدینہ ایکبار بیقرار ہوئے نبی صلعم ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور وہ
گھوڑا سست نزدیک قدم ڈالتا اور سست رفتار تہا جسوقت آنحضرت صلعم واپس تشریف لائے
آپنے فرمایا ہمنے تمہارے اس گھوڑے کو بحر پایا اسکے بعد کسی گھوڑے سے گھڑ دوڑ مین
اوسکا مقابلہ نہین کیا نہایت تیز رفتار ہو گیا تہا بحر اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دوڑنے
مین لانبے قدم ڈالتا ہے۔

باب چھٹا

نبی صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کی صفت مین اس باب مین تین فصلین ہین

فصل پہلی

نبی صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت مین

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے واسطے مین تم لوگون سے زیادہ تقوی اور خوف رکھنے والا ہون اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھہ تم سے مین زیادہ عالم اور زیادہ تر خوف رکھنے والا ہون اور بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جو بات میں جانتا ہوں اگر تم لوگ اوسکو جانتے تو تم لوگ البتہ تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ محمد کی جان اوسکے ہاتھہ مین ہے جو چیز میں نے دیکھی ہے اگر تم لوگ دیکھتے تو البتہ تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اصحاب نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا ہے آپنے فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے **مغیرہ بن شعبہ** اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے یہانتک نماز پڑھی کہ آپ کے دونون پاؤں سوج گئے آپ سے کہا گیا کہ آپ یہہ تکلیف اوٹھاتے ہین اللہ تعالے نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دئے آپ نے فرمایا کیا مین شکرگزار بندہ ہوؤں **باجوری** نے کہا ہے کہ گناہ قدیم اور حدیث کی نسبت اشکال وارد ہوتا ہے اسلئے کہ بسبب معصوم ہونے کے آنحضرت صلعم پر کوئی گناہ نہیں ہے بہتر وہ بات ہے جو اس مقام پر کہی گئی ہے کہ یہہ مسئلہ قبیل حسنات الابرار سیات المقربین سے ہے اسواسطے کہ انسان بسبب ضعف عبودیت اور عظمت ربوبیت الہی کے تقصیر سے خالی نہیں ہے اگرچہ آنحضرت صلعم

صلعم ایسی طاعات اور عبادات میں اعلی مقامات اور ارفع درجات رکھتے ہیں مگر بتحقیق آنحضرت
صلعم نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ
عَلَى نَفْسِكَ اسلئے کہا گیا ہے کہ مغفرت دو قسم ہے ایک مغفرت عوام کے واسطے ہے وہ
عام مخلوق کے دلوں سے مسامحت ہے دوسری مغفرت خواص کے واسطے ہے وہ کمی اعمال
سے مسامحت ہے **اسود بن یزید** رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض
سے رسول اللہ صلعم شب میں جو نماز پڑھتے تھے اوسکی نسبت دریافت کیا حضرت ام المومنین نے کہا
کہ رسول اللہ صلعم اول شب میں سو رہتے تھے پھر اوٹھتے تھے اگر صبح ہو جاتی تو وتر پڑھ لیتے پھر اپنے
بستر پر تشریف لاتے اگر آپ کو حاجت ہوتی تو اپنے اہل کیطرف متوجہ ہوتے جسوقت اذان سنتے
کھڑے ہو جاتے اگر آپ کو غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر لیتے تھے اور نماز
کے واسطے نکلتے تھے **ابن عباس** رض نے روایت کی ہے کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ
ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس شب میں رہا اور بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلعم
بستر کے طول میں لیٹے اور رسول اللہ صلعم آدھی رات تک سوئے آدھی رات کا پہلا حصہ کم ہوگا
یا آخر کا حصہ کم ہوگا رسول اللہ صلعم بیدار ہوئے اور خواب سے اپنی آنکھیں ملیں اور سورۂ آل عمران
سے دس آیتیں جو آخر میں ہیں اور اونکے اول یہ آیت شریفہ ہے إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اونکو آخر سورہ تک پڑھا اور مشک پانی کی لٹک رہی تھی آپ اوسکی طرف کھڑے
ہوئے اور اوس سے وضو کیا اور اچھے طور سے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کے نماز پڑھنے
لگے عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ میں آپ کے پہلو کی طرف کھڑا ہوا رسول اللہ صلعم نے اپنا سیدھا ہاتھ
میرے سر پر رکھا پھر میرا سیدھا کان پکڑا اور اوسکو مروڑا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرا کان
پکڑا اور سیدھی جانب سے مجھکو پھیر لایا پھر آپ نے دو دو رکعت کر کے بارہ رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھے

اور لیٹ گئے یہاں تک کہ موذن نے آکر اذان کہی آنحضرت کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں
خفیف پڑہیں پہر مکان سے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑہی صحیح میں اسی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم پہر نماز کے واسطے وضو کرتے تھے اور نبی ابن عباس سے روایت ہے
کہ نبی صلعم شب میں تیرہ رکعتیں پڑہا کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے
کہ جس وقت نبی صلعم نے شب میں نماز نہیں پڑہی اور آپ کو خواب نماز سے مانع ہوئی یا جو آپکی
آنکھیں بند ہوگئیں تو دن میں بارہ رکعتیں پڑہتے تھے ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگوں سے جو شخص رات میں نماز کیواسطے کہڑا ہو اوسکو چاہیئے کہ ایسی نماز
دو رکعات خفیفہ کے ساتہہ شروع کرے زید بن خالد الجہنی سے روایت کی ہے کہ
میں نے ایک خیمہ سے تکیہ لگا کے رسول اللہ صلعم کی نماز کو دیکہتا رہا رسول اللہ صلعم نے دو رکعتیں
خفیف پڑہیں پہر دو رکعتیں نہایت طویل پڑہیں پہر دو رکعتیں ان طویل رکعتوں سے کم پڑہیں پہر
رکعتیں ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں پہر دو رکعتیں ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں پہر دو رکعتیں
ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں اور ایک رکعت تنہا پڑہی جملہ تیرہ رکعتیں پڑہیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ ام المومنین
رضہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم رمضان شریف میں نماز کس طور سے پڑہتے تھے حضرت
عائشہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں
پڑہتے تھے چار رکعتیں آپ ایسی خوبی اور ایسے طول کے ساتہہ پڑہتے تھے کہ اونکی خوبی اور
طول کو نہ پوچہو پہر آپ چار رکعتیں ایسی خوبی اور ایسے طول کے ساتہہ پڑہتے تھے کہ اونکی خوبی
اور طول کو نہ پوچہو پہر آپ تین رکعتیں پڑہتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رضہ نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا آپ قبل وتر پڑہنے کے سو جاتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا

اسی عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا اور یہی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم رات کی نماز سے گیارہ رکعتیں پڑہتے تھے اور وہ نہیں گیارہ رکعات سے
ایک رکعت تہا پڑہتے تھے جسوقت نماز سے فارغ ہوتے تو سیدہے پہلو پر لیٹ جاتے
تھے۔ اور یہی حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم بعض اوقات میں شب کی
نماز سے نو رکعتیں پڑہتے تھے حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلعم کے ساتھہ شب کی نماز پڑہی جسوقت آپ نماز میں داخل ہوے اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمۃ فرمایا پہر آپنے سورۂ بقر پڑہی اور رکوع کیا آپکا رکوع مثل قیام کے تہا اور رکوع میں
سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے تھے پہر آپ نے سر کو اوٹہایا اور قیام کیا آپکا قیام مثل
رکوع کی تہا اور آپ کربی الحمد لربی الحمد کہتے تہے پہر آپنے سجدہ کیا آپکا سجدہ قیام کے مثل تہا
اور سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی کہتے تہے پہر آپ نے سر کو سجدہ سے اوٹہایا درمیان
دونوں سجدوں کے مثل سجدہ کے دیر واقع ہوئی اور آپ رب اغفرلی رب اغفرلی کہتے تھے یہانتک
کہ آپنے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا اور سورہ مائدہ یا سورۂ انعام پڑہی یعنی رسول اللہ
صلعم نے چار رکعتیں پڑہیں اول رکعت میں سورۂ بقر پڑہی اور دوسری رکعت مین سورۂ آل
عمران اور تیسری رکعت میں سورۂ نسا اور چوتہی رکعت مین سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام پڑہی
ان دونوں مین اس حدیث کے راوی شعبہ رضہ سے شک واقع ہوا ہے حضرت عائشہ
ام المومنین رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شب میں قرآن شریف کی ایک
آیت کے ساتھہ قیام کیا عبداللہ ابن مسعود رضہ نے روایت کی ہے کہ ایک رات مین نے رسول اللہ صلعم کے
ساتھہ نماز پڑہی آپ اتنی دیر تک کہڑے رہے کہ میں نے بری امر کا قصد کیا عبداللہ ابن مسعود سے پوچہا گیا کہ تمنے
کونسی بری امر کا قصد کیا او سنے کہا مین نے ارادہ کیا کہ میں بیٹہہ جاؤں اور رسول اللہ صلعم کو چہوڑ دون۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیٹھ کے نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے بیٹھے قرأت فرماتے تھے جبکہ قرأت سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب باقی رہتیں آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ویسا ہی عمل کرتے جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا عبد اللہ بن شقیق رضی نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم نماز نوافل کس طور سے پڑھتے تھے اونہوں نے فرمایا کہ آپ بڑی رات تک کھڑے ہوئے پڑھتے تھے اور بڑی رات تک بیٹھ کے پڑھتے تھے جس وقت کھڑے ہوئے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور جس وقت بیٹھ کے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھے رہتے تھے۔

حضرت حفصہ ام المومنین رضی زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز نفل بیٹھ کے پڑھتے تھے اور اوس میں سورہ کو ایسی ترتیل یعنی ٹھہراؤ کے ساتھ پڑھتے کہ اطول سورہ سے وہ سورہ اطول ہو جاتی تھی **ام سلمہ** رضی نے روایت کی ہے کہ قسم خدا کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلعم وفات کے وقت تک بیٹھ کے نماز پڑھتے رہے مگر فرض نماز کو کھڑے ہوکے پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم رات کا قیام نہیں چھوڑتے تھے اور جس وقت آپ بیمار ہوتے یا آپ کو کسل ہوتا بیٹھ کے نماز پڑھتے تھے **ابن عمر** رضی نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ ظہر کے قبل دو رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے مکان میں پڑھیں اور دو رکعتیں عشا کے بعد آپ کے مکان میں پڑھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں خفیف پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم فجر کی دو رکعتیں سفر اور حضر اور صحت اور بیماری میں نہیں چھوڑتے

ستے ابن عمر رضؓ روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے آٹھہ رکعتیں حفظ کی ہیں دو رکعتیں ظہر کے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد ابن عمر رضؓ نے کہا کہ صبح کی دو رکعتوں کی سنت حضرت حفصہ رضؓ نے مجھسے روایت کی ہے اور میں ان دونوں رکعتوں کو آنحضرت صلعم سے گمان نہیں کرتا تھا **معاذہ** رضؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلعم چاشت کی نماز پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا ہاں چاشت کی نماز میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جسقدر چاہتا چار رکعات سے زیادہ بھی کر دیتے تھے **انس** رضؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم چاشت کی نماز چھے رکعتیں پڑھتے تھے **ابو سعید الخدری** رضؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم چاشت کی نماز وہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ پڑھنا کبھی نہیں چھوڑینگے اور ایسا چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ نہیں پڑھینگے **ابو ایوب الانصاری** رضؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم ہمیشہ آفتاب کے زوال کے وقت چار رکعتیں پڑھتے تھے میں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ آپ ہمیشہ چار رکعتیں آفتاب کے زوال کے وقت پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زوال شمس کے وقت آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جبتک ظہر کی نماز نہیں پڑھی جاتی وہ دروازے بند نہیں کیے جاتے میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میری نیکی اس گھڑی میں آسمان کیطرف صعود کرے میں نے دریافت کیا کیا ان چار رکعات میں قرأت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں قرأت ہے میں نے کہا کیا ان کو ایک ہی سلام ہے اور میں ہی پڑھوں آنحضرت صلعم نے مجھکو منع فرمایا **ام ہانی** رضؓ نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول اللہ صلعم میرے مکان میں آئے اور آپ نے غسل فرمایا آٹھہ رکعتیں پڑھیں میں نے رسول اللہ صلعم کو کبھی نہیں دیکھا جو آپنے اوس نماز سے خفیف نماز پڑھی ہو

التئہ اوس عارمیں کوچ اور سجودیورے طورسے کئے تھے۔ انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسکہ آدمیوں کو نماز پڑہاتے تھے تو نماز پڑہانے میں آدمیوں سے زیادہ خفت کرتے تھے اور جسکہ آپ تنہا نماز پڑہتے تو نہایت طول کے ساتھہ نماز پڑہتے تھے عبداللہ بن سعید رضہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے مکان اور مسجد میں نماز پڑہنے کیلئے روایت کیا آپنے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا مکان مسجد سے کسقدر قریب ہے اگر میں اپنے مکان میں نماز پڑہوں تو میرے نزدیک یہ بات اوس سے زیادہ اچھی ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑہوں مگر جو نماز فرض ہے میرے نزدیک اوسکا مسجد میں پڑہنا اچھا ہے اور دوسری نماز مکان میں پڑہنا بہتر ہے تاکہ مکان اور اہلبیت کو برکت حاصل ہو اور اوسکی وجہہ سے دل ملائکہ ہو اور شیطان مکان سے چلاجائے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت سردی کی شدت ہوتی تو رسول اللہ صلعم پہلے سے نماز پڑہ لیتے اور اگر حرارت کی شدت ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑہتے تھے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑہنے والوں میں زیادہ نماز پڑہتے تھے اور اللہ تعالی کا ذکر کرنیوالوں میں زیادہ ذکر کرتے تھے۔ حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو جسوقت کسی قسم کا غم ہوتا تو آپ نماز پڑہتے تھے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی مقام میں اوترتے تا وقتیکہ دو رکعت نماز نہیں پڑہ لیتے وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اس بات کو دوست رکہتے تھے کہ نماز میں مہاجرین اور انصار آپ کے نزدیک ہوں تاکہ آپ جو کچہہ پڑہیں وہ اوسکو یاد کرلیں آنحضرت صلعم جانماز اور مسواک اور کنگہی کو نہیں چھوڑتے تھے امام احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نماز سے پہرتے تو تین بار استغفار پڑہتے تھے پہر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ

یا ذی الجلال والاکرام فرماتے تھے۔

فصل دوسری

رسول اللہ صلعم کے روزہ کی سنت میں،

عبداللہ ابن شقیق رض سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ
صلعم کے روزہ کی کیفیت پوچھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مسلسل روزے رکھتے
تھے کہ افطار نہیں کرتے تھے ہم لوگ آپکے افطار نہ کرنے سے کہتے تھے کہ آپ اب تو
روزہ رکھیں گے اور آپ مسلسل افطار کرتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ آپ ہمیشہ افطار کرینگے
اور کبھی روزہ نہیں رکھینگے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں
میں آئے سوائے رمضان شریف کے مہینہ کے کسی مہینہ میں پورے روزے نہیں رکھے
انس رض سے آنحضرت صلعم کے روزہ کا احوال پوچھا گیا انس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم
مہینہ میں مسلسل روزے رکھتے تھے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ مہینہ بھر میں افطار کا
ارادہ نہیں کرینگے اور آپ مسلسل افطار کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ
مہینہ میں روزہ کا ارادہ نہیں فرمائینگے اگر تو یہ چاہتا کہ آپ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھے مگر
نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا اور تو یہ چاہتا کہ آپ کو رات میں سوتے ہوئے دیکھے مگر سوتے ہوئے دیکھتا
ام سلمہ رض نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دو مہینے تک متواتر روزے
رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان میں متواتر روزے رکھتے ہوئے دیکھا حضرت
عائشہ ام المومنین رض نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو شعبان کے مہینے کے
سوا کسی مہینے میں زیادہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا شعبان میں قلیل روزے نہیں رکھتے
بلکہ تمام مہینہ روزے رکھتے تھے عبداللہ ابن مسعود رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صائم ہر مہینہ کے عرہ سے تین دن تک روزہ رکھتے تھے اور بہت کم اتفاق ہوتا کہ آپ جمعہ کے دن
روزہ نہیں رکھتے اور افطار کرتے **حضرت عائشہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلعم دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کی جستجو میں رہتے تھے۔ **ابوہریرہ** رضہ نے روایت
کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن مخلوق کے اعمال عرش
کئے جاتے ہیں میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال عرض کئے جاویں اور
میں روزہ سے ہوں۔ اور بھی ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اکثر دوشنبہ
اور پنجشنبہ کے دن روزہ رکھتے تھے آپ سے ان دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی گئی
آپ نے فرمایا کہ دوشنبہ او پنجشنبہ کے دن مخلوق کے اعمال عرش کئے جاتے ہیں پس
ہر مسلمان کی مغفرت کی جاتی ہے مگر دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی جنہوں نے آپس میں
جدائی اختیار کی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال کو پیچھے ہٹاؤ۔ **حضرت اُم سلمہ** رضہ نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اکثر شنبہ اور یکشنبہ کے دن روزہ رکھتے رہے اور فرماتے تھے
کہ شنبہ اور یکشنبہ مشرکین کی عید کے دن ہیں میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ مشرکین کے
خلاف کروں **حضرت عائشہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم شروع مہینہ میں
شنبہ یکشنبہ دوشنبہ کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو روزہ رکھتے تھے
معاذہ رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے دریافت کیا کیا رسول اللہ
ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں روزہ رکھتے تھے میں نے دریافت کیا
مہینہ میں کون سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کچھ
پروا نہیں کرتے تھے اول اور درمیان اور آخر مہینہ میں جب چاہتے روزہ رکھتے تھے۔
ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم ایام بیض کے روزے سفر اور حضر میں

نہیں چھوڑتے تھے ایام بیض مہینہ میں تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ہے ان کو ایام
ایام بیض کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند اول شب سے آخر شب تک رہتا ہے حضرت عائشہ رض
روایت ہے کہ یوم عاشورا ایک دن تھا قریش ایام جاہلیت میں اس دن میں روزہ رکھتے تھے اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے جبکہ رسول اللہ صلعم
مدینہ منورہ میں آئے آپ نے یوم عاشورا میں روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن میں
روزہ رکھنے کے واسطے فرمایا جس وقت رمضان فرض ہوا رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہوا تو آپ نے
عاشورے کا روزہ ترک کر دیا پس جس شخص نے چاہا یوم عاشورے میں روزہ رکھا اور جس شخص نے چاہا
ترک کر دیا۔

حضرت علی رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم یوم عاشورا میں روزہ رکھتے تھے
اور اس دن میں روزہ رکھنے کے واسطے امر فرماتے تھے حضرت حفصہ رض نے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلعم نویں ذی الحجہ اور یوم عاشورا اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزہ رکھتے تھے
یعنی تمام مہینوں سے ہر مہینہ کے اول دوشنبہ کو اور آخر جمعہ سے پنجشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھتے تھے
جابر رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو یہ بات پسند تھی کہ جبتک رطب ہیں آپ رطب سے
روزہ افطار کریں اور جب رطب نہ رہیں اور تمر ہوں تو اون سے روزہ افطار کریں اور رطب اور تمر سے
روزہ کو ختم کریں اور تین یا پانچ یا سات رطب یا تمر تناول فرماتے تھے انس رض نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ تین رطب سے روزہ افطار کریں یا
یا جس چیز کو آگ نہ پہونچی ہو اوس سے روزہ افطار کریں۔ اور بھی انس رض نے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑھنے سے پہلے رطب سے روزہ افطار فرماتے تھے اگر رطب نہوتے
تو تمر سے افطار کرتے تھے اور اگر تمر بھی نہوتے تو چلوؤں سے پانی لیکر افطار کرتے تھے اور بھی

انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے
تو ان سے دعا دیتے تھے کہ تمہارے پاس روزہ دار لوگ افطار کریں اور تمہارا کھانا ابرار
کھائیں اور تمہارے پاس ملائکہ نازل ہوں ابن الزبیر رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم
جب کسی قوم کے نزدیک افطار کرتے تو ان سے دعا دیتے کہ تمہارے پاس روزہ دار لوگ
افطار کریں اور ملائکہ تم پر رحمت بھیجیں ابن عمر رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت
افطار کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے تشنگی جاتی رہی اور عروق تر و تازہ ہوگئیں اگر اللہ تعالے
نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا معاذ بن زہرہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت
روزہ افطار فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ
اَفْطَرْتُ معاذ رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت روزہ افطار فرماتے تھے
تو اسطور سے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَانَنِيْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِيْ فَاَفْطَرْتُ
ابن عباس رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم افطار کے وقت اسطور سے کہتے تھے
اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
علقمہ رضؓ نے روایت کی کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلعم
کچھ دنوں کو مخصوص کر لیتے تھے حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کا عمل ہمیشہ تھا
اور اوسکے واسطے رسول اللہ صلعم جو کچھ قوت رکھتے تھے تم لوگوں سے کون شخص اوسکی
طاقت رکھتا ہے حضرت عائشہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے
پاس آئے میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے دریافت فرمایا یہ کون عورت ہے
میں نے کہا فلاں عورت ہے جو رات میں نہیں سوتی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگ جسقدر
طاقت رکھتے ہو عمل کرنا چاہیے قسم ہے خدا کی اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے ملول نہیں ہوتا

یہانتک کہ تم خود اپنے اعمال سے ملول ہو جاؤ رسول اللہ صلعم کو وہ بات دوست تہی جسکو آپ کا ہم صحبت ہمیشہ کرتا تہا **ابو صالح** رض سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض اور حضرت ام سلمہ رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک کونسا عمل دوست تر تہا اونہوں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تہا جو ہمیشہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل تہوڑا ہو **بخاری** نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے مرنے سے پہلے نماز بیٹہکر پڑہتے تہے حسبِ آپ کے ہمصحبت نے مداومت کی ہو

فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی صفت میں

عوف ابن مالک نے روایت کی ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تہا آپ نے مسواک کی پہر وضو کیا پہر اوٹہہ کے نماز پڑہنے میں مشغول ہوئے میں آپ کے ساتہہ اوٹہا آپ نے نماز شروع کی اور سورۂ بقرہ آغاز کی آپ رحمت کی آیت پر نہیں گذرتے مگر یہہ کہ ٹہیر گئے اور اللہ تعالی سے دعا مانگی اور عذاب کی آیت پر نہیں گذرے مگر یہہ کہ ٹہیر گئے اور اعوذ پڑہی پہر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں قیام کی مقدار میں ٹہیرے اور رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ فرماتے تہے پہر آپ نے رکوع کی مقدار میں سجدہ کیا اور سجدہ میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ کہتے تہے پہر آپ نے سورۂ آل عمران پڑہی پہر سورت کے بعد سورت پڑہی اور قیام اور رکوع اور سجدے پہلے کیا تہا ایسے ہی کئے **حذیفہ** رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت آیت خوف پر گذرتے تو اعوذ پڑہتے تہے اور جسوقت آیت رحمت پر گذرتے تو اللہ تعالی سے دعا مانگتے تہے اور جسوقت اوس آیت پر گذرتے جس میں اللہ تعالی کی تنزیہہ ہے تو سبحان اللہ پڑہتے تہے **ابی لیلی** رض نے

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت اس آیت پر گذرتے جس میں آتش دوزخ کا ذکر ہے
تو ویل لاہل النار و اعوذ باللہ من النار فرماتے تھے **یعلی بن مملک** سے روایت کی ہے
کہ میں نے حضرت ام سلمہ رض سے آنحضرت صلعم کی قرأت کو دریافت کیا حضرت ام سلمہ رض نے
آپ کی قرأت کی تعریف حرفاً حرفاً تفسیر کے ساتھ فرمائی **قتادہ** رح سے روایت کی ہے
کہ میں نے انس رض سے دریافت کیا رسول اللہ صلعم کی قرأت کس طور سے تھی انس رض نے کہا
مد کے ساتھ تھی **حضرت ام سلمہ** رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم قرأت ٹھہر ٹھہر کے
ادا کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر ٹھیر جاتے پھر الرحمن الرحیم پڑھ کر ٹھیر جاتے پھر مالک
یوم الدین پڑھتے تھے **عبد اللہ بن قیس** رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت
عائشہ رض سے رسول اللہ صلعم کی قرأت کو دریافت کیا کیا آہستہ پڑھتے تھے یا آواز سے پڑھتے تھے
حضرت عائشہ رض نے کہا کہ آہستہ اور آواز دونوں طور سے قرأت کرتے تھے اکثر آہستہ پڑھتے تھے
اور اکثر آواز سے پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن قیس نے کہا کہ میں نے کہا الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے
اس امر میں وسعت دی ہے **ابوہریرہ** رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت
رات میں قرأت کرتے کبھی پکار کے اور کبھی آہستہ پڑھتے تھے۔ ام ہانی رض نے روایت کی
کہ میں رات میں رسول اللہ صلعم کی قرأت کو سنتی تھی اور میں اپنے عرش پر ہوتی تھی **معاویہ
بن قرہ** رض نے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل سے سنا ہے وہ روایت
کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فتح کے دن دیکھا کہ اپنے ناقہ پر سوار تھے اور
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
پڑھتے تھے اور اسکے پڑھنے کے بعد آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا معاویہ
بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو آدمیوں کے جمع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کے سامنے

جس صورت مین رسول اللہ صلعم نے سورہ مذکور پڑہی تہی پڑہنا یا صوت کی بجائے لحن کا لفظ
کہا ہے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی قرأت اس طور سے تہی
کہ جو شخص اپنے حجرہ مین ہوتا وہ اکثر سنتا تہا اور آپ پڑہتے وقت اپنے مکان مین ہوتے تہے
یعنی رسول اللہ صلعم جسوقت اپنے مکان میں پڑہتے اور اہلبیت سے جو شخص مکان کے حجرے
میں ہوتا آپکی قرأت کو سنتا تہا اور آپ کی آواز حجرون سے اوس پار بہین جاتی تہی ابو ہریرہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت اس آیت کو پڑہتے اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ
عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی تو لفظ بلٰی فرماتے تہے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے
کہ جسوقت رسول اللہ صلعم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑہتے تو سبحان ربی الاعلی کہتے تہے
ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ تلاوت فرماتے تو لفظ آمین کہتے تہے صف اول مین جو شخص آپ کے
نزدیک ہوتا وہ لفظ آمین کو سنتا تہا۔

حضرت عائشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم قرآن شریف کو تین دن سے
کم مین ختم نہین کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کلام اللہ شریف ختم کرتے تو اپنے اہل کو
جمع فرماتے اور دعا کرتے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کلام اللہ شریف ختم کرتے تو اول
قرآن سے پانچ آیتیں پڑہتے تہے۔

باب نوان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے مختلف اخبار اور بعض اون اذکار اور دعاؤن کے
بیان میں جنکو آپ اوقات مخصوصہ میں پڑہتے تہے اور آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث

جامع الکلم اس باب مین بیان کی گئی ہین اس باب مین تین فصلین ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احوال کی مختلف اخبار مین

قاضی عیاض کی شفا مین ہے کہ رسول اللہ صلعم ختنہ کئے ہوے اور ناف بُریدہ پیدا ہوے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو پاک اور صاف جناب جیسے مولود کے ساتھہ آلایش ہوتی ہے آپکی ساتھہ کسی قسم کی آلودگی نہین تھی اور عکرمہ کی حدیث مین ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سو جاتے اور آپ کے سونے کے خراٹے سُنے جاتے تھے آپ نیند سے اوٹھ کے نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم محفوظ تھے۔ آنحضرت جسوقت حاجت بشری کیواسطے ارادہ فرماتے تو زمین شق ہوجاتی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب کو نگل جاتی تھی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب سے پاکیزہ خوشبو مہکتی تھی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مین نے نبی صلعم سے کہا آپ بیت الخلا مین جاتے ہین ہم کوئی شے فضلہ کی قسم سے نہیں دیکہتے آپنے فرمایا ای عائشہ کیا تمکو علم نہین ہے کہ انبیا سے جو شی خارج ہوتی ہے زمین اوسکو نگل جاتی ہے اوس فضلہ سے کوئی شے نہیں دیکھی جاتی۔

ایک گروہ نے اہل علم سے آنحضرت صلعم کے فضلہ اور پیشاب کی نسبت کہا ہی کہ دراصل اس بات کی دلیل کہ آپ کا فضلہ اور پیشاب دونوں طاہر تھے یہ ہے کہ آپکی کوئی شے ایسی نہ تھی کہ مکروہ معلوم ہوتی اور بغیر خوشبو کے ہوتی اسی قبیل سے حضرت علی رضہ کی حدیث ہے کہ مین نے نبی صلعم کو بعد وفات کے غسل دیا اور مین نے چاہا کہ جو چیز میت سے نکلتی ہے اوسکو دیکھون مین نے کوئی شے نہیں پائی مین نے کہا طبت حیا و میتا یعنی آپ زندگی میں

اور مرنے کے بعد بھی پاکیزہ رہے اور آپ سے ایسی خوشبو ظاہر ہوئی کہ لوگوں نے ویسی
خوشبو ہرگز نہیں پائی تھی اور حضرت علی رض کے قول کی مثل حضرت ابوبکر رض نے بھی کہا ہے
جس وقت حضرت ابوبکر رض نے نبی صلعم کو بعد وفات کے بوسہ دیا ہے اور انہیں شواہد سے ہے
کہ مالک بن سنان نے یوم احد میں آپ کا خون پی لیا اور آپ کے خون کو منہ سے چوسا تھا
آنحضرت صلعم نے مالک بن سنان کو منع نہیں کیا بلکہ اوس خون کے گوارا ہونے کے لئے فرمایا
اور یوں کہا کہ مالک بن سنان نے جو میرا خون پیا ہے اوسکو ہرگز آتش دوزخ نہیں پہونچیگی اور
اسی کی مثل یہ واقعہ ہے کہ آپکی حجامت کا خون عبداللہ بن زبیر نے پی لیا تھا آنحضرت صلعم نے
عبداللہ ابن زبیر کی نسبت فرمایا وَيْلٌ لَّكَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِنْكَ اور آپنے
خون کے پینے کو منع نہیں کیا اور اسی قبیل سے آنحضرت صلعم سے روایت کیا گیا ہے کہ
ایک عورت نے آپکا پیشاب پی لیا تھا آپ نے اوس عورت سے کہا تو اپنی پیٹ کی درد کا شکوہ
عمر بھر نہ کریگی اور جن لوگوں نے آپکا خون یا پیشاب پیا آپنے انکو منہ پاک کرنیکے واسطے نہیں فرمایا
اور نہ اوسکے اعادہ سے ممانعت کی۔

آنحضرت صلعم کے لعاب دہن مبارک کی یہ شان تھی کہ انس رض کے مکان میں ایک کنواں تھا
آپنے اوسمیں لعاب ڈالا اوسکی برکت سے اوس کنوے کا پانی اسقدر میٹھا ہوگیا کہ مدینہ شریف میں
اوس سے زیادہ کوئی کنواں میٹھا نہ تھا اور آپ کے پاس ایک ڈول پانی نکالا گیا آپنے اوس
ڈول سے پانی پیا پھر ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا گیا اوس کنوے سے مشک کی بو مہکنے لگی
احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلعم عاشورے کے دن اپنے دودھ پینے والے بچوں اور حضرت فاطمہ زہرہ
رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلاتے اور اونکے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالتے اور اون

بچونکی ماوٗوں سے فرماتے تھے کہ رات تک ان بچوں کو دودہ نہ پلانا آپ کا لعاب دہن
اون بچوں کو دن بہر کیواسطے کفایت کرتا تہا اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے
عمیرہ بنت مسعود رضہ اور اونکی بہنیں آنحضرت صلعم کے پاس بیعت کیواسطے آئین
اور یہہ پانچ عورتین تہین اونہوں نے آنحضرت صلعم کو خشک گوشت کہاتے ہوئے پایا
جسکو قدید کہتے ہین آنحضرت صلعم نے اونکے واسطے گوشت کا ایک ٹکڑا چبایا اور اونکو دیا
اونمیں سے ہر ایک عورت نے اپنے مُنہ مین چبایا مرنے کے وقت تک اون عورتوں کے
مُنہ مین بدبو نہیں پائی گئی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔
عتبہ رضہ کے جسم پر پتی اچھلی تہی آنحضرت صلعم نے اپنے دستِ مبارک پر لعاب دہن کو
لگا کے پہونکا اور عتبہ کی پیٹھہ پر دست مبارک کو پہیرا عتبہ کے جسم سے زیادہ خوشبو کسی شخص مین
نہیں سونگھی جاتی تہی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حضرت حسن رضہ کو بہات
تشنگی تہی آنحضرت صلعم نے اپنی زبانِ مبارک اونکو دی حضرت حسن نے آپکی زبان مبارک کو چوسا
اور سیراب ہوگئے قاضی عیاض نے شفا مین اپنی سند سے عبدالله بن ابی الحمساء
سے روایت کی ہے کہ بعثت سے پہلے نبی صلعم کے ساتھہ مین نے بیع کی اور باقی چیز کو مین نے آپکے
واسطے رکہہ چھوڑا اور مین نے آپ سے کہا کہ باقی شے کو لیکے آپکی جگہہ پر آتا ہوں مین بھول گیا
اور تین دن کے بعد اسکو یاد کیا مین آیا تو مین نے آپ کو آپکی جاے پر پایا آپ نے فرمایا ای جوان تو نے
مجہہ کو تکلیف دی مین اسجگہہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون۔ حضرت عائشہ رضہ نے روایت
کی ہے کہ رسول الله صلعم کے نزدیک جھوٹ ابغض اشیا سے تہا۔ آنحضرت صلعم کے اہلبیت
اگر کوئی شخص جہوٹ بولتا اور آپ اوسپر مطلع ہوتے اوس شخص سے مُنہ پہیر لیتے تہے یہانتک
کہ وہ شخص جہوٹ سے توبہ کرتا۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازہ

سیدہے نہیں آتے بلکہ دروازہ کے سیدہے یا بائیں بازو سے آتے اور السلام علیکم السلام علیکم
فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت غنیمت آتی آپ اوسی دن اوسکو تقسیم فرما دیتے تھے
جو شخص عیال دار ہوتا اوسکو دو حصے اور جو شخص مجرد ہوتا اوسکو ایک حصہ دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے
پاس جب قیدی لوگ آتے تو تمام اہل بیت کو دیدیتے قیدیوں کے درمیان تفریق ہونے کو مکروہ جانتے تھے
آنحضرت صلعم کے پاس جب کوئی مرد آتا اور آپ اوسکے چہرہ سے بشاشت دیکھتے تو اوسکا ہاتھ
پکڑ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت قبیح نام سنتے تو اوسکو اچھے نام سے بدل دیتے تھے
آنحضرت صلعم تفاول فرماتے اور تطیر نہیں کرتے تھے اور اچھے نام کو دوست رکھتے تھے
آنحضرت صلعم جب کسی آدمی کو اوندھے منہ سوتے ہوئے دیکھتے اور اوس آدمی کے چوتڑ پر
کوئی ڈھانپنے والی شے نہوتی تو اوسکو پاؤں کے اشارہ سے آگاہ کر کے فرماتے تھے کہ اس
وضع پر سونا اللہ تعالے کے نزدیک ابغض ہے۔ آنحضرت صلعم تزویج کے لئے امر فرماتے
اور ترک تزویج سے نہی کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جو شخص مسلمان ہوجاتا اوسکو ختنہ کرنیکے
واسطے امر فرماتے اگرچہ وہ شخص اسی برس کا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے دوڑانیکے
واسطے تیار کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم گھوڑوں کی قسم سے شکال کو مکروہ سمجھتے تھے
شکال کی تفسیر امام عزیزی نے امام مسلم کے طرق حدیث سے یوں کی ہے کہ گھوڑے کے
سیدھے پاؤں اور سیدھے ہاتھ میں سفیدی ہو یا اوسکے سیدھے ہاتھ اور اولٹے پاؤں میں
سفیدی ہو یہ رنگ اسواسطے مکروہ سمجھا گیا ہے کہ گھوڑا اوسکی وجہ سے اسطور سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکے ہاتھ اور پاؤں پر رسی بندھی ہے چلنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کہا گیا ہے کہ اس جنس کا
گھوڑا آزمایا گیا ہو اور اوسمیں نجابت نہو اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اشکل گھوڑا جسوقت
اغر ہو یعنی اوسکی پیشانی پر داغ ہو تو اوسکی وجہ سے کراہت دور ہوجاتی ہے آنحضرت صلعم جسوقت

منبر پر چڑھتے تو اما بعد فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم جس وقت خطبہ پڑھتے تو چھوٹے عصا یا بڑے
عصا پر ٹیکا لگاتے تھے ۔ آنحضرت صلعم بیمار کی عیادت تین دن کے بعد فرماتے تھے آنحضرت صلعم
جب دو شخصوں میں خصومت ہوتی تو ایک خصم کو مہمان نہین کرتے مگر اوسکے ساتھ دوسرے
خصم کو بھی مہمان کرتے تھے آنحضرت صلعم صلہ کے طور پر درمیان آدمیون کے ہدیہ بھیجنے کے
واسطے امر فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم رحم کے قطع کرنیکے واسطے امر فرماتے تھے آنحضرت صلعم
سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو دوست رکھتے تھے آنحضرت صلعم لوگوں کو صدقہ دینے پر برانگیختہ
کرتے اور سوال کرنے سے ممانعت فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم رات میں حضرت ابوبکر
صدیق رض کے ساتھ مسلمانوں کے معاملہ میں باتیں کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم اچھی آس
دیکھنے کو پسند فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم اس مصرع کو پڑھا کرتے تھے مصرع اِشۡتَدِّیۡ اَزۡمَةُ
تَنۡفَرِجِیۡ یعنی شدید ہوجا اے سختی پس شدت کے بعد تجھکو کشائش ہوجائیگی ۔ آنحضرت صلعم
خرید و فروخت کرتے تھے لیکن اکثر آپ خرید کیا کرتے تھے اور قبل نبوت کے آپنے اپنے
نفس کو اجرت میں دیا ہے اور بکریان چرائی ہیں اور حضرت خدیجہ کے واسطے سفر تجارت مین
آپ نے اپنے نفس کو اجرت مین دیا تھا اور آپ رہن اشیا اور بلا رہن کے قرض لیتے تھے
اور لوگون سے عاریت کے طور پر اشیا مانگتے تھے اور لوگون کی ضمانت کرتے تھے اور آپنے
اپنی زمین کو وقف کردیا تھا اور اسی مقام سے زیادہ میں آپ نے حلف کیا ہے اور اللہ تعالے نے
تین جگہون مین حلف کیواسطے آپ کو حکم کیا ہے قُلۡ اِیۡ وَرَبِّیۡ اور قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ اور
قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ آنحضرت صلعم اپنی قسم مین کبھی استثنا کرتے یعنی لفظ انشاء اللہ
کہتے تھے اور کبھی اوسکا کفارہ کرتے اور کبھی قسم میں گذر جاتے یعنی قسم کے موافق کرتے تھے
بعض شاعروں نے آنحضرت صلعم کی مدح کی آپنے اونکو مدح کا اجر دیا اور غیر کے حق مین آپ نے

امر کو منع فرمایا اور شعرای مادحین کے منہ میں خاک ڈالنے کے واسطے امر کیا آنحضرت صلعم حلف
کرتے وقت ان الفاظ سے حلف کرتے تھے والذی نفس محمد بیدہ۔ آنحضرت صلعم کی قسمیں
اکثر لا ومقلب القلوب کے ساتھہ ہوتی تھین۔ آنحضرت صلعم قسم کہانے میں جسوقت کوشش کرتے
تو لا والذی نفس ابی القاسم بیدہ فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم لا ومقلب القلوب
کے ساتھہ قسم کہاتے تھے۔ آنحضرت صلعم قسم کے ساتھہ عہد کرتے تو حانث نہین ہوتے تھے
یہانتک کہ کفارہ قسم کی آیت نازل ہوئی۔ آنحضرت صلعم کے پاس جب کسی جانب سے خبر
پہونچنے میں دیر ہوتی تو طرفہ کی یہہ بیت پڑہتے تھے ویاتیک بالاخبار من لم تزود
اور آنحضرت صلعم اس بیت کو تمثیل کے طور پر پڑہتے تھے کفی بالاسلام والشیب للمرء ناہیا
اور اصل اس مصرعہ کی اسطور ہے کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا آنحضرت صلعم نے
تقدیم اور تاخیر الفاظ کے ساتھہ اس مصرع سے جو تمثل کیا وجہ مذکور سے کیا کہ اللہ تعالی نے
آپکی نسبت فرمایا ہے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ الفاظ کی تقدیم و تاخیر سے
شعر موزون نہیں رہتا شعر کے وصف سے خارج ہوجاتا ہے۔ آنحضرت صلعم پنجشنبہ کے
دن سفر کرنیکو دوست رکہتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی
بی بیون کے درمیان قرعہ ڈالتے جس بی بی کا حصہ قرعہ میں نکلتا آپ اوس بی بی کو اپنے
ساتھہ سفر میں لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم سفر مین لوگون سے پیچھے رہتے اور ضعیف
لوگون کو اپنے ساتھہ آہستہ چلاتے اور ضعیف لوگوں کو اپنے ساتھہ سوار کرلیتے تھے اور اونکے واسطے
دعا فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لیجاتے تھے
اور دو رکعتین پڑہتے پہر حضرت فاطمہ زہرا رض کے پاس جاتے پہر اپنی بی بیون کے پاس
جاتے۔ آنحضرت صلعم رات مین سفر سے اپنے اہل کے پاس نہین آتے تھے آنحضرت صلعم

جسوقت غزا کا ارادہ کرتے تو پنجشنبہ کے دن جانے کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کہ لشکر کو رخصت کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے مال کا خاتمہ اللہ تعالی کے سپرد کرتا ہوں۔ آنحضرت صلعم جسوقت سریہ یا صحابی کو بھیجتے تو اول دن میں بھیجتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کسی سردار کو بھیجتے تو اوس سے فرماتے تھے کہ خطبہ چھوٹا پڑھنا اور باتیں کم کرنا فَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔
آنحضرت صلعم جسوقت غزوہ کا ارادہ کرتے تو دوسری بات سے اوسکا توریہ کرتے تھے یعنی غزوہ کے جانے کو مخفی رکھتے اظہار نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو دشمن کے ساتھ وقت لڑائی کے مقابلہ کرنا پسند تھا۔ آنحضرت صلعم لڑائی کے وقت شور کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔
آنحضرت صلعم عید کے دن جسوقت ایک راستہ سے نکلتے تو دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے آنحضرت صلعم پر جسوقت وحی نازل ہوتی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اسوقت اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے اور جسوقت وحی سے فارغ ہوتے تو سر مبارک کو اوٹھاتے تھے۔
آنحضرت صلعم جبکہ رمضان کا مہینہ آتا تو تمام قیدیوں کو چھوڑ دیتے اور ہر ایک سائل کے ساتھ عطا کرتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت رمضان کا مہینہ آتا تو اپنی ازار کو مضبوط کرتے اور سلخ تک کسی بی بی کے پاس نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا رنگ جسوقت رمضان آتا تو متغیر ہوجاتا تھا اور آپ نماز کی زیادتی کرتے تھے اور دعا میں نہایت عاجزی کرتے تھے اور آپکا رنگ مثل شفق کی ہوجاتا تھا۔ آنحضرت صلعم جبکہ رمضان کے دس دن اخیر آتے تو اپنی ازار کو مضبوط باندھتے اور رات بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو شب بیداری کیواسطے جگاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب مقیم ہوتے تو رمضان کے اخیر دس دنمیں اعتکاف کرتے اور جسوقت رمضان کے مہینہ میں سفر میں ہوتے تو آیندہ سال بیس دن اعتکاف فرماتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت جمعہ کی رات ہوتی تو دعا کرتے تھے کہ یہ رات دشمن ہے اور دن ... آنحضرت صلعم کا جاڑوں کا موسم آتا تو جمعہ

کی رات میں مکان میں تشریف لیجاتی اور جبکہ گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات میں مکان سے باہر آجاتے تھے امام بربری نے
اس حدیث کی معنی میں کہا ہے کہ ظاہر یہہ مطلب ہے کہ آدمیوں کی عادت سے یہہ بات ہے کہ
جاڑوں میں اپنے مکانوں میں چلے جاتے ہیں اور گرمی کے دنوں میں مکانوں سے باہر
نکل آتے ہین۔

فصل دوسری

بعض اذکار اور ان دعاؤں کے بیان میں جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خاص اوقات میں پڑھا کرتے تھے

آنحضرت صلعم جسوقت دعا مانگتے تو آپ دونوں ہاتوں کا رخ اپنی طرف رکہتے اور
جسوقت استعاذہ کرتے تو دونوں ہاتوں کی پیٹہہ کو اپنی طرف رکہتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو
جسوقت کوئی تکلیف پہونچتی تو آپ ہاتون کو اسقدر اوٹہا کے دعا مانگتے تھے کہ دونون
بغلوں کی سفیدی دکہتی تہی۔ آنحضرت صلعم جسوقت دعا مانگنے کے واسطے ہاتہہ اوٹہاتے
جبتک ہاتوں کو منہ پر نہین پہیرتے تو ہاتون کو نیچے نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب کسی کو
یاد کرتے تو اوسکے لئے دعا مانگتے تھے اور دعا اپنے نفس کے ساتہہ شروع کرتے تھے۔
آنحضرت صلعم جب کسی کے واسطے دعا مانگتے تو اوسکی بیٹے پوتی اور اوس کیواسطے دعا مانگتے تہے۔
آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ تہی آپ سے اس
دعا کی وجہ دریافت کی گئی تو آپنے فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں ہے کہ اوسکا دل اللہ تعالی کی دو انگلیوں کے
درمیان ہو اللہ تعالی جسکے دل کو چاہتا ہے راستی پر قائم رکہتا ہے اور جسکو دل کو چاہتا ہے
راستی سے پہیر دیتا ہے آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یون تہی رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ
فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آنحضرت صلعم جہد البلا اور درک شقا اور سوء قضا
اور شماتت اعدا سے استعاذہ فرماتے تہے آنحضرت صلعم پانچ چیزوں سے استعاذہ کرتی تہی

نامردی اور بخل اور بڑی عمر جواری کے ساتھہ گذر سے اور سینہ کی فساد کی باتوں اور عذاب قبر اور شیاطین اور نظر انسان سے اعوذ پڑہتے تھے یہانتک کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں نازل ہوئیں آپ نے ان دونوں کا پڑہنا اختیار کیا اور ماسوا کو چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلعم مرگ ناگہانی سے اعوذ پڑہتے تھے آنحضرت صلعم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مرنے سے پہلے بیمار ہوں۔ آنحضرت صلعم صبح وشام یہ دعائیں پڑہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَیْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْرِیْ مَا یَفْجَؤُهُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی آنحضرت صلعم صبح وشام یہ دعا پڑہتے تھے اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَدِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ آنحضرت صلعم کو جسوقت غم یا تکلیف پہونچتی تو یہ دعا پڑہتے تھے حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ وَحَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ آنحضرت صلعم فکر کے وقت آسمان کیطرف سر اوٹھا کے فرماتے تھے سبحان اللہ العظیم اور جسوقت دعا مانگنے میں کوشش کرتے تو یاحی یاقیوم کہتے تھے آنحضرت صلعم کو جب کسی غم اور فکر ہوتی تو یاحی یاقیوم برحمتک استغیث پڑہتے تھے۔ آنحضرت صلعم سختی کے وقت یوں دعا مانگتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ آنحضرت صلعم کو جب کسی شے سے ڈر ہوتا تو اللہ اللہ ربی لا شریک لہ کہتے تھے۔ آنحضرت جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یوں کہتے تھے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔ آنحضرت صلعم کو جب کوئی کام درپیش آتا تو اوسکو اللہ تعالے عزوجل کے تفویض کرتے اور حول وقوت سے

بیزار ہوتی اور اللہ تعالے سے ہدایت چاہتے اور ہدایت کی پیروی اختیار کرتے اور گمراہی سے دوری چاہتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی بات سے خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی شکر کے واسطے سجدہ مین گرتے۔ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے مکاں سے باہر نکلتے تو بِسْمِ اللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتے تھے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے مکان سے باہر نکلتے تو اسطورسے کہتے تو بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلعم مسجد مین داخل ہوتے وقت یوں پڑھتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی اس دعا کو پڑھیگا تمام دن آفات سے محفوظ رہیگا۔ آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جسوقت مسجد سے باہر نکلتے تو اسطورسے فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اس حدیث کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے آنحضرت صلعم مسجد مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ اللہم صل علی محمد وازواج محمد پڑھتے تھے اس حدیث کو انس رضی نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت بازار مین جاتے تو اسطورسے فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ آنحضرت صلعم بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یوں دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بیت الخلاء سے
نکلتے وقت اسطورسے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَهٗ
وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ آنحضرت صلعم قبرستان مین جاتے وقت اسطورسے فرماتے تھے
اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِیَةُ وَالْاَبْدَانُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ الَّتِیْ
خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَهِیَ بِاللّٰهِ مُؤْمِنَةٌ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَیْهِمْ رَوْحًا مِّنْكَ وَ
سَلَامًا مِّنَّا ارواح فانیہ اور اجساد فانیہ سے ہے اور روح معنی وسعت آنحضرت صلعم
قبروں کے نزدیک گذرتے وقت فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ آنحضرت جسوقت میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اوسکی قبر
کے پاس کھڑے ہوئے لوگوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے واسطے مغفرت طلب کرو اور اوسکے
لیے دعا مانگو کہ وہ اپنے ایمان پر ثابت رہے اسلیئے کہ اسوقت مین اوس سے سوال
کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت جنازہ کے ساتھ چلتے تو آپ کا کرب زیادہ ہوجاتا
اور آپ اور باتیں کم کرتے اور اپنے نفس کی باتوں کی کثرت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم عورتوں کو
جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب میت کے اقارب کو تعزیت دیتے
تو اسطورسے فرماتے تھے یَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیُؤْجِرُكُمْ اللہ تعالی میت پر رحم کرے اور
تمکو اجر دے۔ آنحضرت صلعم جب کسی کو تہنیت دیتے تو اسطور سے فرماتے تھے بَارَكَ
اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَیْكُمْ۔ آنحضرت صلعم جب کسی بیمار کے پاس عیادت کیواسطے
جاتے تو اسطورسے فرماتے تھے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آنحضرت صلعم کے
پاس جب کوئی قوم صدقہ لیکر آتی تو آپ اللہم صل علی آل فلان فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ
اَصُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔ آنحضرت صلعم جسوقت غزا کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِيْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ آنحضرت صلعم جسوقت
جہاد یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر بلند جا پر تین تین تکبیریں کہتے اور اسطور سے
فرماتے تھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ آنحضرت صلعم
جب رجب کا مہینا آتا تو اسطور سے دعا مانگتے تھے اللهم بارک لنا فی رجب و شعبان و
بلغنا رمضان ۔

آنحضرت صلعم جسوقت موذن کی اذان سنتے جس طرح موذن کہتا اوسی طرح آپ بھی کہتے
موذن جسوقت حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح پر پہونچتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ فرماتے تھے
آنحضرت صلعم جسوقت سنتے کہ موذن اشہد کہتا ہے تو آپ وانا انا فرماتے تھے آنحضرت صلعم
جسوقت موذن کی اذان سنتے کہ وہ حی علی الفلاح کہتا ہے آپ اللهم اجعلنا مفلحين فرماتے تھے
آنحضرت صلعم جسوقت بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ
هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً آنحضرت صلعم جس چیز کو دوست رکھتے اوسکو
جب دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور
جسوقت کسی مکروہ شے کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ آنحضرت رعد اور بجلی کی آواز سنتے وقت یوں فرماتے تھے
اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ آنحضرت صلعم

حسوقت رعد کی آواز سنتے تو اسطور سے فرماتے ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ آنحضرت صلعم
حسوقت بارش کو دیکھتے تو یوں کہتے تہے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔ آنحضرت صلعم حسکہ بارش کی بعد سیلاب جاری ہوتا
تو لوگون سے فرماتی کہ ہماری ہمراہ صحرا کی طرف چلو اسد تعالیٰ نی صحرا کو پاک کیا ہی ہم اوس سے طہارت کریں اور اللہ تعالیٰ
کی اس رحمت کا شکرادا کریں آنحضرت صلعم حسوقت تمامی ہوا زور سے چلتی تو یوں دعا فرماتی تہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِھَا آنحضرت صلعم حسوقت شدت سے ہوا چلتی تو یون دعا مانگتی تہی
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَقْحًا لَا عَقِیْمًا جیسے اونٹ کے لقحہ ہین وہ دودھ ہوتا ہے ایسے ہی وہ ہوا ہی
پانی رسائے۔ آنحضرت صلعم حسوقت آندہی چلتی تو فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا
وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ
بِہٖ۔ اِس حدیث کو حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔

ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ حسوقت ہوا کا غلبہ ہوتا اور جس جانب سے
ہوا آتی آنحضرت صلعم اوسکے سامنے آتے اور اپنے دونون زانوں پر بیٹہہ جاتے اور دونوں
ہاتہہ اٹہاتی اور اسطور سے دعا مانگتے تہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ
مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا
وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا۔ آنحضرت صلعم حسوقت ہلال کو دیکھتے تو یوں کہتے تہے ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ
اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ پہر اسطور سے فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا
آنحضرت صلعم حسوقت ہلال کو دیکھتے تو یوں فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ
وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ اور ایک روایت میں لفظ یمن
کی جاہی لفظ امن واقع ہوا ہے۔ آنحضرت صلعم کا آخر کلام مبارک الصلوة الصلوة اتقوا اللہ
فیما ملکت ایمانکم تہا۔

آخر جو بات رسول اللہ صلعم نے کہی یہہ تھی قاتل اللہ الیہود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد لایبقین دینان بارض العرب۔ آخر وہ بات کہ آنحضرت صلعم نے اوسکے ساتھ تکلم فرمایا یہہ تھی جلال ربی الرفیع فقد بلغت اسکے بعد آپ نے رحلت فرمائی۔

فصل تیسری

رسول اللہ صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جوامع الکلم کا بیان

یہہ تین سو تیرہ احادیث رسل کرام اور اہل بدر کی تعداد کے موافق ہین کہ اسلام کے درخشان آفتاب ہیں ان احادیث کو مین نے شفار قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی اور جامع صغیر اور درر منتثرہ مولفہ امام حافظ سیوطی اور کنوز الحقائق اور طبقات الاولیا مولفہ امام مناوی سے انتخاب کیا ہے گروہ موافقین اور مخالفین مسلمین اور غیر مسلمین کو یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق افصح الناس تھے اس بات مین کسی نے خلاف نہیں کیا وہ جملہ احادیث حروف تہجی پر ترتیب دی گئی ہین۔

حرف الہمزہ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اُوتِیتُ جَوَامِعُ الکَلِم مین جوامع الکلم دیا گیا ہون جوامع الکلم وہ احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں کہ اونکے الفاظ فصیح وبلیغ نہایت درجہ ہیں اور الفاظ قلیل اور اونکے معنی کثیر ہیں۔

اِتَّقِ اللّٰہَ فِیمَا تَعْلَمُ اللہ تعالی سے اوس امر مین ڈر جسمین تجھکو علم ہے۔ اِتَّقِ اللّٰہَ فِی عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ عسرت اور آسانی مین اللہ تعالی سے ڈر۔ اِتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّہَمِ تہمتون کی جگہوں سے بچو اَتَمُّکُمْ عَقْلًا اَشَدُّکُمْ مِنَ اللّٰہِ خَوْفًا تم لوگون میں کامل عقل والا وہ ہے جو اللہ تعالی سے خوف کرنے میں تم سے اشد ہے۔ اِجْتَنِبِ

اَلْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ شراب سے احتساب کر واسلئے کہ شراب تمام شروں کی کنجی ہے
اَلْاَجْرُ عَلٰی قَدْرِ النَّصَبِ اجر رنج اور سختی کی مقدار پر ہے اَجْمِلُوْا فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا
فَاِنَّ كُلًّا مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ طلب دنیا میں اجمال کرو اسلئے کہ تمام میسر ہے اوس چیز کی لئے
کہ پیدا کیا گیا ہے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ
یَرَاكَ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالی کی عبادت اسطور سے کر گویا کہ تو اوسکو دیکھہ رہا ہے
پس اگر تو اوسکو نہیں دیکھتا ہی تو اسطور سے عبادت کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہے غرض نماز میں حضوری چاہئے
اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے اَخْرِنْ لِسَانَكَ اِلَّا
مِنْ خَیْرٍ اپنی زبان کو روک مگر خیر سے نہ روک اَخْلِصِ الْعَمَلَ یُجْزِكَ مِنْهُ الْقَلِیْلُ
عمل کو خالص کر عمل سے تھوڑا تجھکو کفایت کریگا اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَ
لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ جسنے تجھکو امانت دی تو اوسکو ادا کر اور جسنے تیرے ساتھہ خیانت کی
تو اوسکی خیانت مکر اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ میرے رب نے مجھکو ادب سکھلایا پس
میری تادیب احسن کی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا زَهَّدَهٗ فِی الدُّنْیَا وَبَصَّرَهٗ
بِعُیُوْبِ نَفْسِهٖ وَفَقَّهَهٗ فِی الدِّیْنِ اللہ تعالی جسوقت کسی بندہ کے ساتھہ نیکی کا ارادہ
کرتا ہے تو دنیا میں اوسکو زاہد بنا تا ہی اور اوسکے نفس کے عیوب پر اوسکو بینا کرتا ہے اور دین کے
امور میں سمجھہ دیتا ہے اِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ جسوقت تونے برائی کی پس نیکی کر اِذَا
لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جسوقت تونے حیا نہیں کی پس جو تو چاہے وہ کر
اِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ عَمِیَ الْبَصَرُ جسوقت قضا اوترتی نظر اندہی ہوگئی اِرْحَمُوْا
تُرْحَمُوْا رحم کرو تم پر رحم کئے جاؤگے اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا
اَیْدِی النَّاسِ یُحِبَّكَ النَّاسُ دنیا میں زہد اختیار کر اللہ تعالی تجھکو دوست رکھیگا

اور جو کچھ آدمیوں کے ہاتھہ میں ہے اوس سے ہر آدمی تجہ کو دوست رکھیگا اِسْتَعِیْنُوْا
عَلَے الْحَاجَاتِ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ اپنی حاجتوں میں مخفی طور سے
استعانت چاہو اسلئے کہ ہر ایک صاحب نعمت محسود ہوتا ہے۔ اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی کُلِّ
صَنِیْعَۃٍ بِاَھْلِھَا ہر کام پر اوسکے اہل سے استعانت چاہو اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ وَاِنْ
اَفْتَوْکَ اپنے دل سے فتویٰ طلب کر اگرچہ لوگون نے تجھکو فتویٰ دیا ہو اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام قبول کر سلامت ہو اِسْمَحْ یُسْمَحْ لَکَ بخشش کر تیرے ساتھہ بخشش کیجائے
اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہین
پس تم جس کسی کے ساتھہ اقتدا کروگے ہدایت پاوگے اَعْجَلُ الْاَشْیَاءِ عُقُوْبَۃً
اَلْبَغْیُ زیادہ عجلت کرنیوالی از روے عقوبت کے بغاوت ہے اَعْدٰی عَدُوِّکَ
نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ دشمن تر دشمن کا تیرا وہ نفس ہے کہ تیری دونوں پسلیوں کے
درمیان ہے اَعْظَمُ النَّاسِ خَطَایَا اَکْثَرُھُمْ خَوْضًا بِالْبَاطِلِ خطاؤن مین اعظم الناس
وہ شخص ہے جو آدمیون سے زیادہ تر باطل امر مین خوض کرتا ہے۔ اَعْظَمُ النَّاسِ
خَطَایَا اللِّسَانُ الْکَذُوْبُ خطاؤن مین اعظم الناس جہوٹ بولنے والی زبان ہے
اَعْمَی الْعَمٰی الضَّلَالَۃُ بَعْدَ الْھُدٰی زیادہ تر اندہاپن وہ گمراہی ہے کہ بعد ہدایت کے ہو
اِعْمَلْ لِوَجْہٍ وَاحِدٍ یَکْفِکَ الْوُجُوْہُ کُلُّھَا ایک جہت کے ساتھہ عمل کر کل جہتین
اوسکی تجھکو کفایت کرینگی اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ سُرُوْرٌ تُدْخِلُہٗ عَلٰی مُسْلِمٍ افضل اعمال کی
وہ خوشی ہے کہ تو مسلمان کو وہ خوشی پہونچاے اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْعِلْمُ بِاللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے
ساتھہ علم افضل اعمال کا ہے۔ اَفْضَلُ الْجِھَادِ اَنْ تُجَاھِدَ نَفْسَکَ وَھَوَاکَ
افضل جہاد کا یہہ ہے کہ تو اپنے نفس اور خواہش کے ساتھہ جہاد کرے۔

اِقْتَصِحُوا وَاصْطَلِحُوا یہ ارشاد مثل کے طور پر ہے یعنی رسوا ہو کر صلح کی اَفْضَلُ الدِّیْنِ
اَلْوَرَعُ افضل دین کا ورع ہے اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ
افضل صدقہ کا نادار کی کوشش ہے پس ابتدا کر خیر میں اوسکے ساتھہ کہ تو اوسکی عیالداری
کرتا ہے اَفْضَلُ النَّاسِ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ افضل آدمیوں کا وہ شخص ہے
کہ اللہ تعالی کیواسطے زیادہ تر تقوی والا ہے اور صلہ رحمی مین آدمیوں سے زیادہ ہے اَفْلَحَ
مَنْ رُزِقَ لُبًّا فلاحیت پائی اوس شخص نے کہ عقل اوسکو دیگئی اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ
نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ اخراجات میں
میانہ روی کرنا نصف معیشت ہے اور باہم محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھے طور سے
سوال کرنا نصف العلم ہے اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ
اللہ تعالی بندہ کی مدد کرتا ہے جبتک کہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد مین رہتا ہے
اُمُّهَاتُ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا مَا حَسَّنَهُ الْاِسْلَامُ جاہلیت کے امر کو مین دور کرتا ہون
مگر وہ چیز کہ اسلام نے اوسکو پسندیدہ کیا ہے مین اوسکو دور نہیں کرتا۔ اُمِرْنَا اَنْ نُكَلِّمَ
النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ ہم اس بات پر امر کئے گئے ہین کہ آدمیوں سے اونکی عقل کے
موافق کلام کرین اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً مُهْدَاةً بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَخَفْضِ
اٰخَرِيْنَ تحقیق اللہ تعالی نے مجھکو ہدیہ رحمت کر کے مبعوث کیا ہے مین ایک قوم کے بلند کرنے
اور دوسری قوم کے پست کرنے کے واسطے مبعوث کیا گیا ہون اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ
عَنِ النِّسْيَانِ وَمَا اُكْرِهُوْا عَلَيْهِ اللہ تعالی نے میری امت کے نسیان کو معاف کیا ہے
اور جس چیز سے وہ مجبور کئے گئے ہیں اور وہ اونسے صادر ہوئی اوسکو بھی اللہ تعالی نے
معاف کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ اللہ تعالی نے عمر کے

رہا اور دل پر حق کو گردانا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَصُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ولیکن تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوْرِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَہَا اللہ تعالیٰ بڑے کاموں کو دوست رکھتا ہے اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ بِالْاَمْرِ کُلِّہٖ اللہ تعالیٰ تمام امر میں نرمی کو دوست رکھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُنَزِّلُ الرِّزْقَ عَلٰی قَدْرِ الْمُؤْنَۃِ اللہ تعالیٰ مؤنت کے موافق رزق اوتارتا ہے اِنَّ اَخْسَرَ النَّاسِ صَفْقَۃً مَّنْ اَذْہَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ تحقیق زیادہ ٹوٹے والا معاملہ میں آدمیوں میں وہ شخص ہے کہ اوسکی آخرت کو غیر کی دنیا لے گئی ہو اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ دین آسانی ہے ہرگز شدت نہیں کی کسی سے دین میں مگر دین اوس پر غالب ہوا اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت ہے اِنَّکَ لَمْ تَدَعْ لِلّٰہِ شَیْئًا اِلَّا عَوَّضَکَ اللّٰہُ خَیْرًا مِّنْہُ تحقیق تو نے نہیں چھوڑی کوئی شے اللہ تعالیٰ کیواسطے مگر اللہ تعالیٰ نے اوسکا عوض تجھکو اوس سے بہتر دیا اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْہُمْ بِاَخْلَاقِکُمْ تم لوگ ہرگز ہرگز اپنے مال سے آدمیوں کو وسعت نہیں دے سکو گے اپنے اخلاق سے آدمیوں کو وسعت دو اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا تحقیق صاحب حق کیواسطے مقال ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سوا اسکے نہیں ہے کہ اعمال نیت کے ساتھ ہیں اِنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ تَرَاضٍ سوا اسکے نہیں ہے کہ بیع رضامندی سے ہے اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَاِنَّمَا الْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ سوا اسکے نہیں ہے کہ علم سیکھنے سے آتا ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ حلم حلیم بنانے سے ہوتا ہے اِنَّمَا الْمَرْءُ بِخَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرِ الْمَرْءُ مَنْ یُّخَالِلُ سوا اسکے نہیں ہے کہ

آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوتا ہے پس آدمی کو چاہیے کہ دیکھے کس کو دوست کہتا ہے
اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا تحقیق بعض بیاں سے البتہ جادو ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ
وَعَلِیٌّ بَابُهَا میں علم کا شہر ہوں اور علی رضا اوس شہر کا دروازہ ہیں اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ
تو اور تیرا مال تیرے باپ کیواسطے ہیں اِنْ تَفْعَلِ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ اگر تو نیکی کریگا تو تیرے واسطے
خیر ہے اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ آدمیوں کو اونکے منازل میں اوتارو اُنْظُرْ فَاِنَّمَا
هُوَ جَنَّتُکَ وَنَارُکَ دیکھہ تو تیرا امر تیری بہشت اور تیری دوزخ ہے اَنْهَاکُمْ عَنْ قِیْلَ
وَقَالَ وَکَثْرَةِ السُّؤَالِ قیل و قال اور زیادہ سوال کرنے سے تمکو منع کرتا ہوں اَلْاِسْلَامُ
حُسْنُ الْخُلْقِ اسلام اچھا خلق ہے اَلْاِسْلَامُ یَجُبُّ مَا قَبْلَهٗ وَالْهِجْرَةُ تَجُبُّ مَا
قَبْلَهَا اسلام اوس چیز کو قطع کرتا ہے کہ اسلام سے پہلے تہی اور ہجرت اوس چیز کو قطع کرتی
کہ ہجرت سے پہلے تہی اَلَا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ آگاہ ہو کہ
مخلوق کی طاعت خالق کی معصیت میں نہیں ہے اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی اسلام
غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں کیا جاتا اِیَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی دعا سے ڈر
اِیَّاکَ وَقَرِیْنَ السُّوْءِ فَاِنَّکَ بِهٖ تُعْرَفُ بدہم صحبت سے ڈر اسلیے کہ تو اوسکے ساتھ
پہچانا جاتا ہے اِیَّاکَ وَالْخِیَانَةَ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ خیانت سے بچ اس لیے کہ
خیانت برا راز دار ہے اِیَّاکَ وَمَا یَسُوْءُ الْاُذُنَ جو بات کانوں کو بری معلوم ہوتی ہے
اوس سے بچ اِیَّاکُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ گہوڑے کی سبزی سے بچو یعنی جو عورت ذلیل
اور حسین اوس سے بچو اوسکے حسن سے فریب نہ کہاؤ اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ
فِی الشُّکْرِ وَنِصْفٌ فِی الصَّبْرِ ایمان دو حصہ ہیں ایک حصہ شکر میں ہے اور ایک حصہ
صبر میں ہے۔

حرف الباء

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ
النَّاسُ نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے کہ تیرے سینہ مین کھٹکے اور گناہ وہ ہے
کہ اوسپر آدمیون کے مطلع ہونے کو تو مکروہ سمجھے بَرُّوْا اٰبَائَکُمْ تَبَرَّکُمْ اَبْنَائُکُمْ
وَعِفُّوْا تَعِفَّ نِسَائُکُمْ اپنے باپون کے ساتھہ نیکی کرو تمہارے ساتھہ تمہارے بیٹے
نیکی کرین اور تم لوگ عفت اختیار کرو تاکہ تمہاری عورتیں عفت کرین بُعِثْتُ بِمُدَارَاتِ
النَّاسِ آدمیوں کے ساتھہ مدارات کرنیکے واسطے مین مبعوث کیا گیا ہوں اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی
الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ مدعی پر گواہ پیش کرنا ہے اور قسم انکار کرنیوالے پر ہے

حرف التاء

تَرْکُ الشَّرِّ صَدَقَۃٌ شر کا چھوڑ دینا صدقہ ہے تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْکَ
فِی الشِّدَّۃِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ وَمَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ
لِیُخْطِئَکَ وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا آسایش کی حالت مین اللہ تعالیٰ کو پہچان سختی کی حالت مین اللہ تعالیٰ تجھکو پہچانیگا
اور جان تو کہ جو چیز تجھکو نہین پہونچی وہ نہین پہونچنے والی تھی اور جو چیز تجھکو پہونچی وہ چیز
تجھسے خطا کرنے والی نہیں تھی اور تحقیق نصرت صبر کے ساتھہ ہے اور کشایش سختی کے
ساتھہ ہے اور تحقیق عسرت کے ساتھہ آسانی ہے تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَۃِ بی بی کا غلام
ہلاک ہو جیو تَمَسَّکُوْا بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عروۃ وثقی کے ساتھہ
تمسک کرو عروہ وثقی قول لا الہ الا اللہ ہے تَهَادُوْا وَتَحَابُّوْا باہم تحفہ بھیجو اور آپس میں
دوست بنجاؤ۔

حرف الثاء

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ تین باتیں جس شخص مین وہ تین باتیں ہیں اوسنے ایمان کی حلاوت پائی ایک یہ بات ہے کہ اللہ تعالے اور اللہ تعالی کا رسول دونوں اوسکے نزدیک ماسوا دونون کے دوست تر ہون دوسری یہ بات ہے کہ آدمی کو دوست رکھے اور اوسکو دوست نہ رکھے مگر اللہ تعالی کیواسطے تیسری بات ہے کہ کفر مین لوٹ آنیکو مکروہ جانے پیچھے اسکے کہ اللہ تعالے نے اوسکو کفر سے نکالا ہے جیسا کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ دوزخ مین ڈالا جائے ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ تین باتین جس شخص مین ہونگی اللہ تعالی اوسکے ساتھہ آسانی سے محاسبہ کریگا اور اپنی رحمت سے اوسکو جنت مین داخل کریگا ایک یہہ بات ہے کہ جسنے تجھکو محروم کیا اوسکے ساتھہ تو عطا کرے دوسری یہہ جسنے تیرے ساتھہ ظلم کیا اوسکو ساتھہ عفو کرے تیسری یہہ ہے کہ جسنے تجھہ سے قطع رحم کیا تو اوسکے ساتھہ صلہ رحمی کرے ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ خَشْيَةُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ هَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ تین چیزین نجات دینے والی ہین اللہ تعالی کا خوف باطن اور ظاہر مین دوسرے رضا اور غضب مین عدل کرنا تیسرے فقر اور غنا کی حالت مین میانہ روی اختیار کرنا اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہین ہوی اتباع کی گئی دوسرے بخل اطاعت کی گئی تیسرے غرور

مرد کا اپنی ذات کے ساتھہ۔

حرف الجیم

اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ وَالرَّفِیْقُ قَبْلَ الطَّرِیْقِ پہلے مکان سے ہمسایہ کا ڈہونڈہنا اور پہلے سفر سے رفیق کو تلاش کرنا جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ خشک ہوگیا قلم ساتھہ اوس چیز کے کہ تو اوسکے ساتھہ ملنے والا ہے اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ متفق رہنا خدا کی رحمت ہے اور باہم جدائی کرنی عذاب ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ بہشت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

حرف الحاء

حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کا راس ہے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ خدا کے معاملہ میں محبت اور خدا کے معاملہ میں بغض فضل اعمال کا ہے حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ محبت شے کی تجھکو اندہا اور بہرا کردیتی ہے اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ جنگ مکر اور فریب ہے اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے حَسْبُکَ بِالصِّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ دَاءً کافی ہے تجھکو صحت اور سلامتی از روی بیماری کے یعنی ہمیشہ تندرست رہنا ایک بیماری ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت مکارہ کے ساتھہ ڈہانپی گئی ہے اور دوزخ شہوات کے ساتھہ ڈہانپی گئی ہے اَلْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حکمت مومن کی گم کی ہوئی شے ہے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے۔

حرف الخاء

خُذِ الحِكْمَۃَ وَلَا یَضُرُّکَ مِنْ اَیِّ وِعَاءٍ خَرَجَتْ حکمت کو لے حکمت تجھ کو
ضرر نہیں دے گی کسی ظرف سے نکلی ہو خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ اِلَّا فِیْ مُؤْمِنٍ
اَلسَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ دو خصلتیں ہیں کہ وہ جمع نہیں ہوتیں مگر مومن میں جمع ہوتی ہیں ایک
سخاوت دوسری حسن اخلاق خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔
دو خصلتیں ہیں کہ مومن میں جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسری بدخلقی اَلْخَلْقُ کُلُّھُمْ عِیَالُ
اللّٰہِ وَاَحَبُّھُمْ اِلَی اللّٰہِ اَنْفَعُھُمْ لِعِیَالِہٖ مخلوق تمام اللہ تعالی کی عیال ہے اللہ تعالی کے
نزدیک مخلوق سے زیادہ دوست وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کی عیال کے واسطے زیادہ نفع رساں ہو
یا اپنی عیال کو زیادہ نفع پہونچاتا ہے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا اچھا امور کا میانہ روی ہے
خَیْرُ الرِّزْقِ مَا لَا یُطْغِیْکَ وَلَا یُلْھِیْکَ اچھا رزق وہ ہو کہ تجھکو طغیان و راہ دین نہیں چھڑاتا ہے
خَیْرُ الْعَمَلِ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ نیک عمل یہ ہے
کہ تو دنیا کو چھوڑے اور تیرے زبان اللہ تعالی کے ذکر سے تر و تازہ ہو خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ
لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ اچھا شخص تم لوگوں سے وہ ہے کہ اپنے اہل کے واسطے
اچھا ہے اور میں اپنے اہل کے واسطے تم لوگوں سے اچھا ہوں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ
مِنْ بَعْدِیْ اچھا تم لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میرے اہل کے واسطے میرے بعد اچھا ہے
خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ اچھا آدمیوں کا وہ شخص ہے کہ آدمیوں کے واسطے زیادہ نفع ہے

حرف الدال

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَالدَّالُ عَلَی الشَّرِّ کَفَاعِلِہٖ خیر پر رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والے کی
مانند ہے اور شر پر رہنمائی کرنے والا شر کرنے والے کی مانند ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ دعا خلاصہ

عبادت سے دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِیْنَۃٌ وَّالْکِذْبَ
رِیْبَۃٌ جو چیز تجھکو اوس چیز کے شک کیطرف لیجاتی ہے کہ وہ چیز تجھکو شک مین ڈالتی ہے اوسکو چھوڑ دے
تحقیق صدق طمانیت ہے اور کذب شک ہے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْجَنَّۃُ الْکَافِرِ
دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور کافر کی جنت ہے اَلدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاکُلُ مِنْھَا الْبَرُّ
وَالْفَاجِرُ وَالْاٰخِرَۃُ وَعْدٌ صَادِقٌ یَحْکُمُ فِیْھَا مَلِکٌ عَادِلٌ یُحِقُّ الْحَقَّ وَیُبْطِلُ
الْبَاطِلَ فَکُوْنُوْا اَبْنَاءَ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا اَبْنَاءَ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلَّ اُمٍّ یَتْبَعُھَا وَلَدُھَا
دنیا موجود مال ہے اوس سے نیک اور بدکردار دونون کہاتے ہین اور آخرت سچا وعدہ ہے
آخرت مین بادشاہ عادل حکم کریگا حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کریگا تم لوگ آخرت کے
بیٹے ہوجاؤ اور دنیا کے بیٹے نہ ہو اسلئے کہ ہر ایک مان کا بیٹا مان کے پیچھے ہوتا ہے۔
اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِھَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی اچھا
متاع نیک عورت ہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ دنیا آخرت کا کہیت ہے دُوْرُوْا
مَعَ کِتَابِ اللّٰہِ حَیْثُ مَا دَارَ پہر جاؤ تم کتاب اللہ کے ساتھہ جس طرف کہ کتاب اللہ پہر جائے
اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ دین نصیحت ہے دِیْنُ الْمَرْءِ عَقْلُہٗ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَہٗ لَا عَقْلَ لَہٗ
دین مرد کا اوسکی عقل ہے جس مرد کا دین نہین ہے اوسکے واسطے عقل نہین ہے۔

حرف الذال

ذِکْرُ اللّٰہِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ اللہ تعالی کا ذکر دلون کی شفا ہے اَلذَّنْبُ لَا یُنْسٰی
وَالْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ گناہ نہین بہولا جاتا اور نیکی پرانی
نہین ہوتی اور دیان کو موت نہین ہے پس ہوجیسا کہ توچاہتا ہے ذَھَبَ حُسْنُ
الْخُلُقِ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اچھے خلق والا شخص دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا

ذوالوجہین لا یکون عند اللہ وجیہاً مناوق اسد تعالی کے نزدیک جیہ نہیں

حرف الراء

رَاسُ الحِکمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ اسد تعالی کا خوف راس الحکمۃ ہے رَاسُ الدِّینِ الورع پرہیزگاری اس دین کا ہے رَاسُ العَقلِ بَعدَ الایمَانِ التَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ راس عقل ایمان لے بعد آدمیوں کے ساتھ محبت رکھنا ہے رَحِمَ اللہُ عَبدًا قَالَ خَیرًا فَغَنِمَ اَوسَکَتَ فَسَلِمَ اوس بندہ پر خدا رحم کرے کہ اوسنے نیک بات کہی اس غنیمت جانا گیا یا چپ رہا اس سلامت ہوا رِضًی یَتَّ لِاُمَّتِی مَا رَضِیَ اللہُ لَہَا جس چیز میں میری امت کیواسطے اسد تعالی کی مرضی ہے مین اوس سے خوشنود ہون رِیَاضُ الجَنَّۃِ المَسَاجِدُ جنت کے باغات مسجدین ہیں۔

حرف الزاء

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا فاصلہ کے ساتھ ملاقات کر از روئے محبت کے زیادہ ہوگا یعنی تیری محبت زیادہ ہوگی۔

حرف السین

اَلسَّعِیدُ مَن وُعِظَ بِغَیرِہٖ سعید وہ شخص ہے کہ دوسرے سے نصیحت پذیر ہوا یعنی غیر شخص کی نسبت نصیحت کو سنکر متنبہ ہوجائے سَیِّدُ القَومِ خَادِمُہُم سردار قوم کا قوم کا خادم ہے اَلسُّیُوفُ مَفَاتِیحُ الجَنَّۃِ تلوارین بہشت کی کنجیاں ہیں اَلسَّفَرُ قِطعَۃٌ مِنَ العَذَابِ سفر عذاب کا قطعہ ہے۔

حرف الشین

اَلشَّاھِدُ یَرٰی مَالَا یَرَی الغَائِبُ حاضر شخص جو چیز دیکھتا ہے وہ غائب شخص

نہیں دیکھتا۔

حرف الصاد

اَلصَّبْرُ خَیْرُ مَرْکَبٍ صبر نیک سواری ہے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَالزُّهْدُ عَیْشُ الْاَبَدِ صبر کشایش کی کنجی ہے اور زہد ہمیشہ کی عیش ہے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ کُلِّ خَیْرٍ وَالْخَمْرُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ نماز تمام نیکیوں کی کنجی ہے اور شراب تمام بدیوں کی کنجی ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تم تندرست رہو تم

حرف الضاد

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ الْعِلْمُ مومن کی گمری ہوئی شے علم ہے۔

حرف الطاء

طَاعَةُ الْمَرْءَةِ نَدَامَةٌ عورت کی فرمانبرداری ندامت ہے طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهٗ عَیْبُهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ اوس شخص کو خوشخبری ہو کہ اوسکی عیب سے مخلوق کی عیب جوئی سے اپنے ساتھ اوسکو مشغول کیا ہے طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ اوس شخص کو خوشخبری ہو کہ اوسکی عمر دراز ہوئی اور اوسنے اچھے عمل کئے

حرف الظاء

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًی اِلَّا بِحَقِّهٖ پیٹھ مومن کی محفوظ جاے ہے مگر اوسکے حق کے ساتھ یعنی اوسکی پیٹھ پر مارنا مگر شرعی حکم کے ساتھ اوسکی پیٹھ پر مارنا۔

حرف العین

اَلْعِدَةُ دَیْنٌ وعدہ قرض ہے اَلْعُزْلَةُ سَلَامَةٌ گوشہ نشینی سلامتی ہے

اَلْعِزُّ وُدُّ شَاسٌ رگ محبی طور سے سرایت کرنیوالی ہے عَفْوُ الْمُلُوْكِ اَبْقٰى لِلْمُلْكِ بادشاہون کا عفو کرنا ملک کیواسطے زیادہ بقا کا سبب ہے عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ تیرے ہاتھ کے ذمہ وہ چیز ہے کہ توُنے لی ہے یہانتک کہ تو اوسکو ادا کرے اَلْعَيْنُ حَقٌّ چشم بد حق ہے۔

حرف الغين

اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ النَّفْسِ غنا نفس کی بے پروائی ہے اور فقر نفس کی محتاجی ہے۔

حرف الفاء

اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا فتنہ سونے والا ہے اللہ تعالی اوس شخص پر لعنت کرے کہ اوسے فتنہ کو جگایا فِعْلُ الْمَعْرُوْفِ يَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ احسان اور نیکی کرنا بلاکت کی جا سے بچاتا ہے فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ ہر ایک جاندار تشنہ جگر کے سیراب کرنے مین اجر ہے۔

حرف القاف

اَلْقَرِيْبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَاِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ قریب وہ شخص ہے کہ دوستی نے اوسکو قریب کیا ہو اگرچہ نسب اوسکی دور ہو قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کہو مین اللہ تعالی کے ساتھ ایمان لایا پھر اس قول پر قائم رہو قِلَّةُ الْعِيَالِ اَحَدُ الْيَسَارَيْنِ اولاد کی کمی دو آسانیون کی ایک آسانی ہے قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو قَلِيْلٌ تُؤَدِّيْ شُكْرَهُ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَا تُطِيْقُهُ تھوڑا احسان کہ تو اوسکا شکر ادا کر سکے کثیر احسان سے اچھا ہے کہ تو اوسکے شکر کی طاقت نہ رکھے اَلْقَنَاعَةُ

کنز لا یفنیٰ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے کہ جو فنا نہیں ہوتا قیّدھا وتوکّل قید ہوا ور توکل اختیار کر

حرف الکاف

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ مرد کیواسطے یہ گناہ کافی ہے اوسکو کہ
اوس شخص کو ضائع کرے کہ اوسکو قوت دیتا ہے کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا
تجھکو یہ گناہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے کَفٰی بِالدَّهْرِ وَاعِظًا وَبِالْمَوْتِ مُفَرِّقًا
نصیحت کر لینے کے واسطے زمانہ اور جدا کرنیکے واسطے موت کافی ہے کُلُّ اٰتٍ قَرِیْبٌ
ہر آنے والی چیز نزدیک ہے کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفَرَا تمام شکار گورخر کے پیٹ میں
ہیں یعنی گورخر کے شکار کے سامنے کوئی شکار معتبر نہیں کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَّعِیَّتِهٖ تمام لوگ تم سے چرواہے ہیں اور تمام تم لوگون سے قیامت کے دن
پوچھے جائینگے یعنی تمام بادشاہوں سے رعیت کے دن سب سے یہ
سوال کیا جائیگا کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ہر مسلمان پر
مسلمان کا خون اور اوسکا مال اور اوسکی آبرو حرام ہے کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ہر ایک
نیکی اور احسان صدقہ ہے کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ ہر ایک ایذا پہونچانیوالا دوزخی ہے کُلٌّ
مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ ہر چیز آسان ہے واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہے کَلِّمُوا
النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُوْنَ وَدَعُوْا مَا یُنْکِرُوْنَ آدمیوں کے ساتھ وہ بات کہو کہ اوسکو
پہچانتے ہوں اور جس سے آدمی انکار کرتے ہیں اوسکو چھوڑ دو۔
کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ جیسا تو کریگا بدلہ پائیگا کَمَا تَکُوْنُوْا یُوَلّٰی عَلَیْکُمْ جیسے
تم لوگ ہوگے ویسا ہی حاکم ہوگا کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ
نَفْسَکَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ دنیا میں ایسا ہو جا گویا تو ایک مسافر ہے یا ایک راستہ

گذرنے والا ہے اور اپنے نفس کو اہل تمویہ تمام کرے الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ الامانی کیاست والا وہ شخص ہے کہ اوسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور اوس چیز کے واسطے کہ بعد موت کے ہے عمل کیا اور عاجز وہ شخص ہے کہ اوسکے نفس نے اپنی خواہشون کا اتباع کیا اور اوسنے اسد تعالی سے امیدونکی تمنا کی۔

حرف اللام

لدوا للموت وابنوا للخراب جو تم لوگ مرنیکے واسطے اور بناو تم لوگ ویران ہونے کے واسطے لست من الباطل ولا الباطل منی مین باطل سے نہین ہون اور باطل مجہہ سے نہین ہے لیس الخبر کالمعاینۃ سنی ہوئی بات مثل دیکھنے کے نہین ہے۔

حرف المیم

ماء زمزم لما شرب لہ زمزم کا پانی اوس چیز کیواسطے شفا ہے جسکے واسطے وہ پیا جاوے ما امن بالقرآن من استحل حرامہ قرآن کے ساتھہ ایمان نہین لایا جسنے قرآن کے محارم کو حلال جانا ما اعطی عبد شیئا شرا من طلاقۃ فی لسانہ کوئی بندہ کوئی بری شے طلاقت زبانی سے نہین دیا گیا یعنی جس آدمی کی زبان مین زیادہ گویائی ہے اوسکو بری چیز دیگئی ہے ما تشاور قوم الا ھدوا کسی قوم نے باہم مشورہ نہین کیا مگر ہدایت پائی ما جمع شئ الی شئ احسن من حلم الی علم علم کے ساتھہ جیسا حلم احسن ہے ایسی کوئی شے کسی شے کے ساتھہ جمع نہین ہوئی ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد جسنے استخارہ کیا نقصان نہیں اوٹھایا

جسسے باہم مشورہ کیا وہ نادم نہیں ہوا جسنے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہین ہوا مَا رَاٰہُ
الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ جس چیز کو مسلمانون نے اچھا دیکھا وہ چیز
اللہ تعالی کے نزدیک اچھی ہی مَا ضَاقَ مَجْلِسٌ بِمُتَحَابَّيْنِ محبت رکہنے والونکی مجلس تنگ
نہین ہوتی مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى جو چیز تہوڑی ہے اور کافی ہے اوس چیز سے
اچھی ہے کہ بہت ہو اور لہو مین ڈالے مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ کسی چیز مین
رفق نہ تہا مگر رفق نے اوس چیز کو زینت دی مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ
کسی شے مین نہ تہا مگر فحش نے اوس شے کو عیب لگایا مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهُ
کوئی مرد ہلاک نہین ہوا جسے اپنے رتبہ کو پہچانا مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ
وہ شخص مومن نہین ہے کہ اوسکا ہمسایہ اوسکی شرون سے ایمن نہیں ہے مُتْ مُسْلِمًا
وَلَا تُبَالِ مسلمان مر اور پروا نہ کر اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ مجلسین امانت کے ساتہہ
ہوتی ہین مُحَرِّمُ الْحَلَالِ كَمُحِلِّ الْحَرَامِ حلال شے کا حرام کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی
کہ حرام کو حلال کرے اَلْمَرْءُ كَثِيْرٌ بِاَخِيْهِ جس آدمی کے بہائی ہین یعنی جتنے والا ہی
وہ کثیر ہے تنہا نہیں ہے مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ آدمیوں کے ساتہہ مدارات کرنا
صدقہ ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مرد اوس شخص کے ساتہہ ہے جسکو دوست کہتا ہے
اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس شخص سے مشورہ لیا گیا وہ امانتدار ہے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَثْلِمُهُ مسلمان آدمی مسلمان کا بہائی ہے مسلمان و سپر ظلم نہین کرتا
اور اوسکو شکستہ دل نہیں کرتا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مسلمان وہ شخص ہے کہ اوسکی زبان اور ہاتہہ سے آدمی سلامت ہین اور ہجرت
کرنیوالا وہ شخص ہے جسنے اوس چیز کو چہوڑ دیا کہ اللہ تعالی نے اوسکو حرام کیا ہے مَعَ كُلِّ

ترجمہ ہر ایک چوتی کے ساتھہ ایک غم ہے مفتاح الجنۃ لا الہ الا اللہ بہشت کی کنجی لا الہ الا اللہ ہے ملاک الدین الورع دین کا اسباب ورع ہے المکر والخدیعۃ فی النار مکر اور خدع کرنا اور دوزخ مین ہے من ابطاء بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ جسکے عمل نے اوسکو پیچھے رکھا اوسکا نسب اوسکو آگے نہ بڑہائیگا۔

من اتقی اللہ کل لسانہ ولم یشتف غیظہ جو شخص اللہ تعالی سے ڈرا اوسکی زبان گونگی ہوگئی اور اوسکے غیظ سے شفا نہین پائی یعنی اپنا غصہ نہین نکالا من اتقی اللہ وقاہ کل شئی جو شخص اللہ تعالے سے ڈرا اللہ تعالی نے اوسکو تمام چیزون سے نگاہ رکہا من احب ان یعلم منزلتہ عند اللہ فلینظر منزلۃ اللہ عندہ جسنے اس بات کو دوست رکہا کہ اللہ تعالے کے نزدیک اپنے مرتبہ کو جانے پس وہ شخص اپنے نزدیک دیکھے کہ اللہ تعالی کا کیا مرتبہ ہے من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکہا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اور جسنے اپنی آخرت کو دوست رکہا اپنی دنیا کو ضرر پہونچایا پس جو چیز کہ باقی رہتی ہے اوسکو فانی چیز پر اختیار کرو من احب شیئا اکثر من ذکرہ جسنے کسی چیز کو دوست رکہا اوس چیز کے ذکر سے کثرت کی من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتہم جسنے کسی قوم کو دوست رکہا اللہ تعالے اوسکو اوس قوم کے زمرہ مین محشور کریگا من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ جسنے اللہ تعالی کے دیکھنے کو دوست رکہا اللہ تعالے اوسکے دیکھنے کو دوست رکہتا ہے من احدث فی امرنا ما لیس فیہ فہو رد جسنے کوئی نئی بات ہمارے دین مین پیدا کی اور وہ بات دین مین نہین ہے پس وہ مردود ہے من ارضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس

جیسے آدمیون کو اسباب پر راضی کیا کہ اللہ تعالی کا قہر اوسپر نازل ہوا اللہ تعالی اوس شخص کو
مخلوق کیطرف سپرد کر دیگا۔ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ جسنے اللہ تعالی کی اطاعت
کی تحقیق وہ شخص مقصد پر پہونچا مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ جسنے ظالم کی
اعانت کی اللہ تعالے ظالم کو اوسپر مسلط کریگا مَنْ يَتَّ لَمْ يَصْبِرْ جو شخص پریشان ہوا
اوسنے صبر نہیں کیا مَنْ بُوْرِكَ لَهُ فِيْ شَيْئٍ فَلْيَلْزَمْهُ جس شخص کو کسی شے مین برکت
دی گئی ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوسکے ساتھ التزام رکھے مَنْ تَانّٰى اَصَابَ اَوْكَادَ وَ مَنْ
عَجِلَ اَخْطَاءَ اَوْكَادَ جسنے کام مین دیر کی کامیاب ہوا یا قریب کامیاب ہونیکے ہے اور جسنے
کام مین جلدی کی خطا کی یا قریب خطا کرنیکے ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
جسنے کسی قوم کے ساتھ مشابہت پیدا کی پس وہ اوسی قوم سے ہے مَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْئٍ
وُكِّلَ اِلَيْهِ جسنے کسی شے کے ساتھ علاقہ پیدا کیا وہ اوس چیز کی طرف سونپ دیا گیا۔
مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ حسن اسلام مرد سے بیکار چیزون کا ترک
کرنا ہے مَنْ رَتَعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ جسنے حمی کے اطراف مین
چرائی کی قریب ہے کہ حمی مین واقع ہو جاوے یعنی مکروہ چیزون کے اختیار کرنے سے
حرام کا ارتکاب کریگا مَنْ رَضِيَ بِقِسْمَةِ اللّٰهِ اسْتَغْنٰى جو شخص اللہ تعالی کی قسمت
خوشنود ہوا وہ مستغنی ہوا مَنْ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جو شخص اللہ تعالی سے
راضی ہوا اللہ تعالی اوس سے راضی ہوا مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ جس شخص کو افعال حسنہ نے مسرور کیا اور افعال سیئہ اوسکو برے معلوم ہوے
وہ مومن ہے مَنْ صَمَتَ نَجَا جو شخص چپ رہا اوسنے نجات پائی۔ مَنْ ضَمِنَ لِيْ
مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ جو شخص ضامن ہوا میرے

واسطے اوس چیز کا کہ درمیان اوسکی ڈاڑھون کے ہے اور درمیان اوسکے دونون پاؤن کے
ہے مین سنے اوسکے واسطے اللہ تعالی سے جنت کے لئے ضمانت کی یعنی جسنے اپنی زبان کو
بُری باتوں سے بچایا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اوسکے جنت مین داخل ہونے کے لئے
مین ضامن ہوں مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَالَا يَعْلَمُ جسنے عمل کیا اوس
چیز کے ساتھہ کہ اوسکو جانتا ہے اللہ تعالی اوسکو اوس چیز کا وارث کریگا جسکو وہ نہین جانتا
مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا جسنے ہمارے ساتھہ آلودگی کی وہ ہمارے گروہ سے نہین ہے
مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ جسنے ایک بالشت بھر جماعت سے
دوری اختیار کی اوسنے تحقیق اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکالا مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ
قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جسنے قوم کی تعداد کو زیادہ کیا وہ شخص اوسی قوم سے ہے مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ جسکا دوست مین ہون حضرت علی اوسکے دوست ہیں مَنْ
لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ جو شخص کسی پر رحم نہین کرتا اوسپر رحم نہین کیا جاتا مَنْ لَمْ يَكُنْ ذِئْبًا
اَكَلَتْهُ الذِّئَابُ جو شخص بھیڑیا نہ بنا اوسکے دوسرے بھیڑیون نے کھالیا مَنْ
مَزَحَ اُسْتُخِفَّ بِهٖ جسنے مزاح کیا وہ مزاح کے ساتھہ حقیر ہوا مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ
عُذِّبَ جو شخص حساب مین جھگڑا کیا گیا عذاب دیا گیا مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ
وَطَالِبُ الدُّنْيَا دو بھوکے حریص سیر نہین ہوتے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا
اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ مومن مومن کا آئینہ ہے اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى
اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ مومن وہ شخص ہے کہ آدمیوں نے اوسکو اپنے اموال و جانون پر
امین بنایا ہے اَلْمُؤْمِنُ يَسِيْرُ الْمَؤُنَةِ مومن آسان ضرورتون والا ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ
كَرَجُلٍ وَاحِدٍ مومن لوگ ایک مرد کی مانند ہین مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس آدمی کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہے وہ جنت میں داخل ہوا

حرف النون

اَلنَّاسُ بِزَمَانِہِمْ اَشْبَہُ مِنْہُمْ بِاٰبَائِہِمْ جو آدمی اپنے زمانہ میں ہیں بعض ویسے ایسے باپوں کے ساتھ زیادہ مشابہ ہیں یعنی جو سیرت زمانہ میں اوسکے باپ کی ہے وہی سیرت زمانہ میں لوگوں کی ہے اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ آدمی باہمی اتفاق میں کنگھی کے دانتوں کی مانند ہیں اَلنَّاسُ مَعَادِنٌ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ آدمی خیر و شر میں معادن ہیں نَحْنُ اَہْلُ بَیْتٍ لَا یُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ ہم اہلبیت ہیں ہمارے برابر کوئی آدمی قیاس نہیں کیا جاتا نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَاتُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ ہم بنی مطلب اہل جنت کے سردار ہیں اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ ندامت توبہ ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیَاطِیْنِ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں نِعْمَ الصِّہْرُ اَلْقَبْرُ بہتر داماد عورت کے لئے قبر ہے نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مومن کی نیت اوسکے عمل سے بہتر ہے۔

حرف الہاء

اَلْہَدِیَّۃُ تُعَوِّرُ عَیْنَ الْحَکِیْمِ تحفہ دانشمند کی آنکھ کو اندھا کرتا ہے ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ ماں اور باپ دونوں تیری دوزخ اور جنت ہیں اَلْہَمُّ نِصْفُ الْہَرَمِ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

حرف الواو

وَجَدْتُ النَّاسَ اَخْبَرَ تَقْلِہٖ زمانہ کو میں نے اس مثل کے موافق پایا کہ تو اونکو آزما اور اوسے نفرت کر اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ تنہائی ہمصحبت سے بہتر ہے اَلْوُدُّ وَالْعَدَاوَۃُ یَتَوَارَثَانِ محبت اور عداوت متوارث ہوتے ہیں

اَلْوَرَعُ سَیِّدُ الْعَمَلِ ورع عمل کا سردار ہے اَلْوَلَدُ ثَمَرَۃُ الْقَلْبِ بیٹا دل کا پھل ہے اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ مَحْزَنَۃٌ بیٹا بخل کا باعث اور نامردی کا باعث اور غم کا باعث ہے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بیٹا صاحب فراش کیواسطے ہے اور مرد زانی کے لیے پتھر ہے یعنی حرمان ہے وَیْلٌ لِلْمُتَاَلِّیْنَ فِی اللّٰهِ اللہ تعالے کے معاملہ میں تکلف کرنیوالوں پر افسوس ہے۔

حرف لام الف

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ لا الٰہ الا اللہ بہشت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَهٗ جو شخص امانت دار نہیں ہے اوسکا ایمان نہیں ہے لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ میری امت گمراہی پر اجتماع نکریگی لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ آپس میں اختلاف نہ کرو باہمی اختلاف سے تمہارے دل اختلاف کرینگے لَا تَسُبُّوا الدُّنْیَا فَاِنَّهَا مَطِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ دنیا کو گالی نہ دو واسطے کہ دنیا مسلمان کی سواری ہے لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ صحبت نہ اختیار کر مگر مومن کو اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر مرد متقی کھائے لَا خَیْرَ فِیْ صُحْبَۃِ مَنْ لَا یَرٰی لَکَ مَا تَرٰی لَهٗ اوس شخص کی صحبت میں بہتری نہیں ہے کہ تیرے واسطے وہ فائدہ نہیں دیکھتا جو فائدہ کہ تو اوسکے واسطے دیکھتا ہے لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مسلمان جو دیکھو ضرر نہیں پہنچانا اور دوسرے کیلیے ضرر کی معاوضہ میں ضرر نہیں پہنچانا لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت نہ چاہیے لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ کوئی عقل تدبیر کی مانند نہیں ہے اور کوئی حسب حسن خلق کی مانند نہیں ہے لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا وَحْشَۃَ اَشَدُّ مِنَ الْعُجْبِ کوئی فقر جہل سے اشد نہیں ہے

اور کوئی مال عقل سے عزیز تر نہیں ہے اور کوئی وحشت غرور سے اشد نہیں ہے۔
لَا يَجْنِي عَلَى الْمَرْءِ اِلَّا يَدُهُ مرد کی ساتھہ کوئی گناہ نہین کرتا مگر اوسکا ہاتہہ گناہ کرتا ہے
لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا مسلمان کو یہ بات حلال نہین ہے کہ وہ مسلمان کو
ڈراوے لَا يَزَالُ الرِّجَالُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُطِيعُوا النِّسَاءَ ہمیشہ مرد خیر کے ساتھہ ہیں
جبتک کہ عورتون کی اطاعت اوہون نے نہین کی لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ
جو شخص آدمیوں کے احسان کا شکر نہین کرتا اللہ تعالے کے احسان کا شکر نہین کرتا
لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ خوف کرنا قدر سے فایدہ نہین دیتا لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ
جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہین کاٹا جاتا لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ فِيْهِ حَذَرًا مِمَّا بِهٖ بَاْسٌ مرد متقین سے نہین ہوتا یہانتک
کہ جس چیز مین خوف ہے اوسکے حذر سے اوس چیز کو چھوڑے کہ جسمین خوف نہین ہے
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ نَفْسَهٗ تم لوگون سے کوئی آدمی
مومن نہین ہوتا یہانتک کہ اپنے بہائی کے واسطے اوس چیز کو دوست رکھے جو چیز کہ اپنے
نفس کیواسطے دوست رکہتا ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ
بِهٖ تم لوگون سے کوئی آدمی مومن نہین ہوتا یہانتک کہ اوسکی خواہش اوس چیز کے تابع ہوجاے
جس چیز کو میں لایا ہون لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ سَوَاءً کوئی بندہ
مومن نہین ہوتا یہان تک کہ اوسکا دل اور زبان برابر ہو۔

حرف الیاء

يَا ابْنَ اٰدَمَ ارْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِالْقُوْتِ فَاِنَّ الْقُوْتَ لِمَنْ يَمُوْتُ كَثِيْرٌ
اسے بیٹے آدم کے دنیا سے قوت کے ساتہہ راضی ہوجا اس لئے کہ قوت اوس شخص کے

لئے کہ مرتا ہے کثیر ہے یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ای ابوبکر دو کے
ساتھ تمہارا کیا گمان ہے اللہ تعالی اُن دو کا تیسرا ہے یہ ارشاد غار میں حضرت ابوبکر صدیق رضی کے
ساتھ ہوا ہے۔

يَا اَبَا ذَرٍّ جَدِّدْ سَفِيْنَتَكَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيْقٌ ای ابوذر کشتی کو پاک کر اسلئے کہ دریا گہرا ہے
يَا اَنَسُ اَطِبْ كَسْبَكَ تُسْتَجَبْ دَعْوَتُكَ ای انس اپنے کسب کو پاک کر قبول کیجاویگی
تمہاری دعا يَا حَرْمَلَةُ ائْتِ الْمَعْرُوْفَ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ ای حرملہ امر معروف اختیار کر
اور منکر سے اجتناب کر يَا حُسَيْنُ اَكُلُّ نَاطِقٍ عَالِمٌ وَكُلُّ مُسْتَمِعٍ وَاعٍ کیا بہتر ہے کہ ہر ایک
کہنے والا عالم ہے اور ہر ایک مستمع اوسکی بات کو سنکر محفوظ رکھنے والا ہے يَا حُذَيْفَةُ
عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ ای حذیفہ کتاب اللہ پر عمل لازم پکڑو يَا عُبَادَةُ اسْمَعْ وَاَطِعْ فِيْ
عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ ای عبادہ سُن اور تنگی اور فراخی میں اطاعت کر يَا عُقْبَةُ صِلْ
مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ ای عقبہ جسنے قطع رحم کیا ہو اوسکو ساتھ صلہ رحمی کر
اور جسنے تجھکو محروم کیا ہو اوسکے ساتھ عطا کر يَا عَلِيُّ لَا تَرْجُ اِلَّا رَبَّكَ وَلَا تَخَفْ اِلَّا
ذَنْبَكَ ای علی رضا اللہ تعالے کے سوا امید نہ رکھو اور اپنے گناہ کے سوا کسی سے
خوف نکرو يَا عَمْرُو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ ای عمرو صالح مال صالح مرد کیلئے
اچھا ہے يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ ای رسول اللہ کے چچا
عباس عافیت کیواسطے زیادہ دعا مانگو يَا فَاطِمَةُ كُوْنِيْ لَهُ اَمَةً يَكُنْ لَكِ عَبْدًا
ای فاطمہ اپنے شوہر کے واسطے باندی بنجا تیرا شوہر تیرے واسطے غلام ہوجائےگا
يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَنْسٰى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهِ کوئی آدمی تمہارا
اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا وغیرہ دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں لکڑ کو بھولتا ہے۔

یعنی دوسرے کی تھوڑی چیز کو دیکھتا ہے اور اپنی بڑی چیز کو بھولتا ہے یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا آسانی اختیار کرو اور تنگی کو اختیار مکرو اور لوگوں کو بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ جھوٹی قسم ملکوں کو خالی میدان کر کے چھوڑ دیتی ہے اَلْیَوْمَ الرِّھَانُ وَغَدًا السِّبَاقُ وَالْغَایَۃُ الْجَنَّۃُ وَالْھَالِکُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ آج کا دن گھوڑ دوڑ کا ہے اور کل کا دن سبقت کا ہے اور اسکی نہایت بہشت ہے ہلاک ہونیوالا وہ شخص ہے کہ دوزخ میں داخل ہوا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَاْکُلُوْنَ وَتَبْنُوْنَ مَا لَا تَسْکُنُوْنَ ای لوگو کیا تم حیا نہیں رکھتے اوس چیز کو جمع کرنے ہو کہ نہیں کہاتے اور وہ چیز بناتے ہو کہ نہیں بیچ رہتے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ ای لوگو سلام کو فاش کرو اور بہوکوں کو کہانا کہلاؤ اور آپس میں صلہ رحمی کرو اور اوس وقت نماز پڑھو کہ آدمی سوتے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو آنحضرت صلعم نے معاذ رض کو تین بار یا معاذ کہکر پکارا اور معاذ رض نے لبیک کہکر تین بار جواب دیا پھر آپ نے فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صِدْقًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِھَا النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِھَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاثُّمًا کوئی بندہ سے نہیں ہے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہہ شہادت دیتا ہے کہ محمد صلعم اللہ تعالی کے بندہ اور رسول ہیں مگر یہہ گواہی سچے دل سے دیتا ہے اللہ تعالی اوس بندہ کو آتش دوزخ پر حرام کر دیگا معاذ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس بات سے آدمیوں کو خبردار نہ کروں وہ بشارت

پائیں گے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسوقت بھروسا کر لینگے اور عبادت سے غافل ہو جاینگے معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مرنے کے وقت اس بات سے خبر دی تاکہ اسکے اخفا کرنے کا گناہ اونکے ذمہ نرہ جائے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

باب آٹھوان

آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور آپکے سن شریف اور وفات شریف اور حجاب میں آپکی وریت شریف سے مشرف ہونے کے بیان میں اس باب مین تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلعم کی طب مبارک کے بیان مین

آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کے اپنے ہاتون پر پھونک کے ہاتون کو جسم مبارک پر پھیرتے تھے۔

آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے واسطے یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ یبریک من کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو کف دست کی مقدار کلونجی لیکے پھانکتے اور اوسپر شہد اور پانی پیتے تھے آنحضرت صلعم منہ سے تھوک بہنے کی حالت مین شہد اور پانی پیتے تھے آنحضرت صلعم کی یا آپ کے اصحاب کی آنکھین اگر آتین تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم متعنی ببصری واجعلہ الوارث منی وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی لسان العرب مین حدیث دعا کے معنی کے متعلق کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جو اسطور سے ارشاد فرمایا اللھم متعنی بسمعی وبصری و

واجعلهما الوارث منی اسکے متعلق **ابن شمیل** نے کہا ہے کہ سماعت اور بصر کو میرے ساتھہ باقی رکھہ اور جبتک کہ مین رحلت کرون دونوں کو صحیح اور سلامت رکھہ اور یہی کہا گیا ہے کہ آپ نے سماعت اور بصر کی بقا اور قوت کیواسطے وقت کبر سنی اور ضعف قوی نفسانی کے ارادہ فرمایا ہے کہ سماعت اور بصر میری تمام قوی کی وارث ہون اور باقی قوتین اونکے بعد ہون پھر ابن شمیل نے کہا ہے کہ ایک روایت مین یون وارد ہے **واجعله الوارث منی**

آنحضرت صلعم کو جسوقت بخار آتا آپ پانی کی مشک طلب فرماکے سر پر ڈالتے پھر نہاتے تھے

آنحضرت صلعم کو کوئی کانٹا نہین چبہتا یا کوئی زخم نہین پہونچتا مگر اوسپر مہندی لگاتے تھے

صحیحین مین **ابی حاتم** رض سے روایت ہے کہ مین نے سہل سے سنا اور سہل رض سے کسی نے پوچھا تہا کہ احد کے دن رسول اللہ صلعم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا سہل نے کہا انکا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور سر مبارک پر خود کچل گیا رسول اللہ صلعم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا خون کو دہوتی تہین اور حضرت علی ابن ابی طالب رض عنہ زخم پر سپر سے پانی ڈالتے تھے جسوقت حضرت فاطمۃ الزہرا رض نے خون کی زیادتی دیکھی کہ بند نہین ہوتا تو انھون نے بوریہ کا ایک ٹکڑا لیا اور اوسکو ایسا جلایا کہ خاکستر ہو گیا پھر اوسکو آپ کے زخم مین بہر دیا بوریہ کے خاکستر سے خون رک گیا۔

رسول اللہ صلعم سر اور دونون شانون کے درمیان پچھنے لگاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس شخص نے ان مقامات کے خون کو ہٹایا اوسکو کچھہ ضرر نہیں ہے پھر وہ کسی بیماری کی دوا کسی چیز سے نہ کرے آنحضرت صلعم سر مین پچھنے لگاتے تھے اور آپ نے اوسکا نام ام مغیث رکھا تہا۔ آنحضرت صلعم گردن کی دونون رگون مین پچھنے لگاتے تھے اور سترھوین اور انیسوین ۱۹ اور اکیسوین تاریخ کو پچھنے لگاتے تھے آنحضرت صلعم ہر ایک رات مین سرمہ لگاتے اور ہر مہینہ مین

سچیے لگاتے اور ہر سال میں دوا پیتے تھے صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلعم نے سچیے لگائے اور سچیے لگانے والے کو اجرت عطا کی اور نیز صحیحین میں
انس رضہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے آنحضرت صلعم کے سچیے لگائے آپ نے
ابو طیبہ کو دو صاع علہ عنایت کیا اور ابو طیبہ کیواسطے اوسکے مالکون سے سفارش فرمائی
ابو طیبہ کے ذمہ جو روپیہ اجرت کا تھا ان لوگوں نے اوسمین کمی کر دی اور آپ نے فرمایا
کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اوس سے سچیے لگانا اچھا ہے ابن ماجہ اپنے سنن میں روایت
کی ہے کہ نبی صلعم کے سر مبارک میں جسوقت درد ہوتا تو آپ سر پر مہندی لگاتے اور یون
فرماتے تھے کہ مہندی اللہ تعالی کے حکم سے درد کیواسطے نافع ہے اور ابو داؤد نے اپنی
سنن مین روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے سعوط کا بھی استعمال فرمایا ہے سعوط وہ دوا ہے
کہ اوسکو ناک مین ڈالتے سے چھینکین آتی ہین میرے دل میں یہہ بات آئی کہ میں اس
مقام پر آنحضرت صلعم کی طب کی اون تمام حدیثون کو ذکر کروں کہ آنحضرت صلعم نے اوس طب کو
دوسرے لوگون کیواسطے بیان کیا ہے تاکہ اس فائدہ کی تکمیل ہو اور اکثر اون احادیث کی
ہدی النبوی علامہ ابن القیم کی تالیف سے نقل کی گئی ہین مسلم رحمہ نے اپنی صحیح میں جابر
ابن عبد اللہ رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر ایک بیماری کیواسطے
دوا ہے جسوقت اوسکی دوا پہونچائی جاتی ہے تو اللہ تعالی کے علم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے
صحیحین مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالی
کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اوسکے لئے شفا نازل کی مسند امام احمد حنبل میں اسامہ
بن شریک رضہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپ کے پاس بادیہ نشین لوگ
آئے اور اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ دوا کرین آپ نے فرمایا ہاں عباد اللہ

تم لوگ دوا کرو اسلئے کہ اللہ تعالی عزوجل نے کوئی بیماری وضع نہیں کی مگر یہ کہ اوس بیماری کے لئے شفا وضع کی سوا ایک بیماری کے کہ اوسکی دوا نہین ہے اون لوگون نے دریافت کیا وہ کیا بیماری ہے آپ نے فرمایا بڑہاپا اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ اللہ تعالی نے کوئی بیماری نازل نہین کی مگر اوسکے واسطے شفا نازل فرمائی دوا کا علم بیماری کے علم سے ہے اور دوا کا نہ جاننا بیماری کے نہ جاننے سے ہے۔

مسند اور سنن مین ابن خزامہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم سے کہا گیا کہ آپ دیکھتے ہین کہ ہم لوگ منتر وغیرہ پڑہتے ہین اور دوا کا استعمال کرتے ہین اور بچنے کی چیزوں سے بچتے ہین کیا حکم الہی سے کوئی شے اوترتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شے اللہ تعالی کے حکم سے اوترتی ہے **بخاری** نے اپنی صحیح میں ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے جو چیز تمپر حرام کی ہے تم لوگون کے واسطے اوسمیں شفا نہیں کی **سنن** میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خبیث دوا سے ممانعت فرمائی ہے **صحیح مسلم** مین طارق بن سوید الجعفی سے روایت ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے خمر کی نسبت دریافت کیا آپنے طارق کو شراب سے ممانعت فرمائی یا شراب بنانے کو مکروہ فرمایا طارق نے کہا کہ مین خمر کو دوا کے واسطے بناتا ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا خمر دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **سنن** میں ہے کہ آنحضرت صلعم سے خمر کو دوا مین ڈالنے کیواسطے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا کہ خمر بیماری ہے یا آپ نے یون فرمایا کہ خمر دوا نہین ہے۔

آنحضرت صلعم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جسنے خمر سے دوا کی اللہ تعالی نے اوسکو شفا نہین دی **بخاری** نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس جب کبھی بیمار حاضر ہوتا تھا کوئی بیمار لایا جاتا تو آپ یہہ دعا فرماتے تھے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ

اللّٰہُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِذْہِبِ الْبَاسَ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

اور یہی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے اہل کو جب بخار آتا تو آپ حسا کے پکانیکے واسطے فرماتے تھے اور یوں فرماتے تھے کہ حسا قلب کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو اسطور سے زائل کرتا ہے جس طرح تم عورتیں میل کو اپنے چہرہ سے پانی کے ساتھہ زائل کرتی ہو سنن میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بعض نافع تلبین کو لازم پکڑو حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اہل بیت سے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو ہانڈی آگ پر جبتک رہتی تھی کہ وہ آدمی یا تو اچھا ہو جاتا یا وہ مر جاتا اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم سے کہا جاتا کہ فلان شخص بیمار ہے اور کہانا نہیں کہاتا تو آپ فرماتے تم لوگ تلبینہ کو لازم پکڑو اور اوسکو پلاؤ قسم اللہ تعالی کی کہ اوسکے ہاتھہ میں میری جان ہے تلبینہ پیٹ کو دہو کے اسطور سے صاف کرتا ہے جسطور سے تم عورتوں سے کوئی عورت اپنے چہرہ کو میل سے صاف کرتی ہے تلبینہ میدے کی پتلی غذا دودہ کے قوام کے موافق ہوتی ہے ہروی نے کہا ہے کہ تلبینہ کا نام اسواسطے تلبینہ رکہا گیا ہے کہ وہ سفیدی اور رقت میں دودہ کی مشابہ ہوتا ہے اور یہ غذا بیمار کے واسطے نافع ہے اور وہ پکی ہوئی پتلی غذا ہے نہ گاڑہی خام غذا ہے اگر تلبینہ کی فضیلت دریافت کرنا چاہتے ہو تو آش جو کی فضیلت کو پہچان لو کہ جو کے آٹے سے پکایا جاتا ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ تلبینہ بیمار کے دل کے آرام کا سبب ہے اور بیمار کے بعض غم کو دور کرتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

فرمایا اسپے بیماروں کو کہانے اور پینے سے کراہت نہ دلاؤ تحقیق اللہ تعالیٰ اونکو کہانا کہلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے اہل بیت سے جسوقت کوئی شخص بیمار ہوتا تو آپ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کے پہونکتے تہے صحیحین میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ بابت کی شدت جہنم کی لپٹ ہے اوسکو پانی سے ٹہنڈا کرو ابونعیم وغیرہ نے ذکر کیا ہے انس رضہ سے نبی صلعم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جسوقت کسی کو بخار آئے اوسکو چاہیے کہ اسپے اوپر ٹہنڈا پانی تین راتیں صبحکے وقت ڈالے۔

سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضہ سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ جہنم کی بہٹی سے ہے تم لوگ ٹہنڈے پانی سے اوسکو دور کرو۔ مسند وغیرہ میں سمرہ رضہ سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ آتش دوزخ کا ایک قطعہ ہے اوسکو سرد پانی سے ٹہنڈا کرو

سنن میں ابوہریرہ رضہ کی روایت سے ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس تپ کا ذکر آیا ایک آدمی نے تپ کو گالی دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تپ کو گالی نہ دو اسلئے کہ تپ گناہونکو اسطور سے پاک کرتی ہے جس طور سے آگ لوہے کے میل کو پاک کرتی ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع میں ثوبان رضہ کی حدیث سے روایت کی ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ جسوقت کسی کو بخار آئے اور بخار آتش دوزخ کا ایک قطعہ ہے بخار والے کو چاہیے کہ آتش بخار کو اپنے جسم پر پانی سے بجہاوے بخار والا ایسی نہر کی طرف آوے کہ جاری ہو وہ شخص پانی کے بہاؤ ہونے کی طرف آوے اور یہ دعا پڑہے بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کو بخار کے بعد تین دن تک پانی میں

غوطے لگاؤ اگر تین دن میں تفارہ پاؤ تو پانچ دن تک پانی میں غوطے لگاؤ اور اگر پانچ دن میں بہی اچہا ہو تو سات
دن تک انتہی نو دن تک غوطے لگاؤ اللہ تعالی کے حکم سے نو دن سے زیادہ بخار نتھا اور نکر لگا تو ٹل جائیگا
صحیحین میں ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلعم کے پاس آیا اور
اوسنے کہا کہ میرے بہائی کے پیٹ میں شکایت ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسکو
دست آرہے ہین رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوسکو شہد پلاؤ وہ جاکر واپس آیا اور عرض کیا کہ شہد نے کچہہ
فائدہ نہیں دیا اور ایک لفظ مین یوں آیا ہے کہ اوسکو اسہال زیادہ ہوگئے دو بار یا تین بار آپ نے وہی
یہی فرماتے گئے کہ اوسکو شہد پلاؤ آپنے تیسری بار یا چوتہی بار اوس سے فرمایا صدق اللہ
وکذب بطن اخیک پہر اوسکو شہد پلایا وہ آدمی بحکم الہی اچہا ہو گیا
سنن ابن ماجہ مین ابوہریرہ رضؓ سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص نے ہر مہینہ مین شہد چاٹا اوسکو کوئی عظیم بیماری نہ پہونچیگی اور دوسرے
اثر میں ہے ... تم لوگ دو شفاؤن کو لازم پکڑو ایک شفا شہد ہے دوسری شفا قرآن شریف ہے
اسامہ بن زید رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ طاعون ایک
عذاب ہے ایک گروہ پر قوم بنی اسرائیل سے بہیجا گیا تہا اور اوس شخص پر طاعون بہیجا گیا تہا
کہ تم سے پہلے تہا جسوقت تم سنو کہ طاعون کسی زمین میں ہے وہاں پر نجاؤ اور جسوقت کسی
زمین میں طاعون واقع ہوا ور تم وہان پر ہو تو وہاں سے بہاگ کے نکلو یہ حدیث عبدالرحمن
بن عوف سے بہی روایت کی گئی ہے سنن ابوداؤد مین مرفوعاً روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وبا کی نزدیکی اور بیماروں کی مدارات کرنے سے آدمی
تلف ہوتا ہے صحیحین میں ابن عباس رضؓ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ شفا
تین چیزوں مین ہے شہد پینا پچہے لگانا آگ سے داغ دینا اور مین اپنی امت کو داغ دینے سے

منع کرتا ہوں سنن ابن ماجہ مین انس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ معراج کی
رات مین کسی گروہ کے پاس سے نہین گیا مگر اوس گروہ نے مجہہ سے یون کہا ای محمد
اپنی امت کو پچہنے لگانے کے واسطے امر کرو اور ترمذی نے ابن عباس رضہ سے یون
روایت کی ہے کہ ای محمد اپنے اوپر پچہنے لگانے کو لازم پکڑو۔ نبی صلعم سے روایت کی گئی ہے
کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اچہی دوا پچہنے لگانا اور فصد لینا ہے۔ اور ایک حدیث مین وارد ہے
کہ اچہی دوا پچہنے لگانا اور فصد لینا ہے **ترمذی** نے اپنی جامع مین ابن عباس رضہ سے
مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ پچہنون کے لگانے کے واسطے سترہوان
اور انیسوان اور اکیسوان دن اچہا ہے **ابو ہریرہ** رضہ سے مروی روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا
کہ جس شخص نے چارشنبہ یا شنبہ کے دن پچہنے لگائے اوسکو سپیدی یا برص کی بیماری پیدا ہوئی
وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کریگا۔

دارقطنی نے حدیث نافع رضہ سے روایت کی ہے کہ مجہہ سے عبداللہ ابن عمر رضہ نے کہا
کہ میرے خون نے غلبہ کیا ہے پس تم میرے واسطے حجام کو ڈہونڈہو کہ وہ لڑکا اور بڈہا ہو
مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ پچہنے حافظہ کو اور عقلمند کی
عقل کو بڑہاتے ہین بسم اللہ کہکر پچہنے لگاؤ پنجشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کے دن پچہنے نہ لگاؤ
دوشنبہ کے دن پچہنے لگاؤ جذام اور برص کی قسم سے جو شے ہے وہ چارشنبہ کے دن نازل
ہوتی ہے **ابو داؤد** نے اپنی سنن مین ابوبکر رضہ سے روایت کی ہے کہ وہ سہ شنبہ کے دن
پچہنے لگانے کو مکروہ جانتے تہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ سہ شنبہ کا دن
خون کے پیدا ہونے کا دن ہے اور اس دن مین ایک گہڑی ہے کہ اوس مین خون بند نہین ہوتا
تہا ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع اور ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اسماء بنت عمیس رضہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھسے پوچھا کہ تم کس دوا سے مسہل لیتے ہو مین نے کہا
شبرم سے آپنے فرمایا شبرم حار ہے اسماء رضہ نے کہا کہ مین نے سنا سے مسہل لیا آنحضرت صلعم نے
فرمایا اگر کوئی شے موت سے شفا دیتی تو وہ سنا ہے شبرم ایک درخت کے ریشہ کا پوست ہے

سنن ابن ماجہ مین عبداللہ بن حرام سے روایت ہے عبداللہ ان لوگون سے تھے
جنھوں نے آنحضرت صلعم کے ہمراہ دونوں قبلوں کیطرف نماز پڑہی ہے عبداللہ نے کہا
کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ سنا اور سنوت کا استعمال
لازم پکڑو اسلیئے کہ ان دونوں دواؤن میں سوا موت کے ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے
سنا حجاز کی بوٹی ہے افضل اوسکی مکی ہے **سنوت** کے معنی مین لوگون نے
اختلاف کیا ہے مگر صواب کے قریب یہ بات ہے کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھی کی مشک مین
رہا ہو۔

ترمذی نے زید بن ارقم رضہ سے روایت کی ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ ذات الجنب کا
علاج قسط بحری اور روغن زیتون سے کرو ذات الجنب ایک حار ورم ہے جو پسلیوں کے
اندر کی جھلی مین پیدا ہوتا ہے اور ایک بیماری ذات الجنب کی مشابہ پسلیون کے اطراف مین
پیدا ہوتی ہے قسط بحری عود ہندی کو کہتے ہیں **صحیحین** مین روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اچھا علاج جو تم لوگ کرتے ہو وہ پچھنے لگانا اور قسط بحری کا استعمال کرنا ہے اور اپنے
بچوں کو عذرہ کی بیماری مین غمز سے ایذا نہ پہونچاؤ یعنی اونکے تالو کو عذرہ کی بیماری مین
نہ دباؤ کہ اونکی تکلیف کا سبب ہے **سنن** اور **مسند** مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے
اونھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے اونکے پاس ایک بچہ تھا

اوسکے ستھے حوں بیمار ہے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ اسکو عذرہ ہے
یا اسکے سر مین درد ہے آپنے فرمایا تم لوگوں پر افسوس ہے اپنے فرزندون کو ہلاک نکرو
جس عورت کے فرزند کے سر مین کوئی بیماری یا درد ہووہ قسط ہندی کو لے اور اوسکو پانی مین
گھسے پہر اوسکا سعوط بنا کے اوسکو سنگہائے آپ کے ارشاد کے بموجب حضرت عائشہ رضہ نے
سعوط بنانے کے لئے فرمایا وہ بچہ اوسکے استعمال سے اچھا ہو گیا عذرہ حلق مین خون کے
ہیجان کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ بین کان اور حلق کے جو قرحہ ہوتا ہے اوسکو عذرہ
کہتے ہین یہ عارضہ اکثر بچون کو ہوتا ہے لوگ ایسے بچوں کا علاج تالو کے دبانی اور اعلاق سے
کرتے تھے علاق لٹکانے کی چیز کو کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے اوس سے لوگونکو ممانعت کی
اور جو چیز بچوں کے لئے زیادہ نافع اور سہل تہی اوسکے واسطے آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی
سعوط ناک مین ڈالنے کی دوا کو کہتے ہیں جس سے چھینک آنے کے بعد دماغی بیماری
جاتی رہتی ہے جس بیماری مین سعوط کی حاجت ہوتی ہے آپ نے سعوط کی تعریف فرمائی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کے واسطے دم کر کے پہونکنے کے لئے امر فرماتے تھے۔
مسلم نے اپنی صحیح مین ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نظر بد
حق ہے اگر کوئی شے سابق القدر ہوتی تو نظر بد القدر سے پہلے سبقت کرتی سنن ابو داؤد مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نظر بد پہونچانے والے کو وضو کرنیکا
حکم فرماتے پہر اوس پانی سے جس شخص کو نظر بد پہونچتی دہوتے تھے زہری رح نے
کہا ہے کہ نظر بد پہونچانے والے کو رسول اللہ صلعم ایک پیالہ پانی کیواسطے امر فرماتے وہ
آدمی اپنا ہاتھ پیالے مین ڈالتا اور کلی کرتا پہر کلی کے پانی کو پیالہ مین ڈالتا اور اپنی سیدہی
ہتھیلی پر اسطور سے پانی بہاتا کہ وہ پانی پیالہ مین گرتا پہر اپنا سیدہا ہاتھ پیالہ مین داخل کرتا

اور اپنے بائین پاؤن کے گھٹنے پر پانی بہاتا پھر تہمت کے نیچے کا جسم دھوتا اور پیالہ زمین نہین رکھا جاتا پھر جس آدمی کو نظر بد پہونچی ہوتی وہ پانی اوسکے سر پر یکبارگی پیچھے سے ڈالدیا جاتا نظر جس چیز سے دفع ہوتی ہے یہ قول ہے۔ اللھم بارک علیہ اور قول ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

فصل دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن شریف اور وفات شریف کے بیان میں

ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین تیرہ سال تک رہے اور مکہ معظمہ مین آپ کی طرف وحی کی گئی اور مدینہ طیبہ مین آپ دس سال تک رہے اور وہاں پر وفات پائی وفات کے وقت آپ ترسٹھ برس کے تھے اور ایک روایت مین ابن عباس رض سے یون وارد ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ پینسٹھ برس کے تھے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے شروع ساٹھوین سال مین وفات پائی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ ترسٹھ برس کے تھے جریر بن حازم اسدی نے حضرت معاویہ رض سے روایت کی ہے معاویہ رض خطبہ پڑھ رہے تھے خطبہ میں کہا کہ رسول اللہ صلعم وفات کے وقت ترسٹھ برس کے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما اور مین ترسٹھ برس کا ہون حضرت معاویہ رض نے جو یہہ کہا کہ مین ترسٹھ برس کا ہون اس بیان سے یہہ مراد ہے کہ جسوقت اونھوں نے بیان کیا تھا تو اوسوقت وہ ترسٹھ برس کے تھے معاویہ رض اوس سال مین نہین مرے بلکہ زندہ رہے اور اسّی سال کو پہونچے۔

رسول اللہ صلعم کی وفات کا واقعہ یون ہے

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ مین نے آخر نظر جو رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک پر

کی وہ نظر تھی کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن اپنے مکان کا پردہ اوٹھایا مین نے
آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا گویا چہرہ مبارک کلام اللہ شریف کا ورق تھا اور اوسوقت لوگ
حضرت ابوبکر صدیق رض کے پیچھے تھے قریب تہا کہ آدمی بیقرار ہوجائین آنحضرت صلعم نے
آدمیوں کیطرف اشارہ فرمایا کہ اپنے حال پر ثابت رہین اور حضرت ابوبکر اونکی امامت کرین
پھر اپنے پردہ کو ڈالدیا رسول اللہ صلعم نے اس دن کے آخر مین وفات پائی حضرت عائشہ رض
روایت کی ہے کہ مین اپنے سینہ سے رسول اللہ صلعم کو تکیہ لگائے ہوئے تھی یا حضرت
عائشہ رض نے سینہ کی جگہہ آغوش کا لفظ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے پیشاب کرنیکے واسطے
طشت طلب فرمایا پھر آپ نے پیشاب کیا بعد اسکے آپ نے وفات پائی اور بھی حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو موت کی حالت مین دیکھا آپ کے
نزدیک پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اپنا دست مبارک پانی کے پیالہ مین ڈالتے تھے اور
پانی کو اپنے چہرہ مبارک پر ملتے تھے پھر آپ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ [illegible]
اور بھی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ [illegible] کی
جو کچھہ سختی دیکھی ہے اسکے بعد کسی کی آسانی موت پر رشک نکرونگی اور بھی حضرت عائشہ رض
روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ کے دفن کرنے مین لوگون نے
اختلاف کیا حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ مین نے جو کچھہ رسول اللہ صلعم [illegible]
اوسکو مین نہین بھولا ہون اپنے یون فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی [illegible]
مگر اوس جگہہ [illegible] کیا کہ وہ بھی اوس جگہہ دفن ہونیکو دوست رکھتا ہے آپ کے [illegible]
مبارک کی جگہہ مین آپ کو دفن کرو۔

حضرت عائشہ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلعم کو بعد وفات کے بوسہ دیا۔ اور یہی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد آئے اور اپنا منہ آنحضرت صلعم کی دونوں
آنکھوں کے درمیان رکھدیا اور اپنے دونوں ہاتھ آپکی دونوں کلائیوں پر رکھے اور کہا
وانبیاہ واصفیاہ واخلیلاہ انس رضہ نے روایت کی ہے کہ جبکہ وہ دن تہا کہ رسول اللہ صلعم
اوس دن مدینہ منورہ مین داخل ہوئے تہے آپ کے نور سے ہر شے مدینہ منورہ میں روشن
ہوگئی تہی اور جبکہ وہ دن تہا کہ آپ نے اوس دن وفات پائی مدینہ منورہ میں تمام چیزیں تاریک ہوگئی تہیں
اور ہمنے اپنے ہاتہہ اسی مٹی سے نہین جہاڑے تہے اور ہم آپ کے دفن کرنے مین تہے کہ
ہمارے دل ہمسے پہر گئے تہے۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کو دن
وفات پائی محمد باقر رضہ سے روایت ہے محمد باقر رضہ تابعین سے ہین اونہوں نے کہا کہ
رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی آپ وفات کے دن سے سہ شنبہ کی رات تک
دفن نہین کیے گئے اور سہ شنبہ کی رات مین دفن ہوئے سالم بن عبید جو آنحضرت صلعم کی
صحبت مین رہے تہے اونہوں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بیہوش ہوگئے تہے
پہر آپ کو جب ہوش آیا تو آپنے فرمایا کیا نماز کا وقت آگیا لوگون نے کہا ہان نماز کا وقت آگیا آپنے
فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر رضہ سے کہو کہ وہ آدمیونکو نماز پڑہاوین پہر آپ بیہوش
ہوگئے اور بیہوشی سے آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا نماز کا وقت آگیا عرض
کیا گیا ہان نماز کا وقت آگیا آپنے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ
سے کہو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑہاوین حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ میرے باپ نرم دل آدمی ہیں
جسوقت وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کہڑے ہونگے رو دینگے نماز پڑہانے کی طاقت نہ رکھینگے

اگر دوسرے آدمی کو آپ نماز پڑہانے کے لئے فرماتے تو بہتر ہوتا اسکے بعد پھر آپ بیہوش
ہوگئے اور ہوش میں آکر … بعد سے فرمایا کہ بلال سے کہو کہ وہ اذان دیں اور حضرت
صدیق حضرت کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑہاویں اور حضرت عائشہ رض کے جواب میں آپنے فرمایا
عائشہ صواحب یوسف یا اسکے صواحب … صواحبات فرمایا یعنی اظہار خلاف میں
اوس چیز کے کہ جو جی میں ہے تم مثل اون عورتوں … ہو جو یوسف علیہ السلام کی ہمصحبت تہیں
راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بلال … ن دینے کے لئے امر فرمایا اور انہوں نے
اذان دی اور حضرت ابوبکر صدیق رض کو امر فرما … نے آدمیوں کو نماز پڑہائی پھر رسول اللہ صلعم
بیماری کی خفت دیکھی تو فرمایا کہ میرے واسطے … لیہویں اوس پر ٹیکا لگاؤں بریرہ اور
دوسرا آدمی اور تہا آنحضرت صلعم نے اون … یوں پر ٹیکا دیا حضرت ابوبکر صدیق رض نے
جسوقت آپ کو دیکہا تو پیچہے ہٹنا چاہا آپ … اشارہ کیا کہ اپنی جاہ پر کہڑے رہیے اور
یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے … اسکی پہر رسول اللہ صلعم نے وفات پائی
حضرت عمر رض نے یوں کہا کہ میں جس کسی … گا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات … گی
تو میں اپنی اس تلوار سے اوسکو مار ڈالونگا … لوگ ان پڑہ تہے آنحضرت صلعم سے
پہلے اونمیں کوئی نبی نہ تہا لوگ ٹہیر گئے … سالم رض سے کہا کہ تم رسول اللہ صلعم … لوگوں
حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس جاؤ اور اونکو بلا کے لے آؤ سالم رض نے کہا میں حضرت
ابوبکر صدیق رض کے پاس آیا اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رض مسجد میں تہے اور میں پریشان
اور حیران اور روتا ہوا آیا تہا جسوقت حضرت ابوبکر صدیق رض نے مجہکو دیکہا تو دریافت کیا
کیا رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے میں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رض فرماتے ہیں کہ جو شخص
کہیگا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو اوسکو میں اپنی اس تلوار سے مار ڈالونگا حضرت ابوبکر صدیق رض نے

کہا چلو مین انکی ہمراہ آیا اور آکے دیکہا کہ لوگ رسول اللہ صلعم کی پاس جمع تہے حضرت ابوبکر صدیق رض نی کہا ہٹو
مجہکو راستہ دو لوگون نی راہ کشادہ کر دی حضرت ابوبکر صدیق رض آکی رسول اللہ صلعم کو اوپر جہکے اور آپ پر ہاتہہ پہیرکے
کہا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ پہر لوگون نی پوچہا ای رسول اللہ صلعم کے دوست کیا رسول اللہ صلعم نے
وفات پائی حضرت ابوبکر صدیق رض نی کہا ہان آپنی وفات پائی اوسوقت لوگون نی آنحضرت صلعم کی وفات کو سچ جانا
لوگون نے پوچہا ای رسول اللہ صلعم کے دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ
نماز پڑہی جاوے حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا ہان آپ پر نماز پڑہی جاوے
لوگون نے پوچہا کس طور سے نماز پڑہی جاوے حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ ایک گروہ
کے لوگ داخل ہوکے تکبیر کہین اور نماز پڑہین اور دعا مانگین پہر باہر نکل آوین پہر ایک گروہ داخل ہوئے
اور تکبیر کہے اور نماز پڑہے اور دعا مانگے اور باہر نکل آوے پہر آدمی نماز کیواسطے داخل ہوں
وغارہ نے پوچہا کیا رسول اللہ صلعم دفن کئے جاوین کہا ہان دفن کئے جائین لوگون نی پوچہا کہان
رسول مین کہا جس جاگہہ اللہ تعالی نے آپکی روح مبارک کو قبض کیا ہے وہان پر دفن کئے جائین
دفن نہیں اللہ تعالی نی آپ کی روح مبارک کو قبض نہین کیا مگر پاک جگہہ مین قبض کیا ہے پس لوگون نے
صحبت حضرت ابوبکر صدیق رض نی حکم دیا کہ آنحضرت صلعم کو آپکے باپ کی قرابتدار لوگ غسل دین مہاجرین جمع ہوکی باہم مشورہ
پہر آپ کرنے لگے اور کہا کہ ہم اپنے بہائیون انصار کے پاس چلین اور اس معاملہ مین اپنے ساتہہ
شریک کرین انصار نے کہا کہ ایک شخص انصار سے امیر ہو اور ایک شخص مہاجرین سے امیر ہو
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ بات سنکے کہا کس شخص کے لئے یہہ تین صفات ہین
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
وہ دو شخص کون ہین ایک رسول اللہ صلعم دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہین
پہر حضرت عمر رض نے اپنا ہاتہہ بڑہایا اور حضرت ابوبکر صدیق رض سے بیعت کی اور تمام آدمیون نے

حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے بعیت حسنہ اور جمیلہ کی۔

باجوری نے کہاہے کہ حضرت ابوبکر رضہ کی پہلی فضیلت یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ثانی اثنین اذہما فی الغار دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی صحبت کو رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ثابت کیا اذیقول لصاحبہ لاتحزن حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو رسول اللہ صلعم کا صاحب کہا پس جسنے اسکا انکار کیا اوسنے قرآن شریف کی معارضہ سے کفر کیا تیسری فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی اللہ تعالی کے قول مین اثبات معیت ان اللہ معنا ان فضائل کا ثبوت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے لیئے اجازت دیتا ہے کہ خلافت کیواسطے آپ ہی احق تھے **انس بن مالک** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جسوقت موت کی سختی سے جو کچھہ پایا وہ پایا حضرت فاطمہ زہرا رضہ نے اوسوقت فرمایا واکرباہ رسول اللہ صلعم نے کہا کہ آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی سختی نہین اسلیئے کہ تمہارے باپ کے پاس وہ چیز موجود ہوئی ہے کہ کسیکو چھوڑنے والی نہین ہے یعنی موت اور بابہم ملنا قیامت کے دن ہوگا۔

امام غزالی نے احیا مین کہاہے کہ ابن مسعود رضہ نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان مین اوسوقت آئے جسوقت رسول اللہ صلعم کی جدائی نزدیک ہوئی آپنے ہماری طرف دیکھا اور آپکی آنکھو بھر آئے پھر آپنے فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ اواکم اللہ نصرکم اللہ مین تمکو اللہ تعالی کے ساتھہ ڈر رکھنے کے لیئے وصیت کرتاہون اور تمہارے ساتھہ اللہ کو وصیت کرتاہون تحقیق مین تمکو اللہ تعالی کیواسطے ظاہر ڈرانے والا ہون اور تمکو یہ وصیت کرتاہون کہ اللہ تعالی کے بلاد اور اوسکے عباد مین اللہ تعالی پر علو نہ ڈھونڈو تحقیق اجل قریب ہوئی اور اللہ تعالی کی طرف

بازگشت کا وقت نزدیک آیا اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ اور کاس الاوفیٰ کی طرف
جانا قریب ہوا تم لوگ اپنے نفوس اور اوس شخص پر جو میرے بعد میرے دین مین داخل ہو
میرا سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پہونچا۔ روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
وفات کے وقت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے بعد میری امت کیواسطے کون ہے
اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ میرے حبیب کو بشارت دو کہ آپ کی امت کے
معاملہ مین آپ سے مواخذہ نکرونگا اور آپ کو بشارت دو کہ آپ تمام مخلوق سے بہت جلد پہلے
زمین سے نکلنے والے ہین جسوقت لوگ اوٹھائے جائینگے اور جمع کیے جائینگے آپ اون
سب کے سردار ہونگے تاوقتیکہ آپکی امت جنت مین داخل نہوگی تمام دوسری امتون پر
جنت حرام ہے رسول اللہ صلعم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس بشارت کو سنکے فرمایا اسوقت
میری آنکھین ٹھنڈی ہوئین۔

حضرت عائشہ رضی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہم سے فرمایا کہ ہمکو
سات کنوؤن کی سات مشکون سے غسل دو ہمنے آپ کے ارشاد کے موافق ویساہی کیا آپ نے
غسل کے بعد آرام پایا اور باہر نکل کے آپنے آدمیون کے ساتھہ نماز پڑھی اور اہل احد کے
واسطے مغفرت چاہی اور اون کے لئے دعا مانگی اور اہل انصار کو وصیت کی اور اللہ تعالیٰ کی
حمد کے بعد فرمایا اے مہاجرین کے گروہ تم لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہو اور انصار لوگ جس
ہیئت پر ہتے آج کے دن اوسی ہیئت پر ہین انصار میرے رہنے کی جگہہ ہین یعنی انصار کے
پاس ٹھکانا پکڑا ہے اوسکے کریم کا اکرام کرو یعنی اونکے محسن کی تعظیم کرو اور انصار مین جو شخص
برا ہے اوس سے درگذر کرو پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو دنیا
اوس چیز کے کہ دنیا مین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے مختار کیا پس بندہ نے اوس چیز کو

اختیار کیا جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے اس بات کو حضرت ابوبکر صدیق سنکے رونے لگے
اور اونہون نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی ذات مقدس سے ارادہ کیا ہے آنحضرت صلعم نے
فرمایا اے ابوبکر صبر کرو اور گریہ نکرو اور مسجد کے ستونون کے جو یہ دروازے ہین ان سب کو بند کردو
مگر جس دروازہ سے ابوبکر آتے ہین وہ دروازہ رہنے دو مین اپنے نزدیک صحبت مین کسی مرد کو
ابوبکر رضہ سے افضل نہین جانتا ہون حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے میرے گھر
اور میرے پاس رہنے کے دن اور میرے سحر مین اور میرے سینہ پر وفات پائی اور اللہ تعالی نے
وفات کے وقت آنحضرت صلعم کے لعاب دہن مبارک کے ساتھہ میرے لعاب کو جمع کیا میرے
پاس میرے بہائی عبدالرحمن آئے اونکے ہاتہہ مین مسواک تہی آنحضرت صلعم مسواک کی طرف
مین نے جانا کہ آپ کو مسواک پسند آتی ہے مین نے آپ سے پوچہا کیا آپ کے واسطے مسواک
لے لون آپ نے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہان مین نے مسواک آپکو دے دی آنحضرت نے
مسواک کو اپنے دہن مبارک مین داخل کیا مگر مسواک آپ کو سخت معلوم ہوئی مین نے پوچہا کیا
نرم کرکے آپ کو دون آپ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہان مین نے مسواک نرم کرکے آپکو
دے دی آنحضرت صلعم کے پاس پانی کا کوزہ تہا آپ اپنا دست مبارک اوسمین ڈالتے تہے
اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ ان للموت لسکرات پہر آپ نے اپنے دست مبارک کو سیدہا کیا اور کہنے لگے
الاعلی الرفیق الاعلی کہتے تہے اوسوقت مین نے کہا خدا کی قسم آپ ہمکو اختیار نفرمائین گے
سعید بن عبداللہ رضہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت انصار نے دیکہا
کہ آپکا ثقل بڑہ رہا ہے انصار مسجد مین پہرنے لگے حضرت عباس رضہ اوسوقت نبی صلعم کے
پاس آئے اور اونکی جگہہ اور اونکے ڈر کرنے سے آپ کو خبر کی پہر آپ کے پاس فضل رضہ آئے
اونہون نے مثل حضرت عباس رضہ کے آپ کو اطلاع کی پہر حضرت علی رضہ آئے اور مثل اوسکے

آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا دستِ مبارک لانبا کیا اور فرمایا ہاتھ کو پکڑو آپ کی دست مبارک کو
پکڑا آپنے دریافت کیا تم لوگ کیا کہتے ہو اونہوں نے کہا ہمکو ڈر ہے کہ آپ وفات پائیں اور
انصار کی عورتیں آپ کے پاس انصار کے جمع ہونے سے فریاد و بکا کریں رسول اللہ صلعم اوٹھے
اور حضرت علی اور حضرت فضل پر ٹیکا دئے ہوئے باہر نکلے اور آپ کے سامنے حضرت عباس رض
تھے اور آپ کے سر مبارک پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی اور آپکے پاؤں چلنے مین زمین سے
لگتے جاتے تھے یہان تک کہ آپ آکے منبر کے نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور آدمی
آپکی طرف اوٹھکے آئے آپ نے اللہ تعالی کی حمد وثنا کی اسکے بعد فرمایا ای لوگو مجھ کو
خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ میرے اوپر موت کا خوف کرتے ہو گویا تم لوگ موت کا انکار کرتے ہو
کیا سبب ہے جو تم اپنے نبی کی موت کا انکار کرتے ہو کیا میرے مرنے کی خبر تمہاری طرف
نہ آئی اور تمہارے لوگون کے مرنے کی خبر تمہارے پاس نہ آئی کیا میرے پہلے جو
نبی مبعوث ہو کر بھیجا گیا ہے وہ ہمیشہ رہا ہے جو مین تمہارے بیچ مین ہمیشہ رہون تم لوگ
آگاہ ہو جاؤ کہ مین اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہون اور تم لوگ اللہ تعالی کے ساتھ
ملنے والے ہو اور مین تم لوگون کو اول مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنیکے واسطے وصیت کرتا ہون
اور مہاجرین کو مین اوس چیز کے درمیان وصیت کرتا ہون جسمین وہ لوگ ہین اللہ تعالی نے
فرمایا ہے وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا۔ آخر سورہ تک اور
تحقیق تمام امور اللہ تعالی کے حکم سے جاری ہوتے ہین تم لوگون کو کسی کام کی برائی کی
جلدی کیطرف آمادہ نکرے اسلئے کہ اللہ تعالی کسی کی جلدی سے امور مین جلدی نہین کرتا
اور جو شخص اللہ تعالی پر غلبہ چاہتا ہے اللہ تعالی اوسپر غالب آتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کے
ساتھ خدع کرتا ہے اللہ تعالی اوسکے ساتھ خدع کرتا ہے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن

تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم قریب ہے کہ تم لوگ ہلاک ہو جاؤ
اور زمین مین فساد کرو اور قطع ارحام کرو اور مین انصار کے ساتھہ نیکی کرنیکے لئے وصیت
کرتا ہون انصار وہ لوگ ہین جنہون نے تمسے پہلے مدینہ مین ٹھکانا پکڑا اور ایمان قبول کیا
تم لوگ انصار کے ساتھہ اچھا معاملہ کرو کیا انصار نے تمکو اپنے میوون مین حصہ نہین دیا
کیا انصار نے اپنے شہرون مین تمکو وسعت نہین دی کیا انصار نے تم لوگون کو اپنی ذات پر
اختیار نہین کیا حالانکہ انصار تنگی کی حالت مین تھے آگاہ ہو جاؤ جو شخص اسبات پر ولی ہوا کہ وہ
آدمیون کے درمیان حکم کرے اون مین اوسکو چاہیئے کہ جو شخص محسن ہے اوسکی بات کو
وہ ولی قبول کرے اور اون سے جو ایک برا ہے وہ ولی اوسکے قصور کو معاف کرے
آگاہ ہو جاؤ انصار پر کسی شخص کو اختیار نہ کرو آگاہ ہو جاؤ مین تمسے آگے جانیوالا ہون اور
تم لوگ مجھسے ملنے والے ہو آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے عدہ کی جگہہ حوض کوثر ہے وہ میرا حوض
شام اور صنعاء یمن کے درمیان جو فاصلہ میری نگاہ مین ہے وہ حوض اوس سے زیادہ
عریض ہے اوس حوض مین کوثر کا پرنالہ گرتا ہے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور مسکہ سے
زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اوس پانی سے جو شخص پیویگا وہ کبھی پیاسا نہوگا
اوس حوض کے سنگریزے موتی اور مٹی اوسکی مشک کی ہے کل کے دن موقف مین جو شخص
اوسکا پانی حرام ہوا تمام خیر اوسپر حرام ہوگی جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ کل
میرے پاس اوس حوض پر وارد ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھہ کو اوس
کہ لائق نہین ہے روکے مگر کہنے کی بات کہے اور کرنیکا کام کرے۔

اسکے بعد حضرت عباس رض نے کہا یا رسول اللہ صلعم قریش کو وصیت فرمایئے آپنے
فرمایا کہ اس امر مین قریش کو وصیت کرتا اور اس وصیت مین تمام مخلوق قریش کے تابع ہے

نیک کردار اونکے نیک کردار کیواسطے اور بدکردار اونکے بدکردار کیواسطے ہیں پس آل قریش کو
آدمیون کے ساتھہ خیر کرنیکے لئے وصیت کرتا ہوں ای لوگو گناہون نے نعمتون کو تغیر
کر دیا ہے اور قسمتون کو بدل دیا ہے جسوقت آدمیون نے نیکی کی اونکے امامون نے
اونکے ساتھہ نیکی کی اور جسوقت آدمیوں نے بدکاری کی اونکے اماموں نے اونکو عاق کر دیا
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اسی طرح ہم بعض ظالمون کو بعض پر مسلط کرتے ہیں بسبب اوس عمل کے جو وہ لوگ کرتے تہے
ابن مسعود رضہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے ابوبکر رضہ سے فرمایا کہ تم سوال کرو
ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اجل قریب ہوئی آپنے فرمایا تحقیق اجل نزدیک ہوئی
حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا نبی اللہ جو چیز اللہ تعالی کے نزدیک ہے آپ کو گوارا ہو
کاش مجہکو معلوم ہوتا کہ ہماری جائے بازگشت کہان ہوگی آنحضرت صلعم نے فرمایا الی اللہ
والی سدرۃ المنتہی ثم الی جنۃ الماوی والفردوس الاعلی والکاس الاوفی والرفیق الاعلی والحظ
والعیش المہنی پہر ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا کہ آپ کو کون غسل دیگا آپنے فرمایا کہ میری اہلبیت کے
قریب تر ہین اور اونکے جو قریب تر ہیں وہ غسل دین حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا
کس چیز مین آپکو کفن دین آپنے فرمایا کہ مجہکو انہیں میرے کپڑوں اور حلہ یمانی اور مصر کے سفید
کپڑے کا کفن دیا جائے پہر ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا ہم آپ پر نماز کس طرح سے پڑہین
اس بات پر ہم سب لوگ رونے لگے اور آپ بہی روئے پہر آنحضرت صلعم نے فرمایا ٹہیرو
غفر اللہ لکم وجزاکم عن نبیکم خیرا جسوقت تم مجہہ کو غسل دو اور کفن پہنا و مجکو میرے تخت پر میرے
اس گہر مین قبر کے کنارے پر رکہہ دینا پہر تم لوگ میرے پاس سے ایک گہڑی کیواسطے
چلے جانا اسلئے کہ اول مجہپر جو نماز پڑہیگا اللہ عزوجل پڑہیگا اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے مجہپر رحمت

بھیجتے ہین پہر اللہ تعالی میرے اوپر نماز پڑہنے کیواسطے فرشتون کو اذن دیگا مخلوق خدا سے
اول جو شخص میرے پاس آکے مجہپر نماز پڑہیگا جبرئیل علیہ السلام ہین پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر
عزرائیل علیہم الصلوۃ والسلام اپنے کثیر لشکر کے ساتھہ مجہپر نماز پڑہینگے پہر تمام ملائکہ نماز پڑہینگے پہر تم
لوگ فوج فوج اور گروہ گروہ جمع ہوکے مجہپر نماز پڑہنا اور سلام بہیجنا اور جس طرح مردہ کے اوصاف
بیان کرکے روتے ہین تم لوگ ویسے رونے اور آواز اور نالہ سے مجہکو ایذا نہ دینا اور تم لوگون سے
پہلے امام نماز کی ابتدا کرے اور میرے اہلبیت جو قریب تر ہین اور اونکے قریب تر جو لوگ ہین
نماز پڑہین پہر عورتون کے گروہ پہر بچون کے گروہ مجہپر نماز پڑہین ۔ پہر حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے
پوچہا کہ آپ کو قبر مین کون شخص رکہے آپنے فرمایا میرے اہلبیت کا گروہ جو نزدیک تر ہے اور
اونکے نزدیک تر جو لوگ ہین مجہکو قبر مین رکہین اونکے ساتھہ ملائکہ ہونگے تم لوگ
اور وہ تمکو دیکہتے ہین اسکے بعد آپ نے لوگون سے فرمایا کہ میرے پاس سے
میرے بعد جو شخص آئے اوسکو میری وصیت پہونچا دو عبد اللہ ابن مسعود
کہ ربیع الاول کے آغاز مین بلال رضہ آئے اور اونہون نے نماز کیواسطے اذن
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضہ سے کہدو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑہا دین
مین باہر نکلا اور مین نے آدمیون کے درمیان سو حضرت عمر رضہ کے دروازہ
اور ابوبکر صدیق رضہ اون لوگون مین نہ تہے مین نے عمر رضہ سے کہا ای عمر آپ
آدمیون کو نماز پڑہا دو عمر رضہ کہڑے ہوگئے جسوقت اونہون نے تکبیر کہی اور اونکی آواز بڑی
تہی رسول اللہ صلعم نے تکبیر مین حضرت عمر رضہ کی آواز سنی آپنے پوچہا ابوبکر کہان ہین اس بات سے
اللہ تعالے اور مسلمان لوگ انکار کرینگے آپنے تین بار ایسا ہی فرمایا اور کہا کہ ابوبکر رضہ سے
کہو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑہاوین حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر رضہ نرم دل

آدمی ہین جسوقت آپکے مقام پر وہ نماز پڑہانے کہڑے ہونگے اون پر گریہ غلبہ کریگا آنحضرت صلعم نے
اسکے جواب مین فرمایا اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ ابوبکر صدیق رض سے کہو کہ وہ آدمیونکو
نماز پڑہاوین عبداللہ ابن زمعہ نے کہا کہ حضرت عمر رض کے نماز پڑہنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض نے
نماز پڑہی اسکے بعد حضرت عمر فاروق رض عبداللہ ابن زمعہ سے کہتے تہے تیرا بہلا ہو تو نے میرے
ساتہہ کیا معاملہ کیا خدا کی قسم ہے اگر مین یہ گمان کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہسے
نہین کہا ہے مین ایسا کام نکرتا عبداللہ ابن زمعہ حضرت عمر رض کے جواب مین کہتے تہے کہ مین نے
اس کام کیواسطے آپ سے اولی کسی شخص کو نہین دیکہا تہا۔

حضرت عائشہ رض نے کہا ہے کہ مین نے جو کچہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا اور آپ کو ابوبکر صدیق رض کی طرف سے پہیرنا چاہا تہا تو اوسکا یہ سبب تہا کہ حضرت ابوبکر
صدیق رض کو دنیا کی طرف رغبت نہی تہی اور مین نے اس سبب سے بہی کہا تہا کہ ولایت مین
خطرے ہین اور ہلاکت ہے مگر جس شخص کو اللہ تعالی ہلاکت سے بچاوے وہ بچتا ہے
اور اس بات کا بہی مجہکو خوف تہا کہ جو شخص رسول اللہ صلعم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زندگی مین کہڑا ہوگا لوگ اوسکو دوست نرکہینگے مگر جسکو اللہ تعالی چاہے اوسکے ساتہہ خلاف
نکرینگے ورنہ اوسکے ساتہہ لوگ حسد کرینگے اور اوسپر بغاوت کرینگے اور اوسکو شوم جانینگے پس اسوقت
حکم اللہ تعالی کا حکم ہے اور قضا قضاے الہی ہے حضرت ابوبکر صدیق رض کی نسبت
جس بات سے مین دین اور دنیا کے معاملہ مین اندیشہ کرتی تہی اللہ تعالی نے اوس سے اونکو بچایا
حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے جبکہ وہ دن تہا کہ رسول اللہ صلعم نے
اوسدن وفات پائی اول دن مین آدمیون نے آپکی بیماری مین تخفیف دیکہی لوگ اپنے اپنے
مکانون کو اور اپنی اپنی ضرورتون کیواسطے آپ سے خوش ہوکے چلے گئے اور رسول اللہ صلعم کو

عورتون کے پاس چہوڑ گئے ہم عورتین رسول اللہ صلعم کے پاس تہین اور آپکی صحت کی امید
اور فرحت سے ہم عورتین ایسے حالمین تہین کہ اوس کسے پہلے اوس حال مین نہین تہین
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سب عورتین میرے پاس سے چلی جاؤ یہہ فرشتہ میرے پاس آنیکے واسطے
اجازت چاہتا ہے میرے سوا جو شخص مکان مین تہا مکان سے باہر چلا گیا اور آپکا سر مبارک
میرے آغوش مین تہا آپ بیٹہہ گئے اور مین مکان کے گوشہ مین الگ ہو گئی آپ نے
فرشتہ کے ساتہہ مخفی طور سے دیر تک باتین کین پہر آپ نے مجہہ کو بلایا اور اپنے سر مبارک کو
میرے آغوش مین رکہہ دیا اور عورتون کو آنیکے واسطے اجازت دی مین نے کہا یہ تو جبرئیلؑ
کا حس نہ تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ای عائشہ بیشک جبرئیل نہ تہے یہ ملک الموت ہین میرے
پاس آئے ہین اور اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی عزوجل نے مجہکو آپ کے
اور مجہکو حکم کیا ہے کہ آپ کی پاس بلا اجازت کو داخل نہون اگر آپ مجہکو اجازت
لوٹ جاؤن گا اور اگر آپ اجازت دینگے تو آپ کے پاس داخل ہونگا اور اللہ تعالی
مجہے حکم دیا ہے کہ جبتک اجازت نہ دین مین آپ کی روح مبارک کو قبض نہ
کیا حکم ہے مین نے عزرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام کے آنے تک
یہ ساعت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی ہے حضرت عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلعم
ہمارے ساتہہ ایسے امر کے ساتہہ پیش آئے کہ ہمارے پاس اوسکا کوئی جواب نہ تہا اور
نہ کوئی رائے رہتی پس ہم غم سے چپ ہو گئے اور ہماری حالت چیخ مارنے کی سی تہی اور
ہم کچہہ جواب نہین دیتے تہے اور اس امر کے عظیم ہونے کی وجہ سے اور ہمارے دلون مین
جو ہیبت بہر گئی تہی اوسکے باعث اہلبیت کے لوگون مین سے کسی نے کلام نہین کیا سب
اہلبیت چپ تہے حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام اپنی ساعت مین آئے

اور سلام کیا حضرت جبریل علیہ السلام کے حسن کو مین نے پہچانا اور اہلبیت نکل کے باہر چلے گئے
جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالی عزوجل نے آپکو سلام کہا ہے
اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین وہ چیز کہ اللہ تعالی آپسے پوچھتا ہے اللہ تعالی اوس سے
زیادہ تر عالم ہے لیکن اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کی کرامت اور شرف کو زیادہ کرے
اور مخلوق پر آپ کی شرف اور بزرگی کو پورا کرے اور آپکی اُمت مین سنت رہے آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ مین اپنے آپ کو دردمند پاتا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا آپکو بشارت ہو اللہ تعالی نے
یہ ارادہ کیا ہے کہ جو چیز آپ کے لیئے مہیا کی ہے وہ آپ کو پہونچائے آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ ملک الموت نے میرے پاس آنے کی اجازت چاہی ہے اور جو کچہہ خبر تہی اوس سے
جبریل علیہ السلام کو آگاہ کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا رب آپکا مشتاق ہے
کیا ... ئیل علیہ السلام نے اس بات سے آپ کو آگاہ نہین کیا جو آپ کے پاس اجل ہونیکے
... ارادہ کرتے ہیں قسم ہے خدای عزوجل کی ملک الموت نے کسی کے پاس آنیکے
لیئے اجازت نہین چاہی اور نہ وہ ہمیشہ اذن طلب نہیں کرتے مگر آپ کے شرف کو پورا کرنیکو
... اذن طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالی آپکا مشتاق ہے آنحضرت صلعم نے جبریل
سے شکے فرمایا کہ جب ایسا امر ہے تو تم ٹھیر جاؤ یہان تک کہ عزرائیل علیہ السلام آجاوین
اسکے بعد آنحضرت صلعم نے عورتوں کو اپنے پاس آنیکے واسطے اجازت دی اور حضرت
فاطمہ زہرا رضہ سے کہا کہ میرے نزدیک آؤ حضرت فاطمہ زہرا آپ پر جھک گئین آپ نے
اوسے راز کی باتین کہین حضرت فاطمہ زہرا نے اپنا سر اوٹھایا اور اونکی آنکھوں سے آنسو
جاری تہے اور بات کرنے کی طاقت نہ تہی پھر آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ زہرا رضہ سے
فرمایا کہ اپنا سر میرے نزدیک لاؤ پھر حضرت فاطمہ زہرا آپکی طرف جھک گئیں آپ نے اونکے

ساتھہ راز کی باتیں کہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر اوٹھایا اور آپ ہنس رہی تہین مگر اونکو بات
کرنے کی طاقت نہ تہی ہمسے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے یہ تعجب کی بات دیکھی اس حادثہ کے بعد مین نے
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اونہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو خبر دی اور
مجھسے کہا کہ مین آجکے دن وفات پاونگا ہون مین یہ بات سنکے رونے لگی پہر رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اے بیٹی اللہ تعالی سے یہ دعا مانگی ہے کہ تمکو اہل بیت سے پہلے مجھہ سے ملائے اور تمکو میرے
ساتھہ کرے اس بات سے مین ہنسی پہر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے دونون فرزندوں کو
آپ کے نزدیک کیا آنحضرت صلعم نے دونون صاحبزادون کو سونگھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہا کہ حضرت ملک الموت آئے اور سلام کیا اور اجازت چاہی آنحضرت صلعم نے ملک الموت کو
آنے کیواسطے اجازت دی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا اے محمد صلعم مجھکو آپ کیا
حکم دیتے ہیں آپنے فرمایا مجھکو میرے رب کے ساتھہ ملاؤ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا
ہان آجہی کے دن آپ اپنے رب سے ملینگے آگاہ ہوجاؤ کہ آپ کا رب آپکا مشتاق ہے
اور اللہ تعالی کو آپ کا جو تردد ہے اللہ تعالی نے کسی سے ایسا تردد نہین کیا اور اللہ تعالی نے
مجھکو کسی کے پاس داخل ہونے سے منع نہین کیا مگر آپ کے پاس اذن سے داخل ہونیکے
واسطے حکم کیا ہے اور ایکی گہڑی آپ کے سامنے ہے یعنی یہی وقت ہے عزرائیل علیہ السلام آپ سے
یہہ کہکر باہر چلے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور السلام علیک
یا رسول اللہ کہا اور کہا کہ یہ میرا آخر واترنا زمین کی طرف ہے ہمیشہ کیواسطے وحی طی ہوگئی
اور دنیا بہی لپیٹی گئی اور آپ کے سوا زمین پر میری کوئی حاجت نہ تہی اور زمین مین میری
کوئی حاجت نہ تہی مگر آپکی حضوری اسکے بعد مجھہ کو ہمیشہ اپنی جگہہ رہنا ہے قسم اللہ تعالی کی
کہ اوسے آپ کو پیغمبری برحق کے ساتھہ بہیجا ہے اہلبیت میں کوئی طاقت نہ رکہتا تہا کہ کسی

کلمہ کے ساتھہ آپ کو جواب دے اور آپ سے جو بات سی جاتی تھی اوسکے عظیم ہونے کے
باعث کسی کو طاقت نہ تھی کہ کسی آدمی کو آپکے قرابتی مردون کے پاس بھیجے آپکی ایسی حالت سے
ہم لوگ غمگین ہوے اور ڈرے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ میں اوٹھ کے رسول اللہ صلعم کی
طرف گئی اور مین نے آپکا سر مبارک اپنی چہاتی پر رکھا اور آپ کے سینہ مبارک کو مین نے پکڑ لیا آپ
بیہوش ہوجاتے اور پھر ہوش مین آتے تھے اور آپکی پیشانی ایسا پسینا ٹپکاتی تھی کہ مین نے
کسی آدمی سے ایسا پسینا ٹپکتا ہوا ہرگز نہ دیکھا مین اوس پسینے کو پونچھتی جاتی تھی مین نے
کسی شے کی خوشبو آپکے پسینے سے پاکیزہ نہین دیکھی مین آپ سے کہتی تھی میرے ماں باپ
اور میرے اہل آپ پر فدا ہوں اسوقت آپکو افاقہ ہوا آپکی پیشانی مبارک سے کس قدر پسینا
گرتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عائشہ مومن کی جان پسینے سے نکلتی ہے اور کافر
کی جان اوسکی باچھون سے نکلتی ہے جیسے گدہے کی جان نکلتی ہے ہمنے آپکی یہ حالت
... لے اوسوقت خوف کیا اور اپنے اہل کے پاس آدمی کو بھیجا مردون مین جو اول
... آیا وہ میرے بھائی تھے اور آپ کے پاس حاضر نہین ہوئے تھے میرے باپ نے
اونکو میرے پاس بھیجا تھا رسول اللہ صلعم نے قبل اسکے کہ کوئی آدمی آئے وفات پائی
اللہ تعالی نے لوگون کو آپ کے پاس آنے سے اسواسطے روکا تھا کہ حضرت جبرئیل
اور حضرت میکائیل کو آپ کے پاس مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم جسوقت بیہوش ہوتے تو
بل الرفیق الاعلی فرماتے تھے اس فرمانے سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا اختیار آپکی طرف لوٹایا جاتا
تھا اور باربار اسکا اعادہ کیا جاتا تھا اور آپکی مرضی مبارک دریافت کی جاتی تھی کہ آپ کیا
چاہتے ہیں اسکے جواب مین آپ بل الرفیق الاعلے فرماتے تھے جسوقت آپ نے کلام کیا تو یون
فرمایا نماز پڑھو نماز پڑھو جبتک تم سب لوگ نماز پڑھتے رہو گے ہمیشہ ایسی حالت پر قائم

رہوگے آپ بیمار کیواسطے وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور
الصلوہ الصلوہ کہتے رہے ۔

حضرت عائشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کی چاشت اور
نصف النہار کے درمیان وفات پائی فاطمہ تہ ہرا رضہ نے کہا ہے خدا کی قسم مین نے
دوشنبہ کے دن کو نہین دیکہا مگر اس دن مین ہمیشہ امت محمدیہ پر کوئی بڑی مصیبت پہونچی ہے
ام کلثوم رضہ نے جسدن حضرت علی رضہ کا واقعہ کوفہ مین ہوا اسیطور سے کہا کہ مین نے
دوشنبہ کے دن کوئی خیر نہیں دیکھی اس دن مین رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور اسی دن
حضرت عمر فاروق رضہ شہید ہوے اور اسی دن میرے باپ بہی شہید ہوے ۔

حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی
آدمیون نے اسقدر ہجوم کیا کہ فریاد بلند ہوئی اور رسول اللہ صلعم میرے کپڑے سے ڈہاپ
دیئے گئے اور لوگون نے باہم اختلاف کیا بعض نے آپ کی وفات کو جہوٹ جانا بعض
لوگ گونگے ہوگئے اور بہت دنون کے بعد بولے اور بعض لوگ خلط کرکے بہکی باتیں کرنے لگے
اور ایک گروہ باقی رہا کہ اونکے عقول اونکے ساتہہ تہے اور ایک گروہ اپنی جاسے بیٹہہ گیا
حضرت عمر فاروق اوس گروہ مین تہے جسنے آپکی وفات کو جہوٹ جانا تہا اور حضرت علی رضہ اوس
گروہ مین سے تہے کہ اپنی جاسے بیٹہہ گیا تہا اور حضرت عثمان رضہ اوس گروہ مین تہے کہ گونگا ہوگیا تہا
حضرت عمر رضہ نکل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا رسول اللہ صلعم نے وفات نہین پائی
البتہ ضرور اللہ تعالی آپ کو لوٹاویگا منافقین سے جو لوگ رسول اللہ صلعم کی وفات کی آرزو
کرتے تہے اونکے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے جاوینگے اللہ تعالی عزوجل نے جسطرح سے
حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہہ وعدہ کیا تہا اوسیطرح اپکے ساتہہ بہی وعدہ کیا ہے آنحضرت

صلعم آپ لوگوں کے پاس آوینگے۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے
کہا کہ تم لوگ اپنی زبانوں کو رسول اللہ صلعم کی وفات کے ذکر سے روکو رسول اللہ صلعم نے
وفات نہین پائی کوئی شخص یہ ذکر نہ کرے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور میں اس ذکر
کو نہ سنون ورنہ خدا کی قسم اپنی تلوار سے اوسکے سر کو مارونگا۔
لیکن حضرت علی رضہ بیٹھ گئے اور مکاں میں رہے اور حضرت عثمان رضہ کسی سے بات
نہیں کرتے تھے آدمی اونکا ہاتھ پکڑ کے لاتے تھے اور لیجاتے تھے اور جس حال میں
ابوبکر تھا اور حضرت عباس رضہ تھے مسلمانون سے کوئی آدمی اوس حال میں نہ تھا اللہ تعالی نے
ان دونون کو سداد اور توفیق عنایت کی تھی اگرچہ آدمی نہین ڈرے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے
قول سے ڈرے یہانتک کہ حضرت عباس آئے اور کہا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
رسول اللہ صلعم نے بتحقیق موت کا ذائقہ چکھا اور اللہ تعالی نے آپ سے کہا ہے اور اللہ تعالی کا
قول تم لوگون کے سامنے ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۔
اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کو آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر پہونچی اوسوقت حضرت
ابوبکر رضہ بنی الحارث ابن الخزرج مین تھے وہاں سے آگئے اور رسول اللہ صلعم کی طرف دیکھا
پھر آپ پر جھک کے آپ کو بوسہ دیا پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون اللہ تعالی دوبارہ
آپ کو موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا اللہ تعالی کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
وفات پائی پھر حضرت ابوبکر صدیق نکل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا اے لوگو جو
شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص محمد صلعم کے
رب کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم کا رب زندہ ہے اور اوسکے لئے موت نہیں ہے اور یہ

ایت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او
قتل انقلبتم علی اعقابکم آخر آیة تک آدمیون نے اس آیة کو سوا آج کے دن کے
اس سے پہلے نہیں سنا تہا اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کو
جسوقت رسول اللہ صلعم کی وفات کی خبر پہونچی رسول اللہ صلعم کے مکان میں آئے رسول اللہ
صلعم پر درود بہیج رہے تہے اور انکی آنکھوں مین آنسو تہے اور آپکی ہچکی بلند تہی ایسی حالت
مین بہی اپنے قول اور فعل مین چالاک تہے حضرت ابوبکر صدیق رض رسول اللہ صلعم پر جہک
گئے اور آپکے چہرہ مبارک کو کہولا اور آپکی پیشانی اور رخساروں پر بوسہ دیا اور آپکے چہرہ مبارک پر
ہاتہ پہیرا اور روتے تہے اور کہتے تہے میرے ماں باپ میری جان میرے اہل آپ پر فدا ہون
آپ پاکیزہ زندگی کی اور پاکیزہ حالت پر آپنے وفات پائی آپکی وفات سے وہ ... صلعم ہوگئی
کہ کسی نبی کی وفات سے وہ چیز منقطع نہین ہوئی آپ کی وفات کا ایسا امر ہے آپ ...
عظیم ہیں اور رونے سے آپ جلیل ہین کہ آپکی وفات کی تلافی رونے سے نہ ...
امر مین ایسے مخصوص ہوگئے ہیں کہ آپ نے سب کے غموں کو بہلا دیا اور
اور غموں کی تسلی ہو گئی اور اس امر میں ہم سب آپکے نزدیک برابر ہین آپکو کسی کی ...
اگر آپ اپنی موت کو خود اختیار نفرماتے تو ہم اپنی جانیں آپ کے غم مین ...
ہم لوگون کو رونے سے منع نہ کرتے تو آپ کے اوپر اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کو جاری
کرتے جس چیز کو ہم اپنے اوپر سے دفع نہین کر سکتے وہ دلی رنج ہے اور آپکا ذکر ہے کہ
یہ دونوں باہم ہم قسم ہین اور ہمیشہ رہنے والے ہین ای میرے اللہ آپ کو ہماری
خبر پہونچا ای محمد آپ پر اللہ تعالی کی رحمت نازل ہو اپنے رب کے نزدیک ہمکو یاد کرو
اور آپ کو ہمارا دہیان رہے ای محمد صلعم اگر ہمارے پاس آپ تحمل اور وقار کو نہ چہوڑ جاتے

تو اس وحشت سے جو آپ کی ہمارے پاس چہوڑ سی ہے کوئی شخص ایسی حالت پر قائم نہ رہتا اے میرے اللہ آپ ہی کے پاس ہماری خبر پہونچا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بیچ مین محفوظ رکہہ —

ابن عمر رض نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض جسوقت رسول اللہ صلعم کے مکان مین آئے اونہون نے رسول اللہ صلعم پر درود بہیجی اور اللہ تعالی کی حمد کی اہلبیت نے ایسی فریاد کی کہ اہل مصلی نے اوس فریاد کو سُنا جسوقت کوئی بات ذکر کی اہلبیت نے فریاد کو زیادہ کیا اہلبیت کی فریاد کو سکون نہیں ہوا مگر ایک آدمی کے سلام علیک کرنے سے سکون ہوا جو اوسنے دروازہ پر پکار کے کہا وہ آواز ایک صبر والے آدمی کی تہی السلام علیکم یا اہل البیت كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ آخر آیہ تک اور اوسی سلام علیک کرنیوالی نے یہہ بہی کہا تحقیق اللہ تعالے کے معاملہ مین ہر ایک شخص کے لئے ایک قائم مقام ہے اور ہر ایک امید کیواسطے حصول ہے اور ہر ایک خوف سے نجات ہے اللہ ہی ہے اوسی سے امید رکہو اور اوسکے ساتہہ واثق رہو اور اوسکے حکم کو سُنو اور رونے کو موقوف کرو اور فریاد کو قطع کرو جسوقت رونا موقوف ہوا اوس آواز کرنیوالے کی آواز پہر نہ تہی کوئی آدمی لوگون مین سے اوسکے دیکہنے کے واسطے گیا مگر کسی کو نہیں دیکہا پہر اہلبیت رونے لگے پہر دوسری بار منادی کرنیوالے نے ندا کی اوسکی آواز کو لوگ نہیں پہچانتے تہے اے اہلبیت اللہ تعالی کو یاد کرو اور ہر حال مین اوسکی حمد کرو تم مخلصین سے ہوگے اللہ تعالی کے معاملہ مین ہر مصیبت سے صبر ہے اور ہر مرغوب چیز کا عوض ہے اللہ ہی ہے اوسی کی اطاعت کرو اور اوسکے حکم پہ عمل کرو حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ یہ آواز دینے والے حضرت خضر اور حضرت الیسع علیہما السلام ہیں یہ دونوں حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں —

قعقاع بن عمرو رض سے حضرت ابوبکر صدیق رض کے خطبہ کی حکایت کو پورے
طورسے ایا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض آدمیوں مین خطبہ پڑہنے کیواسطے
کہڑے ہوئے ایسا خطبہ پڑہا کہ آدمیوں کے آنسو جاری ہوگئے اور جلیل تر اوس خطبہ میں وہ تہی
جو رسول اللہ صلعم پرہیجی گئی تہی حضرت ابوبکر صدیق رض نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی کہ ہر حال مین
اللہ تعالی کو حمد ہے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ اللہ تعالی نے اپنے وعدہ کو سچا کیا
اور بندہ کو نصرت دی اور گروہوں پر تنہا اوسکو غالب کیا ایک اللہ تعالی ہی کیواسطے حمد ہے اور
میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ تعالی کے بندہ اور اوسکے رسول ہین اور اللہ تعالی کے
نبیون کے خاتم ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ قرآن شریف اللہ تعالی کی کتاب ہے
جس طرح وہ نازل ہوئی ہے اور دین جیسا کہ شرع کیا گیا ہے خدا کا دین ہے اور حدیث
ویسی ہی ہے جسطرح حدیث کی گئی ہے اور قول وہ ہے جو کہا گیا ہے اور اللہ تعالی
حق ہے اور ظاہر ہے ای میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بہیج جو تیرا بندہ
رسول اور تیرا نبی اور تیرا حبیب اور تیرا امین ہے اور تیرا اچہا ہوا اور تیرا برگزیدہ
اوس درود سے افضل درود ہو جو تونے اپنی مخلوق سے کسی پر بہیجی ہے ای میرے اللہ
اپنی رحمت اور اپنا عفو اور اپنی درود اور برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر جو نبیوں کا سردار
اور خاتم النبیین اور امام المتقین ہین محمد صلعم نیکیوں کے قائد اور خیر کے امام ہین اور رسول
رحمت ہین ای اللہ اوسکی قربت کو نزدیک کر اور اوسکی برہان کو عظمت دے اور اونکے
مقام کو مکرم کر اور اونکو مقام محمود مین اوٹہا کہ اولین اور آخرین اونپر رشک کرین اور قیامت
کے دن ہمکو اونکے مقام محمود سے نفع دے اور ہمارے درمیان اونکو دین اور دنیا مین
خلیفہ کر اور جنت مین اونکو درجہ اور وسیلہ پر پہونچا ای میرے اللہ محمد صلعم کی آل پر درود بہیج

اور محمد صلعم اور آپکی آل پر برکت نازل کر جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجی اور برکت
نازل کی تحقیق تو ستودہ اور مجید ہے۔

حمد اور صلوۃ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا اے لوگو جو شخص محمد صلعم کی
عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا پس
اللہ تعالی زندہ ہے موا نہیں اللہ تعالی نے اپنے حکم میں تمہاری طرف تقدم کیا ہے تم لوگ
بیقراری سے کے ساتھ اوسکو نہ پکار و اسلئے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلعم کیواسطے وہ چیز
اختیار کی ہے کہ جو چیز تمہارے پاس ہے وہ چیز اوس سے بہتر ہے اور اللہ تعالی نے
آپ کو اپنے ثواب کی طرف لیا ہے اور تمہارے پیچھے اپنی کتاب اور نبی صلعم کی سنت کو
چھوڑا ہے جسنے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو پکڑا اوسنے اللہ تعالی کو پہچانا اور جسنے
ان دونوں چیزوں کو چھوڑا اوسنے اللہ تعالی کا انکار کیا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم
ہاتھ سے طور سے رہنا تم سے عادل قائم رہے اور تمکو شیطان تمہارے نبی کی وفات کی
ساتھ مشغول نکرے اور تمکو شیطان تمہارے دین سے فریب مین نہ ڈالے تم لوگ خیر کے
ساتھ جلدی کرو اور شیطان کو خیر سے عاجز کرو اور اوسکو مہلت نہ دو کہ تمہارے ساتھ
آکر مل جائے اور تمکو فتنہ مین ڈالے۔

ابن عباس رض نے کہا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق رض اپنے خطبہ سے
فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا ہے تم یہ کہتے ہو
کہ نبی صلعم نے وفات نہین پائی کیا تمنے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن ایسا
اور ایسا کہا اور ایک دن ایسا ایسا اور ایسا کہا اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ عمر رض نے کہا خدا کی قسم ہے میرے پاس جب سے کتاب اللہ نازل

ہوئی ہی گویا کتاب اللہ مین مین نے اس آیت کو اس سے پہلے نہین سنا تہا مین گواہی
دیتا ہون کہ کتاب اللہ ویسی ہی ہے جیسی نازل کی گئی ہے اور حدیث ویسی ہی ہے جیسی
حدیث کی گئی ہے تحقیق خدا ہی تعالی زندہ ہے اوسکو موت نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ وصلوات اللہ علی رسول اللہ تعالی کے رسول کو ہم اوسکے نزدیک شمار
کرتے ہین رسول اللہ پر اللہ تعالی کی درود اور سلام ہووے پہنچے حضرت عمر فاروق رضی نے کہکے
حضرت ابوبکر صدیق رضی کی طرف بیٹھ گئے **حضرت عائشہ** رضی نے کہا ہے کہ جسوقت
لوگ رسول اللہ صلعم کے غسل دینے کیواسطے جمع ہوئے لوگون نے کہا خدا کی قسم ہم
نہین جانتے کہ رسول اللہ صلعم کو کسطور سے غسل دین آیا رسول اللہ صلعم کے کپڑے اوتار کے
غسل دین جیسے کہ ہم اپنی میتون کے کپڑے اوتار کے اون کو غسل دیتے ہین یا
آپ کو آپ کے کپڑون مین غسل دین حضرت عائشہ رضی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے
اون لوگون پر خواب کو بہیجا اون مین سے کوئی آدمی باقی نہ تہا مگر اپنی ڈاڑہی کو اپنے
سینہ پر رکہہ کے سورہا تہا پہر کہنے والے نے کہا جو وہ معلوم نہوا رسول اللہ صلعم اسکو
غسل دو کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہین یہ سنکے لوگ آگاہ ہوئے اور
کہنے والے کے قول کے موافق کیا رسول اللہ صلعم اپنے قمیص مین غسل دیئے گئے اور
جبکہ لوگ آپکے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو کفن پہنایا گیا **حضرت علی** رضی نے کہا ہے
کہ ہم نے آنحضرت صلعم کے قمیص کے اوتارنے کے لئے ارادہ کیا ہمکو یون ندا آئی کہ
رسول اللہ صلعم کے کپڑے نہ اوتارو ہمنے آپ کو آپ کی حالت پر رہنے دیا اور آپ کو قمیص مین
غسل دیا جس طرح پر ہم اپنے مردون کو چت لٹا کے غسل دیتے ہین اور مردے کے
اعضا سے کسی عضو کو اولٹتے پلٹتے ہین اور پلٹنے کے وقت کوشش کرنی ہوتی ہے آپکے

اعضاے مبارک کے اولٹنے پلٹنے میں کچھ مبالغہ نہین کیا گیا اور آپ کا ہر عضو جو پلٹ گیا
جبتک کہ ہم آپ کے غسل سے فارغ ہون ہمارے ساتھہ مکان مین اسطور سے ایک آواز آتی تھی
جسطور سے نرم ہوا چلتے وقت آواز ہوتی ہے اور یون آواز آتی تھی کہ رسول اللہ صلعم کے
ساتھہ نرمی کرو اسلئے کہ تم لوگ بھی قریب ترکفن پہنائے جاؤگے اسطور سے رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی آپنے تھوڑا اسباب کچھہ چھوڑا مگر یہہ کہ آپ کے ساتھہ دفن کر دیا گیا۔
ابو جعفر رضہ نے کہا ہے کہ آپ کی لحد میں آپکے بستر اور قطیفہ سے فرش کیا گیا اور
قطیفہ اور فرش کے اوپر آپ کے وہ کپڑے بچھائے گئے جن کو آپ بیداری مین پہنتے تھے
پھر آپ معہ کفن کے ان چیزون پر رکھے گئے آپ نے وفات کے بعد نہ مال چھوڑا اور نہ اپنی
زندگی میں اینٹ پر اینٹ اور لکڑی پر لکڑی رکھہ کے کوئی مکان بنایا آپکی وفات مین
عبرت تامہ ہے اور مسلمانون کے واسطے خصلت نیک ہے ابن عباس رضہ سے روایت
کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں
جس شخص کے واسطے دو فرط ہونگے اللہ تعالی اون دونون فرطون کی وجہ سے اوسکو
جنت مین داخل کریگا حضرت عائشہ رضہ نے دریافت کیا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط ہو
آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا اے حیرہ کے ساتھہ توفیق یافتہ والی ایک فرط بھی
کافی ہے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط بھی اگر نہو تو وہ
کیا کریگا آپنے فرمایا کہ اپنی امت کیواسطے میں فرط ہون میری مثل وہ کوئی فرط نہ پاوینگے
فرط کے معنی اصل مین اوس شخص کے ہین کہ ایک قوم سفر کرے اور قوم سے پہلے ایک
آدمی اس غرض سے جائے کہ قوم کیواسطے پانی وغیرہ اور جانورون کے گھاس دانہ کا
بندوبست کرے اور اس جگہہ فرط سے مراد اوس چھوٹے بچے سے ہے کہ اپنے ماں باپ سے

پہلے انتقال کرتا ہے وہ بچہ تمہارے اسباب مین فرط سے مشابہ ہے کہ قیامت کے دن جس
چیز کی احتیاج مصالح سے ہوگی وہ بچہ اوسکا واسطہ ٹھیریگا۔ عمرو ابن الحارث حضرت
جویریہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہما کے بہائی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
کچھ چیز نہ چہوڑی مگر اپنے ہتیار اور سواری کا خچر اور ایک زمین جسکو آپ نے صدقہ [illegible] کہا تہا چہوڑی
اور بہت سے اصحاب نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہم انبیا کے گروہ ہین ہمارے اسباب مین ورثہ نہین ہے جو چیز ہم نے چہوڑی ہے وہ صدقہ

فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف سے خواب مین مشرف ہونیکی [illegible]

عبد اللہ ابن عمر رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا [illegible]
مجھکو خواب مین دیکھا تحقیق اوسنے مجھہ ہی کو خواب مین دیکھا اسلئے کہ شیطان [illegible]
پکڑ سکتا **ابو ہریرہ** رض نے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے [illegible]
مجکو خواب مین دیکھا تحقیق اوس شخص نے مجھہ ہی کو خواب مین دیکھا اس [illegible]
صورت نہین پکڑ سکتا یا آپ نے یون فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھہ مشابہ نہین ہو سکتا
یزید بن فارسی رض نے روایت کی ہے وہ کلام شریف لکھا کرتے تھے [illegible]
رسول اللہ صلعم کو ابن عباس رض کے زمانہ مین خواب مین دیکھا مین نے ابن عباس رض سے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے ابن عباس رض نے کہا کہ رسول اللہ
صلعم فرماتے تھے شیطان طاقت نہین رکھتا کہ میرے مشابہ ہو سکے جس شخص نے مجکو خواب مین دیکھا
تحقیق اوسنے مجھہ ہی کو خواب مین دیکھا تو نے جس مرد کو خواب مین دیکھا ہے کیا تو اوسکا وصف
بیان کر سکتا ہے یزید نے کہا ہان مین آپ سے تعریف کر سکتا ہون رجلا بین الرجلین

جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ اَسْمَرُ اِلَى الْبَيَاضِ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضِّحْكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ
الْوَجْهِ قَدْ مَلَاَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ قَدْ مَلَاَتْ نَحْرَهُ ابن
عباس رضہ نے اس صفت کو شنکے یزید الفارسی سے کہا کہ اگر تو بیداری کی حالت مین انکو دیکھتا
تو اس سے زیادہ وصف کرنیکی طاقت تجھکو نہوتی۔

ابو قتادہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص نے مجھکو
خواب مین دیکھا پس اوسنے حق کو دیکھا۔

انس رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے مجھکو خواب مین
دیکھا تحقیق اوس شخص نے مجھہی کو تحقیق دیکھا اسلیے کہ شیطان میری تمثیل نہین ہو سکتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کہ مومن آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس جزو سے ایک جزو ہے آپ نے یہہ جو فرمایا ہی
کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے مجھہی کو خواب مین دیکھا اسکی نسبت **باجوری** نے
کہا ہے کہ جسنے مجھکو خواب کی حالت مین دیکھا ازروے حق کے مجھکو دیکھا یا یہہ معنی ہے
گویا مجھکو بیداری کی حالت مین دیکھا یہہ فرمانا ازروے تشبیہ اور تمثیل کے ہے آپ کے
جسم شریف اور شخص منیف کی رویت سے مراد نہیں ہے بلکہ یہہ مثال تحقیق کے طور پر ہے
اور آپ نے جو یون فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھہ متمثل نہیں ہو سکتا یعنی شیطان
یہہ قدرت نہین رکھتا ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے خارج مین آپ کو شیطان سے محفوظ
کیا ہے ایسا ہی خواب مین آپ کو محفوظ کیا ہے کسی نے آپ کو مشہورہ صفات کی ساتھہ
دیکھا یا غیر مشہورہ صفات کے ساتھہ دیکھا دونو العقول کے نزدیک معقول و مقبول ہی
اور دیکھنا دیکھنے والے کے اختلاف احوال کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے جیسے
صیقل کیئے ہوے آئینہ مین جو شے مقابل ہوتی ہے اوسکا عکس ثابت ہے آنحضرت صلعم کو

ایک گروہ نے مختلف اوصاف کے ساتھ دیکھا ہے اور آپکے دیکھنے کی مثل تمام انبیا اور ملائکہ کا دیکھنا ہے جیسا کہ امام بغوی نے اس بات کو شرح سنتہ مین ثابت کیا ہے اور ایسا ہی چاند سورج ستارون اور دیکھنے کا حکم ہے جن مین پانی برستا ہے شیطان نہین کسی شے کے ساتھ متمثل نہین ہوسکتا اور ابن علان نے نقل کیا ہے کہ شیطان اللہ تعالی کی صورت کے ساتھ متمثل نہین ہوسکتا جس طرح انبیا کی صورتون کے ساتھ متمثل نہین ہوسکتا ہے یہ قول جمہور کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان اللہ تعالی کے ساتھ متمثل ہوسکتا ہے پس اگر یون کہا جائے کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے ساتھ متمثل نہین ہوسکتا اور اللہ تعالی کے ساتھ متمثل ہوسکتا ہے کیا سبب ہے اسکا یہ جواب ہے کہ نبی صلعم بشر ہین اگر شیطان آپکے ساتھ متمثل ہوگا تو امر مین التباس ہوگا اور باری تعالی جسمیت اور عرضیت سے منزہ ہے اللہ تعالی کے ساتھ متمثل ہونے سے امر مین التباس نہوگا اسیطرح سے درۃ الفنون فی رویۃ قرۃ العیون مین ہے اور نبی صلعم کی رویت شریف صالحین کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ صالحین اور غیر صالحین کو رویت ہوتی ہے بعض لوگون سے جیسے شیخ شاذلی اور سید علی وفا ہین منقول ہے کہ ان حضرات نے رسول اللہ صلعم کو بیداری کی حالت مین دیکھا ہے اور بیداری اس بات کو مانع نہین ہے ان بزرگون کو رسول اللہ صلعم کی قبر شریف مین کشف ہوجاتا ہے جس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم بصیرت کے ساتھ دیکھتے ہین اور دیکھنے مین دوری اور نزدیکی کو اثر نہین ہے اولیاء اللہ کی کرامات سے خرق حجابات ہوجاتا ہے از روے عقل اور شرع کے کوئی چیز اسکو مانع نہین ہے کہ اللہ تعالی اپنے ولی کو ایسا مکرم کرے کہ درمیان اٹھ سکے اور اپنی ذات شریعت سے کوئی شے چھپانے والی اور روکنے والی نہ رکھے

انتہی - اور مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درود کی نسبت کلام کو اس مقام سے دوسری جگہ زیادہ پھیلایا ہے جو شخص زیادہ دیکھنا چاہتا ہے تو وہ میری کتاب افضل الصلوات علی سید السادات کو دیکھے -

خاتمہ

ستر احادیث ادعیہ رسول اللہ صلعم کو شامل ہی جو اکثر اونکی صحیح اور حسن ہین

خطبہ مین اس کتاب کے یون ذکر کیا گیا ہے کہ پچاس احادیث ہین اور پھر مجکو زیادہ معلوم ہوئین تو مین نے اونکو پچاس پر بڑہا دیا حن محدثین نے ان احادیث کو بیان کیا ہے مین نے اونکے ناموں کو جامع صغیر کے رموز کے ساتھ بیان کر دیا ہے اکثر یہ احادیث جامع صغیر اور کتاب المصابیح مین موجود ہین -

ان احادیث کو مین نے دو قسم کیا ہے اول استعاذات ہین او دوسری دعوات معتبرہ ہین حدیث کے اول مین اگر استعاذہ ہے تو اوسکو اول قسم سے کر دیا ہے اور حدیث مین اگر اول دعا ہے تو اوسکو قسم ثانی سے کر دیا ہے اور ان احادیث کو آیات قرآنی کے ساتھ شروع کیا ہے اسلئے کہ آیات قرآنی اللہ تعالی کا کلام ہے اور پہلے ذکر کر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کا خلق قرآن شریف ہے اور یہ آیتیں ستر عدد مذکورہ سے خارج ہین - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ - رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به
واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكافرين
ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت
الوهاب ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار - ربنا امنا بما
انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين - ربنا اغفر لنا ذنوبنا
واسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين - ربنا ما
خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي
للايمان ان امنوا بربكم فامنا - ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا
وتوفنا مع الابرار - ربنا واتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم
القيامة انك لا تخلف الميعاد - ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و
ترحمنا لنكونن من الخاسرين ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت
خير الفاتحين - ربنا افرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمين - ربنا لا تجعلنا
فتنة للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم الكافرين - رب اني
اعوذ بك ان اسالك ما ليس لي به علم والا تغفر لي وترحمني اكن
من الخاسرين - فاطر السموات والارض انت ولي في الدنيا والاخرة
توفني مسلما والحقني بالصالحين رب اجعلني مقيم الصلوة ومن ذريتي
ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب
رب اغفر لي ولوالدي وارحمهما كما ربياني صغيرا - رب ادخلني
مدخل صدق واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا

نَصِيرًا۔ رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا۔ رَبِّ اشْرَحْ
لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ۔ رَبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ
الْمُنزِلِينَ۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ۔ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ
لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ
الرَّاحِمِينَ۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا
إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ
أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ
وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ
وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ
بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ۔ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي
بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ۔ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ۔ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ
رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ۔ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي
أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي

ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ
رَحِيمٌ ۔ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آیات ادعیہ قرآن شریف ختم ہوئیں اور اس
مقام سے استعاذات اور وہ ادعیہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
(۱) اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيمِ مِنَ الْكُفْرِ
طب اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۲)
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ
وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ
وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ ک حق اس حدیث
انس ضہ نے روایت کیا ہے (۳) اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ
وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ
مِنَ الْهَرَمِ وَأَنْ أُرَدَّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوبًا أَوَّاهَةً مُخْبِتَةً
فِي سَبِيلِكَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَنَسْأَلُكَ

مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ک اس حدیث کو
ابن مسعود رض نے روایت کیا ہے (۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ
وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ
وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ق ت ن ہ اس حدیث کو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ (۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْھَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِیْقِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ
الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ
بِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ن ک اس حدیث کو ابو الیسر رض نے روایت کیا ہے۔
(۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ
نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ م د ت اس حدیث کو ابن عمر رض نے روایت کیا ہے
(۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ
الْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ ت طب ک اس حدیث کو زیاد بن علاقہ کے چچا نے
روایت کیا ہے (۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ک اس حدیث کو شکل نے
روایت کیا ہے (۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ یَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَۃِ
السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ

دار، المقامة طب اس حدیث کو عقبہ بن عامر رض نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالْمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

م اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د ن ہ اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د ن ک اس حدیث کو ابو ہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۱۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ د ن سی اس حدیث کو ابو امامہ رض نے روایت کیا ہے (۱۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ خ اس حدیث کو شداد بن اوس نے روایت کیا ہے (۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ق حم اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رض نے روایت کیا ہے (۱۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ

وعلانیتہ وسرہ م و اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے
(۱۷) اللھم انی اسالک العفۃ والعافیۃ فی دنیای ودینی واھلی ومالی
اللھم استر عورتی وامن روعتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی
وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی
اس حدیث کو بزار رضی نے حضرت ابن عباس رضی سے روایت کیا ہے۔ (۱۸) اللھم
رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم
نعوذ بک من النار طب ک اس حدیث کی روایت ابی الملیح کے والد سے ہے
(۱۹) اللھم انک لست باِلٰہ استحدثناہ ولا برب ابتدعناہ ولا
کان لنا قبلک من الٰہ نلجأ الیہ ونذرک ولا اعانک علی خلقنا
احد فنشرکہ فیک تبارکت وتعالیت طب اس حدیث کو صہیب رضی نے
روایت کیا ہے (۲۰) اللھم انک تسمع کلامی وتری مکانی تعلم سری وعلانیتی
لا یخفی علیک شیئ من امری وانا البائس الفقیر المستغیث المستجیر
الوجل المشفق المقر المعترف بذنبہ اسالک مسالۃ المسکین وابتھل
الیک ابتہال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر من
خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جسمہ ورغم لک
انفہ اللھم لا تجعلنی بدعائک شقیا وکن بی رؤفا رحیما یاخیر المسئولین
ویاخیر المعطین طب اس حدیث کو ابن عباس رضی نے روایت کیا ہے (۲۱) اللھم
الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس یا ارحم
الراحمین الی من تکلنی الی عدو یتجھمنی ام الی قریب ملکتہ امری

إِنْ لَمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ
بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَأَشْرَقَتْ
لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ أَوْ
تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ
طب اس حدیث کو عبداللہ ابن جعفر نے روایت کیا ہے (۲۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ
أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا ٥ اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے
روایت کیا ہے (۲۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ الْمُبَارَكِ
الْأَحَبِّ إِلَيْكَ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ
وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ ٥ اس حدیث کو
حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۲۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ
وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ
رَبِّ تُرَاثِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ
شَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ ت هب اس حدیث کو حضرت علی رض نے روایت

کیا ہے (۲۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ت ن اس حدیث کو شداد بن اوس رض نے روایت کیا ہے (۲۶) اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ م اس حدیث کو ابن عباس رض نے روایت کیا ہے (۲۷) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ د ک اس حدیث کو ابی بکرہ رض نے روایت کیا ہے (۲۸) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ہ ب اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۲۹) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ت اس حدیث کو عبداللہ بن یزید الخطمی نے روایت کیا ہے (۳۰) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ت اس حدیث کو ابوہریرہ نے روایت کیا ہے (۳۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا

شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي
بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً
أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ
فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ
إِلَى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ
بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي
مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ
عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ
غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ
مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ
الْإِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي
وَنُوْرًا فِي قَبْرِي وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي وَنُوْرًا
عَنْ شِمَالِي وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي وَنُوْرًا فِي سَمْعِي وَنُوْرًا فِي
وَنُوْرًا فِي شَعْرِي وَنُوْرًا فِي بَشَرِي وَنُوْرًا فِي لَحْمِي وَنُوْرًا فِي دَمِي نُوْرًا فِي

عظامی اللھم اعظم لی نورا واعطنی نورا واجعل لی نورا سبحان الذی
تعطف بالعز وقال بہ سبحان الذی لبس المجد وتکرم بہ سبحان الذی
لا ینبغی التسبیح الا لہ سبحان ذی الفضل والنعم سبحان ذی المجد
والکرم سبحان ذی الجلال والاکرام ت طب ہق اس حدیث کو ابن
عباس رض نے روایت کیا ہے

(۳۲) اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا تنزع منی صالح
ما اعطیتنی۔ اس حدیث کو بزار نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۳۳) اللھم
اجعلنی شکورا واجعلنی صبورا واجعلنی فی عینی صغیرا وفی اعین
الناس کبیرا۔ اس حدیث کو بزار نے بریدہ رض سے روایت کیا ہے (۳۴) اللھم
احفظنی بالاسلام قائما واحفظنی بالاسلام قاعدا واحفظنی بالاسلام راقدا
ولا تشمت بی عدوا ولا حاسدا اللھم انی اسالک من کل خیر خزائنہ
بیدک واعوذ بک من کل شر خزائنہ بیدک ک اس حدیث کو ابن مسعود رض نے
روایت کیا ہے۔ (۳۵) اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما
الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اہل النار ت ہ اس حدیث کو
ابوہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۳۶) یا حی یا قیوم برحمتک استغیث
د اس حدیث کو انس رض نے روایت کیا ہے (۳۷) اللھم افتح مسامع
قلبی لذکرک وارزقنی طاعتک وطاعۃ رسولک وعملا بکتابک
طس اس حدیث کو علی رض نے روایت کیا ہے (۳۸) اللھم اجعلنی اخشاک
حتی کانی اراک واسعدنی بتقواک ولا تشقنی بمعصیتک وخر لی فی قضائک

وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ
مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَأَمْتِعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا
الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ ثَارِي وَأَقِرَّ بِذٰلِكَ
عَيْنِي طس اس حدیث کو ابوہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۳۹) اَللّٰهُمَّ
اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ت اس
حدیث کو حضرت علی رض نے روایت کیا ہے (۴۰) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ
عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمْرِي ک اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے
روایت کیا ہے (۴۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي حَتّٰى أَعْلَمَ
أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَأَرْضِنِي مِنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِي۔

اس حدیث کو بزار نے حضرت عمر رض سے روایت کیا ہے (۴۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ
طب ک اس حدیث کو بزار نے حضرت ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۴۳) اَللّٰهُمَّ
أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا
مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً
لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ م اس حدیث کو ابوہریرہ رض نے
روایت کیا ہے (۴۴) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
م ت اس حدیث کو ابن مسعود رض نے روایت کیا ہے (۴۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي
وَاقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلٰى لِقَائِكَ وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ہل اس حدیث کو ہیثم بن مالک الطائی نے روایت کیا ہے (۴۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ طب اس حدیث کو ابن عمر رضی نے روایت کیا ہے (۴۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ صل اوزاعی روایت ہے کہ ابوہریرہ راوی ہیں (۴۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِي الْاِيْمَانِ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس ک اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے (۴۹) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْاَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ طس اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے (۵۰) اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ۔ طس اس حدیث کو ابوسعید رضی نے روایت کیا ہے (۵۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ فِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَرَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ۔ اس حدیث کو ابن سنی نے ابوموسیٰ اشعری رضی سے روایت کیا ہے (۵۲) اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِكَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ

بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ وَلَا أَهْلَكُ وَأَنْتَ رَجَائِي فَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا
عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِي
فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهِ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهِ صَبْرِي
فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَا مَنْ رَآنِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي
لَا يَنْقَضِي أَبَدًا وَيَا ذَا النِّعْمَةِ الَّتِي لَا تُحْصَى عَدَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَدْرَأُ فِي نُحُورِ الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِينَ
اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِينِي بِالدُّنْيَا وَعَلَى آخِرَتِي بِالتَّقْوَى وَاحْفَظْنِي فِيمَا
غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي فِيمَا حَضَرْتُهُ يَا مَنْ لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوبُ
وَلَا يَنْقُصُهُ الْعَفْوُ هَبْ لِي مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيبًا وَصَبْرًا جَمِيلًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَالْعَافِيَةَ
مِنَ الْبَلَايَا وَأَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ
عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ۔ اس حدیث کو دیلمی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور
حضرت امام ممدوح نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے

(۵۳) اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ
وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ

حکیم نے اس حدیث کو خطیب سے روایت کیا ہے اور خطیب نے ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے (۵۴) رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ
عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي

علی بغی علی رب اجعلنی لک شاکراً لک ذاکراً لک راهباً لک مطواعاً
لک مخبتاً الیک اواهاً منیباً رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب
دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واهد قلبی واسلل سخیمة صدری
ت وہ اس حدیث کو ابن عباس رض سے روایت کیا ہے (۵۵) اللّٰھم اغننی
بالعلم وزیننی بالحلم واکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة اس حدیث کو
ابن النجار نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۵۶) اللّٰھم اغفر لی ذنوبی
وخطایای کلها اللّٰھم انعشنی واجبرنی واهدنی لصالح الاعمال و
الاخلاق فانه لا یهدی لصالحها ولا یصرف سیئها الا انت طب
اس حدیث کو ابوامامہ رض نے روایت کیا ہے (۵۷) اللّٰھم انی اسألک علماً
نافعاً ورزقاً طیباً وعملاً متقبلاً حم اس حدیث کو ام سلمہ رض نے روایت کیا ہے
(۵۸) اللّٰھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت
الحیاة خیراً لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خیراً لی اللّٰھم واسألک
خشیتک فی الغیب والشهادة واسألک کلمة الاخلاص فی الرضا و
الغضب واسألک القصد فی الفقر والغنی واسألک نعیماً لا ینفد
واسألک قرة عین لا تنقطع واسألک الرضا بالقضاء واسألک برد
العیش بعد الموت واسألک لذة النظر الی وجهک والشوق الی
لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللّٰھم زینا بزینة
الایمان واجعلنا هداة مهتدین ن ک اس حدیث کو عمار بن یاسر رض نے
روایت کیا ہے (۵۹) اللّٰھم انت خلقت نفسی وانت توفاها لک

مماتها ومحياها إن أحييتها فاحفظها وإن أمتها فاغفر لها اللّٰ
إني أسألك العافية م اس حدیث کو ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۶۰)
اغفر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري وما أنت أعلم به م
اللهم اغفر لي خطيئتي وعمدي وهزلي وجدي وكل ذلك عند
اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت
أنت المقدم وأنت المؤخر وأنت على كل شيء قدير ق اس حدیث کو ابو موسیٰ
اشعری رض سے روایت کیا ہے (۶۱) اللهم اهدني فيمن هديت وعافني
فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت وقني شر
ما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت تبا
ركت ربنا وتعاليت ہق اس حدیث کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی
(۶۲) اللهم إنك سألتنا من أنفسنا ما لا نملكه إلا بك اللهم فأعطنا
منها ما يرضيك عنا اس حدیث کو ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت
(۶۳) اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا وأعطنا ولا تحرمنا وآ
ولا تؤثر علينا وارضنا وارض عنا ت ک اس حدیث کو حضرت عمر
روایت کیا ہے (۶۴) اللهم أصلح ذات بيننا وألف بين قلوبنا واهدنا
سبل السلام ونجنا من الظلمات إلى النور وجنبنا الفواحش ما ظ
منها وما بطن اللهم بارك لنا في أسماعنا وأبصارنا وقلوبنا وأزو
وذرياتنا وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم واجعلنا شاكرين
لنعمتك مثنين بها قابليها وأتمها علينا طب ک اس حدیث کو

مسعود رضی سے روایت کیا ہے (۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِا
لْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔ ک اس حدیث کو ابن مسعود رضی نے روایت کیا ہے
(۶۶) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ
مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا
مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ
لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا
وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۔ ت ک اس حدیث کو ابن عمر رضی نے روایت کیا ہے
(۶۷) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ حم حب ک اس [illegible]
(۶۸) يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ [illegible]
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ
وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ
وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ

وَتَصَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ
قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ
وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ
وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن
ک طب (۷۰) یَامَنْ لَا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ
وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ
تَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَکَایِیْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَ
وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ
النَّهَارُ وَلَا تُوَارِیْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ
مَا فِیْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِیْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَهٗ وَاجْعَلْ
خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَهٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ فِیْهِ طب یہ آخری
تین حدیثیں حصن حصین سے ہیں وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَفْضَلَ وَاَكْثَرَ وَاَزْكٰی مَا صَلّٰی عَلٰی
اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَزَكَّانَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا زَكّٰی اَحَدًا مِّنْ
اُمَّتِهٖ بِصَلٰوتِهٖ عَلَیْهِ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَ
جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی مُرْسَلًا عَمَّنْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو رب العالمین ہے اوسکی حمد اون تمام نعمتوں

کہ اون کو مین سے جایا یا نہین جاتا خاصکر اوسکی حمد ایمان اور اسلام کی نعمت پر ہے
اور اس کتاب کے جمع کرنے کی جو توفیق مجکو وی اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے
اور اللہ تعالیٰ سے مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے حبیب اکرم اور رسول اعظم کے جاہ کے
طفیل مین کہ اللہ تعالیٰ کی طرف خیر الوسائل سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اقرب المقربین سے ہے اس کتاب سے مجھہ کو اور جو شخص مسلمین سے اس
کتاب مین دیکھے اوسکو عظیم نفع دے ایسا نفع ہو کہ دنیا مین ہمارے ساتھہ رہے
اور برزخ مین ہمکو لازم ہو اور وہ نفع قیامت کے دن ہمسے مفارقت نہ کرے اللہم بارک
وصل علی محمد سید المرسلین و خاتم النبیین وعلیہم وعلی آلہم واصحابہم الکرام اجمعین الی یوم الدین فقط

تمت بالخیر